

عالم علم لدنی - عارف ربانی - غوث ثمان
حضرت **محمد السحری** رحمۃ اللہ علیہ
خواجہ **عبد الرحمن** چھوہری
کے مکتوبات، اور ملفوظات کا مجموعہ

مکتوبات و صحائف

ڈاکٹر طاہر جمیل تنولی

غوثِ زمان حضرت خواجہ محمد
 عبدالرحمن چھوہروی "تاریخ
 اسلام کی وہ بے مثل شخصیت
 ہیں جو عرفانِ حقیقت، علمِ لدنی
 اور جامعِ شریعت و طریقت
 ہونے میں اپنی نظیر آپ ہیں۔
 شریعت و طریقت خصوصاً
 سلسلہ قادریہ کی اشاعت اور
 فروغ میں آپ کی خدمات
 تاریخ کا حصہ ہیں۔ آپ کا
 ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ قدم
 محمدی پر استواری کے سبب سے
 آپ کا طریق تربیت زمانی
 مکانی حدود و قیود سے ماوراء
 ہے اور آج بھی تشنگانِ راہِ حق
 کے لئے آپ کی تعلیمات بینارہ
 نور ہیں۔ آپ نے علم و معرفت
 اور عمل و اخلاص کے فروغ پر
 یکساں توجہ دی۔ آپ کا قائم
 کردہ ادارہ اسلامیہ محمدیہ رحمانیہ
 تشنگانِ علم اور آپ کی تصانیف
 خصوصاً مجموعہ صلوات
 الرسول ﷺ اور آپ کا دربارِ گوہر
 بار تشنگانِ معرفت کے لئے آج
 بھی جائے تسکین و اطمینان
 ہیں۔

طاہر منظور ڈائریکٹر

انسٹیٹیوٹ آف ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ

عارفِ ربانی، عالمِ علمِ لدنی، غوثِ زماں

حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ

کے مکتوبات و ملفوظات کا مجموعہ

مکتوباتِ رحمانیہ

ترتیب و تدوین

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ

108، بی بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور

www.irdpk.com

Email: info@irdpk.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب مکتوباتِ رحمانیہ
مؤلف ڈاکٹر طاہر حمید تنولی
اہتمامِ اشاعت طارق سعید خان
طابع انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ
اشاعتِ اول مارچ 2006ء
تعداد 1,100
قیمت 300/- روپے

ملنے کے پتے:

- ✽ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ہزارہ
- ✽ انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ، 108، بی بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور
- ✽ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
- ✽ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

حاجی لوک مکے نون جاندهے، آساں جاناں 'تخت هزارے'
جت ول یار اُتے ول کعبہ، بھویں پھول کتاباں چارے

عشق شور انگیز را ہر جادہ در کوئے تو برد
بر تلاشِ خود چہ می نازد کہ رہ سوئے تو برد

فہرست

صفحہ	عنوانات
------	---------

۱	تاثرات از صاحبزادہ نورالحق قادری مدظلہ
۳	تقریظ از حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ
۷	تاثرات از محترم محمد سہیل عمر
۹	مقدمہ
۳۳	حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ کی قلمی تحریر کا عکس

حصہ اول

۴۵	مکتوبات
	مکتوبات بنام
۴۷	حضرت علامہ حافظ سید احمد شاہ قادری سریکوٹی خلیفہ رنگون
۴۸	عشق، ذوق اور وصل اصل کی دعا
۴۸	رنگون کے اہل محبت کی بیعت کے لئے رومال بعیتہ ارسال کرنے کا ذکر
۴۹	اپنے شغل اصلی کو نہ چھوڑیں
۵۰	'ٹاکس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے' کا مفہوم

صفحہ	عنوانات
۵۱	دارالعلوم اسلامیہ محمدیہ رحمانیہ کی خدمت کی تلقین
۵۶	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت کے ارادے کا اظہار
۵۶	دارالعلوم اسلامیہ محمدیہ رحمانیہ کی خدمات پر تحسین
۵۸	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت کے ارادے کا ذکر
۵۹	بیعت کی ضرورت و اہمیت
۶۰	وظائف اسم ذات شریف و نفی اثبات شریف کا ذکر
۵۹	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت، تصحیح اور معیار طباعت کے بارے میں ہدایات
۵۹	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کا مقدمہ لکھنے کی ہدایت
۵۹	بچوں کی بیعت کے بارے میں رہنمائی
۵۹	محبت و خدمت شیخ کا اجر سراسر من کل الوجوه فناء اور بقا باللہ ہے
۶۱	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت کے ارادے کا ذکر
۶۱	تمام خدمات کو مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت کے لئے وقف کرنے کی تلقین
۶۳	محویت، لقا اور بحر وحدت میں استغراق کی دعا
۶۳	ہر حال و امتحان میں مستقل و باخدا رہنے کی تلقین
۶۳	سچی کلی کو مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت پر منعطف کریں
۶۳	'تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری' کا مفہوم

صفحہ	عنوانات
۶۳	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی نظر ثانی کا کام جاری ہے
۶۵	کنٹھ مالا کے لئے کلچہ مدبر کا نسخہ
۶۵	طریق ذکر اسم ذات و نفی اثبات شریف
۶۵	طریق پاس انفاس
۶۶	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی تصحیح و نظر ثانی جاری ہے
۶۷	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی نظر ثانی کا قریب اختتام ہے
۶۷	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت سے پہلے نحوی عالم سے نظر ثانی کروانے کی ہدایت
۶۷	آپ نے حضرت سید احمد شاہ سریکوٹیؒ کو ریل فی سبیل اللہ کا انجن قرار دیا
۶۸	تمام خدمات کو مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت کے لئے وقف کرنے کی تلقین
۶۸	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی طباعت اور معیار کے بارے میں ہدایات
۶۹	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی ترتیب و تدبیر کی تکمیل کا ذکر
۶۹	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کا جامع مقدمہ لکھنے کا ذکر
۷۰	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ برائے اشاعت رنگون ارسال کیا جائے گا
۶۹	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی طباعت اور معیار کے بارے میں ہدایات
۷۰	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ برائے اشاعت رنگون ارسال کر دیا گیا
۷۱	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی طباعت اور معیار کے بارے میں ہدایات

صفحہ	عنوانات
۷۱	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ بصورت عدم اشاعت واپس بھجوانے کی ہدایت
۷۱	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کے لئے ماخذ کتب کے ذکر پر مبنی مقدمہ لکھنے کی تلقین
۷۲	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ رنگوں موصول ہو گیا
۷۲	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی تصحیح کے بارے میں ہدایات
۷۲	تمام خدمات کو مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت پر صرف کرنے کا حکم
۷۲	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کے طبع ہونے کے بعد دارالعلوم اسلامیہ محمدیہ رحمانیہ کی خدمت کی تلقین
۷۳	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ برائے تصحیح رنگوں سے واپس منگوانے کا ذکر
۷۴	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت اور معیار طباعت کے بارے میں ہدایات
۷۵	برائے تصحیح مجموعہ صلوات الرسول ﷺ رنگوں سے واپس منگوانے کا ذکر
۷۵	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی لاہور سے اشاعت کے بارے میں ہدایات
۷۶	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کا مسودہ واپس موصول ہو گیا
۷۶	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت کے سلسلے میں لاہور کے مطابع سے رابطہ کیا جائے گا
۷۷	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت کے سلسلے میں لاہور کے مطابع سے رابطہ کا ذکر
۷۸	رنگوں رومال بیعتیہ ارسال کر دیا گیا

صفحہ	عنوانات
۷۸	طریقہ بیعت
۷۸	بہر نماز درود ابراہیمی پڑھنے کی تلقین
۸۰	طریقہ بیعت
۸۰	یازدہ اسباق کا ذکر
۸۰	مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی لاہور سے اشاعت و اخراجات کی تفصیل
۸۰	عبدالعزیز صاحب کا لاہور برائے اشاعت ملک چمن دین، میاں چراغ دین و میاں الہی بخش سے رابطہ
۸۱	عطر آنت کہ خود بیوید نہ کہ عطار بگوید!
۸۲	طریقہ بیعت
۸۲	مکتوبات بنام حضرت مولوی فضل احمد صاحب خلیفہ جہلم
۸۲	طریق پاس انفاس
۸۵	زکوٰۃ درود مستغاث شریف
۸۵	مشکلات دارین کے حل کے لئے پاس انفاس کی تلقین
۸۶	طریق قرأت درود مستغاث شریف
۸۷	دقائق کی تعداد کے بارے میں تلقین
۸۷	اتحاد و اتصال اور حضور و ظہور کے حصول کی تلقین

صفحہ	عنوانات
۸۹	سورۃ تغابن اور چہل کاف شریف پڑھنے کا طریقہ
۹۱	شفائے عام کے لئے سورۃ تغابن کا ختم
۹۲	آیہ اسراء کے عملی معارف
۹۲	دوا اور سورہ اخلاص برائے شفائے امراض
۹۳	ذکر اسم ذات کے درجات
۹۳	بھلے شاہ کے کلام میں تفکر کی تلقین
۹۶	جانہن کا تمام جلنا جلانا فی محبت اللہ ہونا چاہیے
۹۸	قرب نوافل کی حقیقت
۹۹	ثابت قلبی کی تلقین
۱۰۰	غلبہ محبت کی انتہا وصل ہے
۱۰۱	عشق و وصل کے حال میں رہنے کی تلقین
۱۰۳	منجی نامرادی والی میں بیمار پئے نوں
۱۰۳	ہر ہر دے و سچ ہر ہر پایا
۱۰۴	دعا کس طرح کریں؟
۱۰۵	شفائے عام کے لئے سورۃ تغابن شریف کا ختم
۱۰۶	بہر نماز درود شریف پڑھنے کی تلقین

صفحہ	عنوانات
۱۰۶	پاس انفاس اور فقر و عشق
۱۰۷	قرب جانی رابعہ مکانی نیست
۱۰۸	آزمائش و ابتلا کا مقصود انانیت کی نفی اور تسلیم و رضا کا حصول ہے
	مکتوبات بنام
۱۱۱	حضرت مولوی فضل الرحمن صاحب خلیفہ بھیروی
۱۱۱	طریق ادائیگی زکوٰۃ و اعتکاف
	مکتوبات بنام
۱۱۳	حضرات صاحبزادگان گنجپتھر شریف مظفر آباد کشمیر
	مکتوبات بنام
۱۱۸	حضرت حکیم قاضی شمس الدین شاہ دکنہ کشمیر
۱۱۸	وسعت رزق کے لئے ومن یتق الله الخ پر عمل کی تلقین
۱۱۹	الحمد للہ باتصال بسم اللہ پڑھنے کی تلقین
۱۲۰	آپ سے غائبانہ بیعت کا طریق
۱۲۰	شفا کے لئے چہلکاف شریف پڑھنے کا طریق
۱۲۱	معاشی تنگی میں سیرت نبوی ﷺ سے رہنمائی لیں
۱۲۲	اللہ الصمد کے ختم شریف کا طریق
۱۲۲	بیعت کی ضرورت و اہمیت

صفحہ	عنوانات
۱۲۳	خاندان سہروردیہ کے وظائف و اشغال کی تلاش
۱۲۴	حضور اکرم ﷺ اور حضرت محبوب سبحانی کی زیارت کے لئے وظیفہ
۱۲۵	مشکلات کے حل کیلئے درود مستغاث شریف پڑھنے کا طریق
۱۲۶	چائے پر جوش باید، محبوب چاہ شمارد!
	مکتوبات بنام
۱۲۸	حضرت محمد شاہ تارہ زو، سوپور کشمیر
۱۲۸	طریق ختم غوثیہ شریف
۱۳۰	طریق وظیفہ کلمہ تمجید
۱۳۰	ہر قید سے آزادی محبت حقیقی کی قید میں ہے
۱۳۲	طریق و حکمت پاس انفاس
۱۳۲	تصور شیخ ہر سلسلہ میں طلب وصل کے لئے ضروری ہے
۱۳۳	طریق زکوٰۃ اللہ الضمد
۱۳۷	دنیا اور آخرت میں اتحاد و محبت قلبی کی دعا
۱۴۰	ایک خواب کی تعبیر
	مکتوب بنام
۱۴۵	عبدالحمید خان صاحب رنگون برما
۱۴۵	ایک سو سے زائد کتب سے مجموعہ صلوات الرسول ﷺ مرتب کرنے کا ذکر

صفحہ	عنوانات
۱۳۶	مرتب شدہ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ رنگون برائے اشاعت بھجوانے کا ذکر
	مکتوب بنام
۱۳۷	میاں عبدالغفور صاحب رنگون
	مکتوبات بنام
۱۳۸	حضرت میر سید عبدالعزیز پشاور
۱۳۸	وظیفہ برائے وسعت رزق
۱۳۸	درود تنجینا پڑھنے کی تلقین
۱۳۹	ومن یتق الله الخ پر عمل کی تلقین
۱۵۱	اطاعت الہی میں تغافل و تکاسل نہ کریں
۱۵۲	دارالعلوم اسلامیہ محمدیہ رحمانیہ کی خدمت پر تحسین
۱۵۳	درود ابراہیمی کی تلقین
۱۵۵	درود ابراہیمی کی تلقین
۱۵۶	آنکھوں کے امراض کے لئے وظیفہ
۱۵۸	سنت کو رسوم پر ترجیح دینے کی تعلیم
۱۵۹	نسبت کا لحاظ رکھنے کی تلقین
۱۵۹	کامیابی دارین کے لئے بہر نماز درود شریف پڑھنے کی تلقین
۱۶۰	بہر نماز درود شریف پڑھنے کی تلقین

صفحہ	عنوانات
۱۶۰	یا اللہ یا ہادی یا رشید پڑھنے کی تلقین
۱۶۲	نعمت کے ملنے پر اطاعت الہی میں مزید رسوخ پیدا ہونا چاہیے
۱۶۳	آزمائش پر صبر اور تسلیم رضا کی تلقین
۱۶۳	آزمائش و مشکلات میں نماز، روزہ اور وظائف پر استقامت کی تلقین
۱۶۳	لہذا و رسول کی رضا جوئی میں عزت دارین ہے
۱۶۵	عزت دارین کے لئے اللہ پر بھروسہ کریں
۱۶۵	توکل کامل اور سعی بلیغ میں کامیابی ہے
۱۶۶	اعمال صالحہ کے لئے شرح صدر کی دعا
۱۶۷	بہر نماز درود شریف پڑھنے کی تلقین
۱۶۷	دارالعلوم اسلامیہ محمدیہ رحمانیہ کے لئے فراہمی کتب کا اہتمام
۱۶۸	پابندی شریعت و طریقت میں محکم رہنے کی تلقین
۱۶۸	من کان لله کان الله له
۱۶۹	راستی پر الی حین الوفات ثابت قدمی کی تلقین
۱۷۰	آپ کی رضا اللہ و رسول ﷺ کی رضا میں ہے
۱۷۱	یا اللہ یا مغنی پڑھنے کی تلقین
۱۷۱	طبعی نسخہ برائے صحت یابی

صفحہ	عنوانات
۱۷۲	بہر نماز درود ابراہیمی پڑھنے کی تلقین
۱۷۲	محبوب حقیقی کی کامل محبت کا رساز کامل ہے۔
۱۷۳	قدم الخروج قبل الولوج
۱۷۵	مشکلات میں اللہ کے نام کا شغل اختیار کریں
۱۷۶	دوا برائے اسقاط حمل
۱۷۷	اہل محبت دور رہ کر بھی قریب ہیں
۱۷۷	فرائض منصبی کی ادائیگی میں ساعی و امانتدار رہنے کی تلقین
۱۷۸	سورہ اخلاص پڑھنے کی تلقین
۱۷۸	بہر نماز درود ابراہیمی پڑھنے کی تلقین
۱۷۸	نظر کی حفاظت کا حکم
۱۸۰	لیس للانسان الا ماسعی
۱۸۲	بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر پڑھنے کا طریق
۱۸۳	یا اللہ یا مغنی
۱۸۳	الحمد للہ باتصال بسم اللہ پڑھنے کی تلقین
۱۸۳	ترجمہ کا رویہ اپنانے کا حکم
۱۸۵	کنٹھ مالا کے لئے دوا

صفحہ	عنوانات
۱۸۶	یا اللہ یا مغنی
۱۸۷	بیماری کے لئے دوا
۱۸۸	افادہ عام کے لئے مکتوب کو محفوظ رکھنے کی تلقین
۱۹۲	دعا و استعداد باہم مربوط ہیں
۱۹۲	وظائف خوانی میں تساہل آزمائش ہے
۱۹۳	زندگی کے ہر معاملے میں اللہ پر توکل کریں
۱۹۵	بہر نماز سورہ اخلاص پڑھنے کی تلقین اور طریقہ
۱۹۵	معوذتین پڑھنے کی تلقین
۱۹۷	ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
۱۹۷	بہر نماز درود شریف پڑھنے کی تلقین
۱۹۷	ہر حال میں استقلال میں ہی کامیابی ہے
۱۹۷	دنیاوی حکمرانوں سے نہیں اللہ سے تعلق پختہ کریں
۱۹۸	فرصت کا وقت یاد الہی میں گزاریں
۱۹۹	یا اللہ یا مغنی
۲۰۰	یومیہ معاملات زندگی اور تربیت نفس کا پہلو
۲۰۱	تعلیم حاصل کرنے کا حکم

صفحہ	عنوانات
۲۰۲	خیال کی حفاظت اور دوامی ذکر الہی کی تلقین
۲۰۳	طریق پاس انفاس
	مکتوبات بنام
۲۰۴	حضرت مولوی عزیز اللہ صاحب
۲۰۴	ہُوْهُوْهُوْ پڑھنے کا طریق و حکمت
۲۰۵	وبائے عام کے دفع کے لئے درود شریف پڑھنے کا طریق
	مکتوب بنام
۲۰۶	حضرت مولوی عزیز الدین فیروز پوری، فیروز پورہ، کشمیر
۲۰۶	پاس انفاس میں تساہل و تغافل نہ کریں
	مکتوب بنام
۲۰۸	حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب، خلیفہ باغ، پونچھ، کشمیر
۲۰۸	اسم ذات شریف کی تحریری زکوٰۃ کا طریق
	مکتوبات بنام
۲۰۹	عبدالعزیز نمبردار صاحب، فیروز پورہ، کشمیر
۲۰۹	وظائف خوانی میں تساہل کم محبتی کی علامت ہے
۲۱۰	صلوٰۃ العظمیٰ اور درود مستغاث شریف پڑھنے کا طریق
۲۱۱	طریق زکوٰۃ یا حی یا قیوم

صفحہ	عنوانات
------	---------

۲۱۲ سجادہ نشین دربار عالیہ حافظ احمدؒ بارہ مولہ (کشمیر) کو خلافت عطا کرنے کا ذکر

حصہ دوم

۲۱۵

انتخاب از تصانیف

۲۱۷

اصل اصول شریف

۲۲۱

انتخاب از مجموعہ صلوات الرسول ﷺ

۲۲۳

۱۔ حب نبوی ﷺ

۲۲۸

۲۔ شان نبوت ﷺ

۲۲۹

۳۔ حب اہل بیت و صحابہ ﷺ

۲۳۲

۴۔ حضرت غوث اعظم ﷺ سے تعلق

۲۳۵

۵۔ اکابر صوفیاء کا منہج

۲۳۷

حیات اسم، جسم اور رسم

۲۳۷

موجود و معدوم کا اسم سے تعلق

۲۳۷

ماشمت رائحۃ الوجود

۲۳۹

تجدد امثال

۲۳۹

اسرار توحید

۲۴۱

چہل کل

صفحہ	عنوانات
۲۴۲	منازل سلوک اور معرفت و تسخیر وجود
۲۴۳	فنا فی اللہ کا حال
۲۴۵	۶۔ آیات قرآنی کی تفسیر کا منہج
۲۴۶	۷۔ سالک کے لئے دستور زندگی
۲۴۸	۸۔ تصوف کا عملی اطلاق
۲۴۹	اذکار سے علم و تاثیر کا حصول
۲۵۲	قرآن کریم کا جزو بدن بن جانا
۲۵۴	دعا و استعداد کا ربط
۲۵۷	علم و قدرت کا تعلق
۲۶۰	کل من علیہا فان اور قربت الہیہ کا تصور
۲۶۲	تکمیل اوقات و آفات
۲۶۴	تصرف فکر کرتا ہے (تصوف کی سائنسی بنیادیں)
۲۶۶	۹۔ مختلف علوم و فنون کا بیان
۲۶۷	اصطلاحات کا بیان
۲۷۱	طب
۲۷۳	نفسیات

صفحہ	عنوانات
------	---------

۲۷۵	علم الاشکال
۲۷۶	اقسام موجودات
۲۷۷	صور اجسام کی اقسام
۲۷۸	ماہیت زماں
۲۷۸	دوران فلک
۲۷۹	۱۰۔ طریقہ محبوبیہ کا بیان
۲۸۲	اشعار
۲۸۹	اوراد قادریہ سے متعلق آپ کے اشعار
۲۹۵	آپ کی تصانیف
۲۹۵	شفاعت الکبائر شریف
۲۹۵	حرز بسم اللہ شریف
۲۹۶	فتوح الازکار شریف
۲۹۷	صلوة العظمیٰ شریف
۲۹۷	چہل کل شریف
۲۹۷	احسن الحسنیٰ فی شرح اسمائے حسنیٰ
۲۹۷	سیاف شریف

صفحہ	عنوانات
------	---------

۲۹۷

دیگر تصانیف

۲۹۸

ذکر اسم ذات کی برکات

۲۹۸

اسم ذات کا تحریری ذکر

۲۹۹

اسمائے حسنیٰ اور تعمیر کردار

حصہ سوم

۳۰۳

ملفوظات

۳۰۵

و هو الذی جعلکم خلف الارض کی تفسیر

۳۰۶

مراتب درجات کی وسعت

۳۰۶

بندوں کے امتحان کی حکمت

۳۰۷

لیلوکم فی ما اتکم کی تفسیر

۳۰۷

توحید کی تصدیق، تصدیق رسالت ہے

۳۰۸

راہ طریقت کے خطرات سے تحفظ کی سبیل

۳۰۸

المص کے معارف

۳۰۹

فلنقصن علیہم بعلم و ما کنا غائبین کی تفسیر

۳۱۰

رسالہ محرّمات السماع کی تصدیق

۳۱۰

توبۃ النصوح کی وضاحت

صفحہ	عنوانات
۳۱۱	توبہ کی اقسام
۳۱۳	سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کے فضائل
۳۱۴	سورہ اخلاص اور معوذتین کے فضائل
۳۱۵	برکات اسم ذات شریف
۳۱۵	ذکر جہر و ذکر خفی
۳۱۶	حمد الہی کی برکات
۳۱۶	ذکر الہی میں ہی زندگی ہے
۳۱۷	ہر محفل کا اختتام ذکر الہی پر کرو
۳۱۷	دیوانگی کی حد تک ذکر الہی کرو
۳۱۸	اللہ ذاکر کے ہمراہ ہوتا ہے
۳۱۸	کوئی صدقہ ذکر الہی سے بڑھ کر نہیں
۳۱۹	ذکر الہی کی برکات
۳۲۰	استغفار کی فضیلت
۳۲۰	سونے سے قبل ذکر الہی
۳۲۱	رات کے آداب
۳۲۱	دعائے لیلۃ القدر

صفحہ	عنوانات
۳۲۱	کوئی مجلس ذکر الہی سے خالی نہ چھوڑو
۳۲۱	سید الاستغفار
۳۲۲	نیند میں وحشت کے تدارک کی دعا
۳۲۲	سونے سے پہلے کی دعا
۳۲۳	ہدایت و تقویٰ کا مقصود غنی عن ماسوی اللہ ہے
۳۲۳	قبولیت دعا کے اوقات
۳۲۳	نماز تراویح کی رکعتیں
۳۲۵	قناعت کی تعلیم
۳۲۵	وباء اور تقدیر
۳۲۵	اللہ کے نام کے سوا کسی کی قسم نہ کھائیں
۳۲۶	شرک اصغر
۳۲۷	کرامات اولیاء
۳۳۰	کشف کی اقسام
۳۳۱	کشف پر عشق کو ترجیح
۳۳۱	عشق است ہر چہ است دگر قصہ دراز
۳۳۲	فنا و بقا کی وضاحت

صفحہ	عنوانات
۳۳۲	اوقات آذان میں تفاوت کی وجہ
۳۳۳	ہوا کا ذکر اسم ذات
۳۳۳	عطائے رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے
۳۳۳	نسبت کی برکت
۳۳۳	خضر سے نہیں خالق خضر سے ملنے کی کوشش کرو
۳۳۳	عامل نہیں کامل بننے کی کوشش کرو
۳۳۵	سورۃ منزل پڑھنے کا طریقہ
۳۳۶	مجازیب کی اقسام
۳۳۶	خواب میں دیدار الہی
۳۳۷	امام اعظمؒ کا مقام و عظمت
۳۳۷	اہل بیت اطہارؑ سے نسبت کی برکت
۳۳۸	اخفائے حال کی تعلیم
۳۳۸	درویشوں کی بے ادبی سے بچنا چاہئے
۳۳۹	حضرت خواجہ شمس الدین سیالویؒ سے ملاقات
۳۳۹	تعدد اجساد
۳۴۰	قومی زوال کی علامات

صفحہ	عنوانات
۳۲۰	آپ کے مریدین کی تربیت اللہ کا فضل کرتا ہے
۳۲۱	حصول فیض فضل ربانی پر منحصر ہے
۳۲۱	کثرت درود شریف کی تلقین
۳۲۱	تسخیری وظائف کی مذمت
۳۲۲	دیگر اولیاء اللہ سے استفادہ کی اجازت
۳۲۲	دعوت دین میں مشکلات کا خندہ پیشانی سے سامنا کرنے کی تلقین
۳۲۲	انفاق فی سبیل اللہ کی برکات
۳۲۳	دنیاوی معاملات اور اپنے وابستگان پر آپ کی شفقت
۳۲۳	دوران سفر تفتن طبع کے واقعات
۳۲۴	کمالات اولیاء اللہ
۳۲۵	بیماری میں علاج پر صبر کو ترجیح
۳۲۵	ذکر الہی نعمت بے بدل ہے
۳۲۶	تزکیہ نفوس کی تلقین
۳۲۶	درود ابراہیمی پڑھنے کی تلقین
۳۲۷	کاملین سے اخذ فیض کے آداب
۳۲۷	حافظ نور محمد لنگوی کی کمال عقیدت

صفحہ	عنوانات
۳۴۸	مجازیب کو پابندی شریعت کی تلقین
۳۴۹	خدا کو کبھی نہ چھوڑیں
۳۴۹	لم تقولون ما لا تفعلون
۳۴۹	کثرت درود شریف کی تلقین
۳۴۹	نماز جمعہ کے آداب
۳۵۰	نوافل اوابین کی تلقین
۳۵۰	حضور نبی اکرم ﷺ کا علم غیب
۳۵۱	مشکلات میں صبر آسانی پیدا کرتا ہے
۳۵۱	آپ کے شیخ طریقت کی وصیت
۳۵۲	خدمت خلق نوافل سے بہتر ہے
۳۵۲	مردیست کہ درگور شاہی می کند
۳۵۳	اسم ذات برائے خوردن دینے کی حکمت

تاثرات

از حضرت صاحبزادہ نور الحق قادری مدظلہ

اسلام انسانیت کے تمام دکھوں کا مداوا بن کر آیا۔ اللہ کا آخری دین اور جامع و مکمل نظام حیات ہونے کے ناطے اسلام ہر دور میں قابل عمل اور انسانیت کے مسائل کا حل ہے۔ اسلام انسانیت کے ظاہری تقاضوں کے ساتھ اس کے باطنی تقاضوں کی تکمیل بھی کرتا ہے۔ اسلام کے روحانی پہلو کا نام تصوف ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں اسلام کا روحانی پہلو ہی اہل اسلام کے لئے حیات نو کا سرچشمہ رہا۔

تاریخ صوفیا اسلام ہی نہیں بلکہ انسانیت کی تاریخ کا زریں باب ہے۔ اعلیٰ انسانی اقدار کا نشرو فروغ ہر دور میں صوفیا کا وطیرہ حیات رہا ہے۔ صوفیا کی اس فہرست میں 'ہر گل را بوئے دیگر است' کے مصداق ہر مرد حق کی شان جدا اور مرتبہ سوا ہے۔ مگر حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ کی شخصیت نادر اور بے مثل مقام و مرتبہ کی حامل ہے۔ آپ جہاں سلاسل اربعہ اور سلسلہ قادریہ کے فیوضات و کمالات کا مظہر اتم اور نمونہ کامل تھے، وہاں آپ کے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر محمد خضریؒ کا فیضان تربیت بھی آپ کی شخصیت کا حصہ تھا۔ حضرت خواجہ فقیر محمد خضریؒ کو براہ راست حضرت خضر علیہ السلام کا فیض صحبت میسر تھا۔ اور اہل علم سے یہ امر مخفی نہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام کا اسم گرامی علم لدنی کا روشن استعارہ ہے۔ مکالمہ خضر و موسیٰ میں ہمیں حضرت خضرؒ کے علم لدنی کے مظاہر کے ساتھ ساتھ اسرار ہائے تکوین کو ایک نئے زاویے سے دیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ حضرت خضرؒ کے فیوضات علمی جو حضرت فقیر محمد خضریؒ کو میسر تھے، ان کی کمال جولانی حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ کی ذات بابرکات کا حصہ نظر آتی ہے۔

حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ کی تصنیف مجموعہ صلوات الرسول ﷺ آپ

کے علم لدنی کا مظہر کامل ہے۔ اس کے مضامین، محتویات اور مختلف اقتباسات جو زیر نظر کتاب میں شامل ہیں، کے ملاحظہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ علم و معرفت کے مبداء اول کے فیض و نسبت سے سرفراز اور ویدعلمکم مالہم تکونوا تعلمون کی برکات سے بہرہ ور ہیں۔ یہ آپ کی ذات بابرکات کی جامعیت ہے کہ علم لدنی کے سمندر کا شناور ہونے کے باوجود آپ نے علم ظاہر سے اعتناء نہیں برتا۔ جس کا ثبوت آپ کا قائم کردہ 'دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ' ہے۔

'مکتوبات رحمانیہ' حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ کے مکتوبات اور آپ کی دیگر تصانیف سے انتخاب پر مشتمل ہے۔ یہ مجموعہ نادر افکار، دقیق نکات اور لطیف اسرار کا حامل ہے۔ اس کے اکثر مندرجات ہمیں علم و فکر کے نئے گوشوں کی آگہی بخشتے ہیں۔ تصوفِ اسلام کی صحیح تفہیم کے لئے 'مکتوبات رحمانیہ' ایک کلید کا کام دیں گے۔

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ان مکتوبات کو مرتب و مدون کیا۔ اس مجموعہ میں علم و حکمت کے مبداء اول کا فیضان رواں دواں ہے۔ ایک اُمی ولی کے احوال و افکار کے مظہر یہ مکاتیب جہاں تصوف کے قابل اعتماد اور مستند ذریعہ علم و معرفت ہونے کی دلیل ہیں وہاں حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ کے افکار و تعلیمات کی روشنی میں تصوف کے منہج عمل کو سمجھنے میں ہمارے اساسی معاون بھی ہوں گے۔ میری دعا ہے کہ حضرات روحانیت و تقویٰ کے فیوض و برکات ڈاکٹر طاہر حمید تنولی صاحب کو نصیب ہوں اور ان کی یہ کاوش بارگاہ رب العزت میں مقبول و مستجاب ٹھہرے۔ آمین!

صاحبزادہ نورالحق قادری

دربار عالیہ قادریہ حضرت حاجی گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیروخیل، لنڈی کوتل، خیبر ایجنسی

رکن قومی اسمبلی پاکستان

۹۔ مارچ ۲۰۰۶ء

تقریظ

﴿ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غوثِ زمان حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہروی قدس سرہ العزیز اپنے دور کی یکتائے روزگار شخصیت تھے۔ چھوہر شریف، ہری پور ہزارہ میں حضرت خواجہ فقیر محمد خضریٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔ اور ۱۳۳۲ھ میں اس جہان سے رحلت فرما کر چھوہر شریف میں ہی آرام فرما ہوئے، جہاں آپ کا مزار شریف مرجعِ خلائق ہے۔

بچپن ہی سے عبادت و ریاضت اور مجاہدات کا فطری شوق رکھتے تھے۔ ان کی خوش قسمتی اور صفائے باطن کا نتیجہ تھا کہ ان کے مرشد گرامی حضرت شیخ یعقوب شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے گنجھتر شریف آزاد کشمیر سے تشریف لا کر چھوہر شریف میں انہیں سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کیا اور خصوصی عنایات اور نوازشات سے نوازا۔ حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہروی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تین کارنامے زندہ جاوید ہیں:

۱۔ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور: اس کی بنیاد آپ نے یکم ربیع الاول ۱۳۲۸ھ کو رکھی۔ ایک ایکڑ میں پھیلی ہوئی اس کی دو منزلہ عمارت تشنگان علم کو فیض حاصل کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔ اس کی پشت پر عظیم الشان مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اور آج بھی یہ ادارہ قرآن حکیم اور علوم دینیہ کی تعلیم و ترویج میں مصروف ہے۔

۲۔ مجموعہ صلوات الرسول شریف: درود و سلام کے بے شمار مجموعے دنیا بھر میں لکھے گئے ہیں، لیکن یہ مجموعہ سب سے بڑا ہے۔ کچھ عرصہ قبل حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی دامت برکاتہم العالیہ کے ترجمہ کے ساتھ چھ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

۳۔ یوں تو صوبہ سرحد کے بے شمار لوگوں کو آپ نے اتباع شریعت کی راہ پر گامزن کیا اور راہ سلوک پر چلا کر ذکر الہی کا عامل اور ذکر مصطفیٰ ﷺ کا شاغل بنا دیا۔ لیکن بنگلہ دیش میں تو آپ کا فیض بلاشبہ لاکھوں افراد تک پہنچا۔ آپ کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا حافظ سید احمد قادری سریکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کا رومال لے کر وہاں پہنچے اور وہاں کے مسلمان پروانہ داران کے گرد جمع ہو کر رومال پر بیعت کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل ہو گئے۔

ضرورت تھی کہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہروی رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار کو مرتب کر کے شائع کیا جاتا۔ آپ کی تعلیمات، آپ کے طریقہ ارشاد اور آپ کے مکتوبات و ملفوظات کو جمع کر کے شائع کیا جاتا تاکہ ہم جیسے لوگ جو ان کی زیارت اور ہم نشینی سے مشرف نہیں ہو سکے وہ ان کے ارشادات سے مستفید ہوتے۔ آپ کے ایک مخلص مرید علامہ محمد عباس خان قادریؒ نے ”سیرت رحمانیہ“ کے نام سے آپ کے احوال و آثار جمع کئے تھے جس میں حضرت کے دستیاب ہونے والے مکتوبات بھی شامل کئے تھے۔ لیکن افسوس کہ اس کی اشاعت کی نوبت نہ آسکی۔

لائق صد مبارکباد ہیں جناب ڈاکٹر طاہر حمید تنولی زید مجدد جنہوں نے حضرت غوث زماں رحمہ اللہ تعالیٰ کے ۱۳۸ مکتوبات اور کئی ملفوظات جمع کر کے مرتب کئے ہیں، عربی و فارسی عبارات اور اشعار کا ترجمہ لکھا ہے اور اب اس مجموعے کو شائع کرنے جا رہے ہیں۔ دنیا جہان کے غموں اور آلام سے چھٹکارا پانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان حضرت غوث زماں چھوہروی قدس سرہ جیسے باکمال اولیاء کے ملفوظات اور ارشادات پڑھ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی یاد اور اطاعت میں محو ہو جائے۔ آج کے مادیت زدہ دور میں ان حضرات کے ملفوظات بھی مرشد کامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

راقم یکم جنوری ۱۹۶۸ء سے دسمبر ۱۹۷۱ء تک جامعہ اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور میں

بطور صدر مدرس خدمات تدریس و خطابت انجام دیتا رہا۔ اس دوران حضرت غوث زمان کے مزار شریف واقع چھوہر شریف پر بارہا حاضری کا موقع ملتا رہا۔ ان کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد محمود الرحمن چھوہروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوتی رہی اور ان کے پوتے حضرت خواجہ محمد طیب الرحمن چھوہروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عنایات اور نوازشوں سے بہرہ ور ہوتا رہا۔ ان ہی کے یاد فرمانے پر راقم لاہور سے ہری پور حاضر ہوا تھا۔ بلاشبہ وہ لطف و کرم کے ابر گوہر بار تھے۔ راقم آج بھی ان کی شفقتوں کو یاد کر کے جذباتِ ممنونیت سے سرشار ہو جاتا ہے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ ورحمنا بہم!

آخر میں ایک دفعہ پھر ڈاکٹر طاہر حمید تنولی زید لطفہ کو اس دعا کے ساتھ ہدیہ تحسین پیش کرتا ہوں کہ مولائے کریم جل مجدہ انہیں ”سیرت رحمانیہ“ کے شائع کرنے کا بھی موقع عطا فرمائے۔ آمین

محمد عبد الحکیم شرف قادری

لاہور

۱۶ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

۱۵ فروری ۲۰۰۶ء

تاثرات

از محترم محمد سہیل عمر

خواجہ محمد عبدالرحمن صاحب چھوہرویؒ کے مکتوبات و ملفوظات کا یہ مجموعہ جہاں بہت سے فیوض و برکات کے حصول کا ذریعہ بن سکتا ہے، وہاں اس کی افادیت یہ بھی ہے کہ اس کے مطالعے کے بعد قاری، درویشی و بزرگی کے اس روشن تصور کو از سر نو دریافت کر لیتا ہے جسے موجودہ زمانے کے اکثر مسند نشینوں نے بری طرح ڈھانپ رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی ہستی کے کلمات اور ارشادات ہیں جو انہی ہونے کے باوجود حقائق و دقائق کو معیاری اصطلاحات میں بیان کرنے پر قادر تھی۔ اس کے علاوہ خواجہ صاحب کی شخصیت جو ان خطوط میں اپنا اظہار کرتی ہے، اس قدر منکسر المزاج اور بے تصنع ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے گویا ہم انسانیت کے ایک نئے مظہر سے روشناس ہو رہے ہیں۔

عزیزم ڈاکٹر طاہر حمید تنولی خوش نصیب ہیں کہ انہیں ان مکتوبات کی ترتیب و تدوین کی سعادت میسر آئی۔

محمد سہیل عمر

ڈائریکٹر، اقبال اکادمی پاکستان

لاہور، ۳۔ مارچ ۲۰۰۶ء



مُقَدِّمَةٌ

صوفیائے کرام ملت اسلامیہ کا وہ طبقہ ہیں جنہوں نے ہر دور میں اپنے تقویٰ، روحانی پاکیزگی اور کردار کی قوت سے اسلام کے ظاہر اور باطن کی حفاظت کی۔ فروغ دین اور دعوت اسلام کے لئے صوفیائے کرام کا کردار اور خدمات ہماری ملی تاریخ کی انمٹ حقیقت اور زریں باب ہیں۔ عارف حق، عالم علم لدنی، غوث زماں حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہروی (م ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۴ء) برصغیر پاک و ہند کی نمایاں علمی، فکری اور روحانی شخصیت ہیں۔ صوفیائے کرام میں آپ کی بے مثل اور نابغہ حیثیت کی نظیر مشکل سے ملے گی۔ کم سنی سے ہی اجنبائے الہی اور غیر معمولی مجاہدات کے ذریعے آپ تقویٰ اور محبوبیت کے اعلیٰ مقام تک پہنچے اور معاصر اکابر صوفیاء نے آپ کی عظمتوں کا اعتراف کیا۔ آپ کے شیخ طریقت آپ کو بیعت کرنے کے لئے خود آپ کے گاؤں چھوہر شریف تشریف لائے۔ شریعت و طریقت کا احیاء آپ کی شخصیت کی جامعیت کا عکاس ہے۔ امی ہونے کے باوجود آپ نے کئی تصانیف چھوڑیں جو آپ کی تعلیمات اور افکار کا مرقع ہیں۔ تاہم مجموعہ صلوات الرسول ﷺ آپ کی تعلیمات کی جامع تصنیف ہے جو متلاشیان حق کے لئے مونس و یاور اور رہبر و رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

زیر نظر تصنیف آپ کے مکتوبات اور ملفوظات پر مشتمل ہے۔ آپ کے مکتوبات اور ملفوظات آپ کی تعلیم کو سمجھنے کا موثر و جامع ذریعہ ہیں۔ آپ کے محبت اور مرید حضرت علامہ محمد عباس خان قادریؒ نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے آپ کے احوال و آثار کو ”سیرت رحمانیہ“ کے نام سے جمع کیا۔ جو کم و بیش اوائل ۱۹۶۰ء میں مکمل ہو گئی تھی مگر اس

کی اشاعت کی نوبت نہ آسکی۔ زیر نظر تصنیف میں صرف چند احباب کو آخری دور میں آپ کے لکھے گئے مکتوبات شامل ہیں جو حضرت مولف کو میسر آسکے تھے اور انہوں نے جمع کر دیئے۔ ان کی تاریخی و تعلیماتی اہمیت اس وقت دوچند ہو جاتی ہے جب ہم حضور چھوہرویؒ کی شخصیت کو مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کے حوالے سے جاننا چاہتے ہیں۔ کیونکہ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ اسرار و معارف کا بحر ذخار ہے جسے پڑھتے ہی قاری آپ کی سوانح، ذاتی حالات اور عملی طریق تربیت کے بارے میں جاننے کی تمنا کرتا ہے۔ حضرت دوست محمد خان حدو بانڈویؒ نے، جنہیں آپ نے اپنی وفات کے بعد خلافت سے نوازا، بیان کیا کہ ایک مرتبہ انہوں نے آپ کے احوال حیات جمع کرنا شروع کئے۔ ابھی کچھ حالات ہی جمع کیے تھے کہ خواب میں آپ کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنی سیرت مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی صورت میں لکھ دی ہے۔ تم سے جو کوئی میرے حالات زندگی پوچھے تو اسے یہ محیر العقول کتاب پیش کر دیا کرو۔ آپ کا مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کو اپنی سیرت قرار دینا آپ کے بلندی احوال کو ظاہر کرتا ہے۔ جس سے آپ کے طریق تعلیم و تربیت سے آگہی کی اہمیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ دوست محمد خان حدو بانڈویؒ کے بیان کے علاوہ زیر نظر تصنیف کی ترتیب کا محرک آپ کا ایک مکتوب ہے جو آپ نے حضرت سید میر عبدالعزیز صاحبؒ کے نام لکھا۔ آپ نے اس میں فرمایا کہ میرے خط کو سنبھال کر رکھنا کہ اس کے مندرجات نہ صرف آپ کے لئے بلکہ آپ کے بعد بھی کسی کے لئے فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ گویا آپ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا کہ آپ کے مکاتیب کی تعلیمات و فیوضات صرف مکتوب الیہ تک ہی محدود نہیں۔ حالانکہ آپ کا طرز زندگی کمال انکسار اور اخفائے حال سے عبارت تھا۔ آپ کے خلیفہ حضرت حافظ سید احمد شاہ سریکوٹیؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آپ کے ہمراہ دربار عالیہ سے مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ کی طرف آ رہے تھے۔ آپ کے ہمراہ علماء، فضلاء، صوفیاء، امراء اور

ہر طبقہ کے لوگ تھے۔ ان کے درمیان آپ اس محبوبانہ شان کے ساتھ محو خراماں تھے کہ ہر شخص آپ پر فدا ہو رہا تھا۔ یہ منظر دیکھتے ہی میرے دل میں حضرت شیخ سعدیؒ کا یہ شعر آیا:

سلطان خوباں می رود ، ہر سو ہجوم عاشقاں
شاہسواراں یک طرف ، مسکین گدایاں یک طرف

(حسینوں کا بادشاہ اس شان کے ساتھ جا رہا ہے کہ ہر طرف عاشقوں کا ہجوم ہے۔ شاہسوار ایک طرف اور مسکین گدا ایک طرف، سب ہی اس شمع حسن پر فدا ہونے کے لئے بے تاب ہیں۔)

آپ نے میرے خیالات قلبی سے مطلع ہوتے ہوئے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ حضور اکرم ﷺ کی شان ہے ان کی نعت میں کہو۔ احنفائے حال اور سراپا تواضع و انکسار شخصیت کی طرف سے اپنے مکاتیب کی افادیت کو بیان کرنا حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا۔

زیر نظر تصنیف میں موجود مکاتیب تعداد میں کم ہونے کے باوجود جامع علمی و تربیتی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان مکتوبات کے مطالعہ سے حضور چھوہرویؒ کی تعلیمات و افکار کا اجمالی خاکہ ہمارے سامنے آ جاتا ہے، جن کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱۔ شریعت کا ادب

حضور چھوہرویؒ کی شخصیت شریعت کی پابندی کا نمونہ تھی۔ آپ کا دربار عالیہ سنت کی پابندی کا عملی نمونہ پیش کرتا تھا۔ آپ نے اپنے وابستگان کو بھی اسی کی تعلیم دی۔ اور اسے ہی فلاح کونین کا ذریعہ قرار دیا۔ حضرت میر سید عبدالعزیزؒ کے نام ایک مکتوب میں آپ لکھتے ہیں:

”اور سب سے بڑی عرض یہ ہے کہ آپ ہر حال میں نماز، روزہ وغیرہ عبادات، فرائض و نوافل و وظائف کا پابند رہیں۔ اور مکرر عرض کہ ہر گز، ہر گز، ہر گز اپنی نماز و روزہ وغیرہ وظائف و سب صلاحیت سے نکاسل و تغافل نہ کریں۔ خلاصہ کہ آپ خدا و رسول ﷺ کی رضا کو نہ چھوڑیں اللہ تعالیٰ دونوں جہان کی عزت بخشے گا آمین“۔ (مکتوب نمبر: ۸۸)

دوسرے مکتوب میں آپ فرماتے ہیں:

”اور اس کی طرف وصیاً عرض ہے کہ آپ اور سب کے سب نماز روزہ وغیرہ پابندی شریعت و طریقت میں محکم رہیں۔ اور ظاہر باطن اپنا آراستہ موافق رضاء خدا و رسول کے رکھیں اور رکھا کریں من کان لله کان الله له ط جو شخص اللہ واسطے ہو گیا اللہ اس کے لیے دو جہان میں کافی ہے“۔ (مکتوب نمبر: ۹۲)

آپ کے نزدیک یاد الہی کی کثرت اور عبادات، فرائض اور نوافل پر استقامت میں ہی ابدی اطمینان کا راز مضمر ہے:

”اور مکرر، سہ کرر، چہار کرر، عرض ہے کہ آپ ضرور بہ ضرور بالتاکید نماز و وظائف میں، وغیرہ سب کے سب اوامر میں نکاسل و تغافل ہر گز نہ کریں۔ اور جو جو نواہی ہیں حتی المقدور ان سے پرہیز کریا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دو جہان میں خوش بادوستان خویش رکھے گا آمین یا رب العلمین“۔ (مکتوب نمبر: ۱۱۲)

۲۔ ہر دم ذکر الہی کی تلقین

صوفیائے کرام کا مقولہ ہے جو دم غافل سو ہم کافر۔ یعنی زندگی کے ہر لمحہ کو وقف یاد الہی ہونا چاہئے۔ حضور چھوہروئی کے ہاں ہمیں ہر دم ذکر الہی یعنی پاس انفاس کی بہت زیادہ تلقین ملتی ہے۔ اس میں آپ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ اسے نفی انانیت اور اثبات

حقیقت کے ذریعے کے طور پر تعلیم فرماتے ہیں۔ حضرت حافظ سید احمد شاہ سریکوٹیؒ کو ایک خط میں فرماتے ہیں:

”اور آپ بھی اپنے آپ کو بذات بحر وحدت فناء، غرق اور کمال کے بکثرت اسم ذات شریف، پاس انفاس، مشغل فرمایا کریں۔ اور مکرر، سہ کرر، چہار کرر، کثیر کرر عرض ہے کہ آپ غلبہ محبت محبوبی کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اُس کی فنا میں سے بطرف ہستی و انانیت کے مکھ نہ موڑیں اور اُسی ہی سے اُس کے وصلِ اصل اور معیت کولوڑیں (تلاش کریں)۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراطِ مستقیم“ (مکتوب نمبر: ۸)

آپ ہی کے نام ایک دوسرے مکتوب میں آپ فرماتے ہیں کہ کثرت ذکر کرو اور مقصد کے ساتھ کرو۔ اس کا مقصد یہ ہو کہ غیریت قربت میں بدلے کہ یہی اصل زندگی ہے:

”وآنکہ ازیں جانب بعد الوفا دعا کہ ’بہر جائیکہ باشی با خدا باش، بہر دم، وہر آنا فنا، ودم بدم معیت ایزدی راذوق دادہ، محویت نوری، حاصل بکنید کہ ’تا کہس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری‘، ورضاء این خاکسار، ہم دریں، ودر ترقی ازیں باشد، بالخصوص کثرت ذکر جہری و پاس انفاس و تصور را یکدم از دم جدانہ کردہ با خدا بمانید کہ عند اللہ زندگی بس ہمیں است، پس بس“۔

(مکتوب نمبر: ۲)

(اور یہ کہ اس جانب سے ہزار بار اس دعا کے بعد کہ آپ جہاں بھی رہیں با خدا رہیں عرض ہے کہ ہر دم اور ہر آن فان میں ہر دم کے ساتھ اللہ کی معیت اور ذوق میں رہیں اور نوری محویت کو حاصل کریں ”تا کہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہے

کہ میں اور ہوں اور تو اور ہے۔ اور اس خاکسار کی رضامندی بھی اسی حال کی ترقی میں ہے۔ بالخصوص ذکر جہر کی کثرت کریں اور پاس انفاس اور تصور کو اپنے سے ایک لمحہ کے لئے بھی جدا نہ کریں ہر وقت باخدا رہیں کہ اللہ کے نزدیک اسی کا نام زندگی ہے اور بس۔)

حقیقت اولیٰ تک رسائی اور قربت خداوندی کا حصول سالک کے تمام مجاہدات کا مقصود ہوتا ہے۔ آپ نے پاس انفاس کو وصلِ اصلی کے حصول کا موثر اور زود رساں ذریعہ قرار دیا۔ حضرت مولوی فضل احمد خلیفہ جہلم کے نام آپ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

”پاس انفاس میں دن رات، ہر آن فان میں بکثرت اشتغال اس طرح پر کہ سانس اندر جائے، باکامل اسم ذات شریف اور سانس باہر آئے بھی باکامل اسم ذات شریف۔ یعنی باقی سب اوقات میں اسی ہی شغل میں رہیں اور اسی ہی کو وصل و وحدت سمجھیں۔“ (مکتوب نمبر: ۱۹)

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ طریق پاس انفاس میں دیگر صوفیاء سے ممتاز نظر آتے ہیں کہ آپ ہر سانس میں اسم ذات کے ذکر کی تلقین فرماتے ہیں۔ دوسرے مکتوب میں آپ فرماتے ہیں:

”اور بعد باقی وظائف معمول یہ کے، شغل پاس انفاس کی دن رات، ہر آن فان میں، کثرت برکثرت پر کثرت کیا کریں۔ اسی میں ہی فقر، عشق، محبت، محبت محبوبی ہے اور طالب (کی) طلب مطلوبی ہے۔ خدا دوستوں کا مقولہ ہے: ”جو دم غافل سو دم کافر“۔ عارفوں، عاشقوں اور واصلوں کے لیے بے شغلی سب سے بری ہے الاماں، الاماں، الاماں!“ (مکتوب نمبر: ۴۶)

کشمیر کے ایک مرید حضرت محمد شاہ صاحب تارہ زوی کے نام مکتوب میں

فرماتے ہیں:

”حضرت! بخیاں حال خود محبت شدہ را در ذات محبوب حقیقی فانی شدہ بقا باللہ حاصل کردہ، بکثرت پاس انفاس باسم ذات شریف در ہر آن فان شاغل باشید۔ و غفلت ازیں را گناہ کبیرہ بلکہ اکبر الکبائر بشمیرید۔ و ہرگز، ہرگز، ہرگز نکاسل و تغافل نہ فرمائید“۔ (مکتوب نمبر: ۶۳)

(حضرت! اپنے حال پر خیال کرتے ہوئے محبوب حقیقی کی ذات میں فنا ہوتے ہوئے بقا باللہ کو حاصل کریں۔ اسم ذات شریف کے ساتھ پاس انفاس کی کثرت میں ہر آن فان میں مشغول رہیں۔ اور اس سے غفلت کو گناہ کبیرہ بلکہ کبیرہ سے بھی بڑا گناہ سمجھیں اور ہرگز، ہرگز، ہرگز اس میں سستی اور غفلت نہ کریں۔)

۳۔ آپ کی تعلیم طریق عشق پر مبنی ہے

آپ نے اپنے طریقہ کو محبوبی طریقہ قرار دیا اور اپنے طریق تربیت کی بنیاد عشق حقیقی پر رکھی۔ جذبہ عشق آپ کی ہر تحریر، تلقین اور تعلیم میں نمایاں نظر آتا ہے۔ حضرت حافظ سید احمد شاہ سریکوٹی کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

من شہسوار عشقم، نے نمگسار نفسم

(مکتوب نمبر: ۹)

ایک دوسرے مکتوب میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دل بردیکے، عشوہ گرے، فتنہ نمائے

زریں کمرے، کج کلاہے، تنگ قبائے

(مکتوب نمبر: ۱۸)

حضرت فضل احمدؒ خلیفہ جہلم کے نام ایک خط میں آپ فرماتے ہیں کہ قابل قدر شے صرف عشق ہے اور بقیہ سب کچھ اسی کی تفصیل اور اس سے کم اہم:

عشقت ہرچہ ہست دگر قصہ دراز

(مکتوب نمبر: ۱۹)

حضرت فضل احمدؒ خلیفہ جہلم کے نام ہی ایک مکتوب میں سوز دروں کو وقف طلب حق کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یہ جلنا، جلانا، جانین کافی محبہ اللہ و عشق اللہ ہو آمین“۔ (مکتوب نمبر: ۳۵)

آپ کے ایک مرید نے ایک دفعہ آپ کو چائے کا تحفہ بھیجا۔ آپ نے انہیں شکر یہ کا خط لکھتے ہوئے اسے بھی استعارہ عشق قرار دیا:

چاہت چاہ چاہاں، از چاہ چاہ برآرد
چائے پر جوش باید، محبوب چاہ شمارد

(مکتوب نمبر: ۵۹)

یہ آپ کا مسلک عشق ہی تھا کہ آپ کو اہل عشق صوفیاء سے محبت تھی۔ حضرت مولوی فضل احمدؒ خلیفہ جہلم کے نام ایک خط میں فرماتے ہیں:

”اور بھلے شاہ وغیرہ کی کافیوں کا فکر فرمائیں کہ دعا ہائے روحانی ہیں“۔

(مکتوب نمبر: ۳۲)

ایک دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں:

”اگر آپ کا ارادہ عرس مبارک پر آنے کا یا مابعد اس جانب ہو تو شرح

مثنوی اور مجموعہ کافی بلھے شاہ صاحب بشرط دستیابی ہمراہ لائیں“۔

(مکتوب نمبر: ۴۲)

۴۔ آپ کا طریق ہجر نہیں وصل ہے

آپ کے محبوبی طریقہ کی شان امتیاز یہ ہے کہ آپ کے ہاں وصل کو ہجر پر فوقیت حاصل ہے۔ آپ ہجر کی وادیوں میں گم رہنے کی بجائے محبوب کی قربتوں اور حضوری کے حصول کی تعلیم دیتے ہیں:

جسدی	اسیں	لوڑ	کریندے
اوہ	اساڑے	من	رہندے
شاہرگ	تھیں	نزدیک	سنندے
بن	مرشد	دیدار	نہیں
وصل	عشق	نے	حاصل
ہجر	سانوں	درکار	نہیں

(مکتوب نمبر: ۳۸)

کی آکھاں کچھ آکھ نہ سکاں ہجر وصل دیاں باتاں میں
”صم بکم عمی“ ہو کے پھر اسی نوں جھاتاں میں

(مکتوب نمبر: ۲۵)

حضرت فضل احمد خلیفہ جہلم کے نام ایک خط میں فرماتے ہیں:

”مجا! غلبہ محبت کی انتہا وصل ہے۔ وصل ہے، تو پھر تڑپنا کیا ہے البتہ اتنا ہے کہ اول ہجر، بعدہ متصلش وصل بجکم لا الہ کے متصل الا اللہ۔“

(مکتوب نمبر: ۳۸)

”آپ کے لئے واجب بلکہ فرض قطعی ہے کہ آپ ہر دم عشق میں چیا

کریں، وصل میں بسا کریں۔“ (مکتوب نمبر: ۳۸)

جذبہ عشق کی قدر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اور آپ عشق کو لُج نہ لائیں، لاج پالیں۔ خداوند کریم ملاپ فرماوے گا۔

آمین۔“ (مکتوب نمبر: ۲۵)

جب حضرت فضل احمدؒ خلیفہ جہلم نے آپ کو بیماری کے دوران ایک خط میں

لکھا:

منجی نامرادی والی میں بیمار پئے نون

دارو درد ساڈا سجاں ملے آزار پئے نون

تو آپ نے یہ جواب دیا:

گرمی جس بیمار ہجر نون منجی نہ سکھاوے

شربت وصل سکنجبیں آپ محبوب پلاوے

(مکتوب نمبر: ۳۰)

حضرت فضل احمدؒ خلیفہ جہلم کے نام ’دوری میں قربت‘ کا ذکر فرماتے ہوئے

لکھتے ہیں:

”قرب جانی رابعد مکانی نیست“ آپ کا آنا اگر کسی عذر سے معطل ہو تو

خیر ہے۔“ (مکتوب نمبر: ۳۶)

۵۔ اسرار طریقت کی تعلیم

آپ نے اپنے مکتوبات میں مکتوب الیہ کی فہم کے مطابق اسرار طریقت کی توضیح

و تشریح بھی فرمائی۔ مشاہدہ حق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

ہر ہر دیوج ہر ہر پلا، ہر ہر وچ ہر پلا میں
ہک محب محبوب محبت ، جب اپنا آپ گمایا میں

(مکتوب نمبر: ۴)

آپ اکثر اپنے محبوبوں کو ذکر ہو ہو ہو کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ نے اس کی حکمت انانیت کی نفی اور وحدت کے حال کا حصول قرار دیا۔ اپنے مرید مولوی عزیز اللہ صاحب کو ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

”آپ بعد از ادائے وظائف مکتوبی و معمولی وغیرہ کے سے اب اپنی غیریت و انانیت وقاذ و رات بشریت، من کل الوجوه فنا کر کے، بمعیت بقا باللہ میں ہو ہو بکثرت کر کر، ہو ہو ہو، بوحدهت واحد ہو کر بسا کریں، بس بس یہ جائے ادب ہے، اللہ بس غیر اللہ ہوس“۔ (مکتوب نمبر: ۱۳۱)

حضرت فضل احمد خلیفہ جہلم کے ایک خواب کی تعبیر فرماتے ہوئے آپ نے انہیں احوال معراج کے حصول کی تلقین فرمائی:

”آپ کی تعلیمی خواب، سبحان الذی اسریٰ بعبدہ الیٰ آخرہ سے معانی ملحوظ مراد ہیں۔ یعنی آپ سیر اور سعی علم توحید اور معرفت اور سیرالی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر مع اللہ، میں زائد از سعی رہیں اور کوشش کریں“۔

(مکتوب نمبر: ۲۸)

اسم ذات کے ذکر کے مختلف مراحل اور سالک کے لئے ان کے حصول کی ترتیب کو آپ نے یوں بیان فرمایا:

”کہ اسم ذات شریف لسانی اور لسانی سے قلبی و قلبی سے لطائف اور لطیفیوں سے خیالی اور خیالی سے حالی افضل ہے“۔ (مکتوب نمبر: ۳۲)

قرب نوافل ایک اعلیٰ حال ہے جو سالک کے طویل مجاہدات کا ثمر ہوتا ہے۔
حضرت فضل احمد خلیفہ جہلم کے نام ایک مکتوب میں اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے
ہیں:

”آپ اپنی ذات کو محبوبی ذات میں من کل الوجوه فنا کر کے بقا باللہ میں،
ہر آن فان میں اللہ اللہ کیا کریں۔ چنانچہ حدیث قدسی شریف میں وارد ہے کہ
”بکثرت نوافل بندے کا آنکھیں، کان، ہاتھ، پاؤں، دل“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ ”میں ہو جاتا ہوں“ بس بس آگے ادب شریعت!“ (مکتوب نمبر: ۳۶)

آپ نے ذکر کا مقصود بھی بحر وحدت میں استغراق قرار دیا:

”خصوصاً باری تعالیٰ آپ کو اپنی محبت و عشق میں لذت و ذوق و محویت
و بقاء عطا فرماوے اور بحر وحدت میں مستغرق فرماوے، اللھم آمین“۔

(مکتوب نمبر: ۷)

”من عرف نفسه فقد عرف ربه ومن عرف ربه فقد كل لسانه“

اپنے ہی محبوب نولو چو اور کسی نون نہ سوچو۔ (مکتوب نمبر: ۳۶)

۶۔ مریدین کی تربیت

آپ نے مکتوبات کے ذریعے اپنے محبوبوں اور وابستگان کی تربیت بھی فرمائی۔

اپنے ایک مرید عبدالعزیز نمبردار کو ذکر کی تلقین فرماتے ہوئے لکھا:

”دنیاوی گفتگو، دنیا کے کاموں میں جب آپ بہت وقت خرچ کر کے

اپنے کام کاج پورے کر سکتے ہو تو خدا کی محبت میں اگر تھوڑا سا وقت خرچ کرنا

آپ لوگوں کو کہا جاوے کہ اتنا وظیفہ پڑھنا ہے تو وہ آپ سے ادا نہیں ہو سکتا،

اس وظیفہ کے پڑھنے کے لیے ہزار ہا عذر معذرت پیش کی جاتی ہیں کہ وظیفہ میں

کی کی جاوے۔ برخوردار! یہ کم محبتی ہے۔ سو ایسی کم محبتی نہیں چاہئے۔“

(مکتوب نمبر: ۱۳۵)

آپ نے اپنے مکتوبات میں خیال کی حفاظت پر بہت زور دیا۔ میر عبدالعزیز صاحب کے نام ایک خط میں فرماتے ہیں:

”آپ کو چاہئے کہ آپ کوشش بلیغ فرما کر، نفس کو غیر خیالاتوں سے بچا کر، اپنے آپ کو خدا کی یاد میں مشغول کیا کریں، کہ خود وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لیس للانسان الا ما سعی آپ بہت سعی فرمایا کریں، اپنا وقت نہ ضائع کرنا، کچھ دنیوی کام ضروری ہو تو اس کام کو کر کے آپ دن رات ہمیشہ خدا کی یاد میں مشغول و مصروف ہونا، غیر شرع کوئی کام نہ کرنا، کسی غیر، فحش مجلس میں بیٹھ کر اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرنا، کہ جو وقت گزر جاتا ہے، وہ واپس ہو کر کبھی نہیں آتا، آخر کو خسارہ اٹھانا پڑتا ہے، اپنے بیگانے سے تعلق دلی توڑ کر کے اپنے دل کو خدا کے ساتھ لگاویں ہر وقت اس محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں مستغرق رہا کریں، آپ کا کوئی سانس اللہ اللہ کے ذکر سے خالی نہ ہو، اندر باہر اندر باہر اللہ ہی اللہ ہو۔“ (مکتوب نمبر: ۱۳۰)

آپ نے عام معمولات زندگی میں بھی پابندی شریعت پر زور دیا۔ نظر کی حفاظت کی تلقین فرماتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

”اور غیر انسانوں (غیر محرم) کی (طرف) نظر کرنے سے بھی منع ہے، منع ہے، منع ہے:

عبداللہ نظر حرام ہے جو کیجئے سمجھ نظیر
ایہہ شرک خفی جلی ہے اس مُٹھے بہت فقیر“

(مکتوب نمبر: ۱۰۴)

”اور مکرر یہ کہ آپ فضول خرچی اور نظر حرام یعنی غیر محرم کے دیکھنے اور اُس کے شفقت، محبت سے بچیں اور بچتے رہیں۔ اور اس جانب سے دعاء ثم الدعاء کہ خداوند کریم آپ کو ان دونوں اموروں قبیحہ سے نہ نہ، بلکہ کل امور شنیعہ سے بچا دے“۔ (مکتوب نمبر: ۱۰۴)

آپ نے دینی و دنیاوی معاملات میں وابستگی کی تربیت و رہنمائی فرماتے ہوئے ان کی طبیعت و میلان کا خصوصی لحاظ رکھا۔ میر سید عبدالعزیز صاحب نے جب آپ کے حضور اپنی معاشی تنگی کا ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے آپ کی مالی مشکلات کا خیال ہے مگر آپ کی روحانی تعلیم کا خیال بھی ہے کیونکہ فقر آپ کی ذات کا خاصہ ہے (مکتوب نمبر: ۱۲۷)۔ ایک دوسرے مکتوب میں آپ فرماتے ہیں:

”باقی آپ کے سب امور دینی و دنیوی کے لئے اس جانب سے دعا کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے سب کام آسان فرما دے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی حیثیت و طبیعت کے موافق ملازمت بھی اپنے فضل و کرم سے عطا فرما دے، اور ہر ایک کام میں بہتر فرما دے اور اپنا فضل و کرم کرے، آمین ثم آمین“۔

(مکتوب نمبر: ۱۱۹)

آپ کے مکتوبات میں ہمیں ہمہ وقت محبوب حقیقی سے متعلق رہنے اور غفلت ترک کرنے کی تعلیم ملتی ہے:

”آپ اپنے شغل اصلی کو نہ چھوڑیں اور محبوب حقیقی سے مکھ نہ موڑیں“۔

(مکتوب نمبر: ۱)

”خدا کے نام کو باطاعت محمدی کے نہ چھوڑیں، دو جہان سے تروڑیں، اُس

سے مکھ نہ موڑیں“۔ (مکتوب نمبر: ۲۷)

”اور آپ اپنے کام سے، جس کام کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ہم تم سب کو پیدا کیا ہے، یعنی محبت بمعیت خدائی سے ایک دم بھر نہ کریں جدائی“۔

(مکتوب نمبر: ۳۴)

”مکرر آنکہ، اگر آپ دو جہان کو لوڑیں، خدا تعالیٰ کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں، یعنی خداوند کریم کے نام سے مکھ نہ موڑیں“۔ (مکتوب نمبر: ۶۰)

آپ نے زندگی کی مشکلات کا سامنا استقلال اور یاد الہی پر استقامت سے کرنے کی تلقین فرمائی۔ روزمرہ کی معمولی رنجشوں سے صرف نظر کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

”اور کلڑ کی گروگرو مضر نہیں بجکم و تعزمن تشاء و تدل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شی قدیر“ (مکتوب نمبر: ۸۹)

آپ نے زندگی کے ہر امتحان میں کامیابی کے لئے راستی کو تا حیات استقامت کے ساتھ اختیار کرنے کی تعلیم فرمائی:

”آپ اپنے حل امتحان کے لیے کوشش اور سعی زیادہ تر فرمانویں، تاکہ آپ کو خداوند دو جہانی امتحان میں پاس کرنے، مگر بشرطیکہ آپ روزہ، نماز اور راست گوئی اور راست خوئی اور راست جوئی اور راست پوئی اور راست ظاہری اور راست باطنی اور راست قلبی اور راست خیالی اور راست حالی رہیں، الیٰ حین الوفات ثابت قدم رہیں“۔ (مکتوب نمبر: ۹۳)

ایک مرتبہ میر عبدالعزیز صاحب نے لکھا کہ وہ تلقین کردہ وظائف پورے نہیں کر پا رہے۔ آپ نے اسے آزمائش قرار دیا اور فرمایا کہ اس حال میں استقامت و استقلال کی زیادہ ضرورت ہے:

”جو تحریر کیا گیا ہے، کہ ہمارے نماز، روزہ اور وظائف خوانی میں قصور آ گیا ہے، یہ بھی اللہ کی جانب سے آزمائش ہے، اپنی خاطر کو بجا اور تسلی دے کر خداوند کریم کی عبادت میں اچھی طرح سے مشغول رہیں، وظائف خوانی میں اپنی جان کو قید کرنا۔ امید ہے اپنے فضل و کرم سے مطالب اور مآرب دو جہانی عطا فرمائے گا۔“ (مکتوب نمبر: ۱۲۰)

”اور ہر حال میں آپ استقلال اختیار کریں اور باخدا رہا کریں، کہ خدا آپ کے سب اہم کو آسان فرماوے گا۔“ (مکتوب نمبر: ۱۲۳)

حضرت حافظ سید احمد شاہ سریکوٹی نے رنگون سے لکھا کہ وہ کسی مشکل میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مستقل و باخدا رہنا اور ربط قلبی ہی وہ اکسیر ہے جو کاشف الکروب ہے:

”آپ پر کیا اور کس قسم کا امتحان آ گیا ہے؟ آپ ہر حال میں مستقل و باخدا رہیں، فمن كان لله كان الله له، تاكس نه گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری، اللہ تعالیٰ نصیب فرماوے، اللهم آمین۔“ (مکتوب نمبر: ۷)

الغرض ثابت قدمی اور ثابت قلبی آپ کی تعلیم کا لازمی جزو ہیں۔

۷۔ مشکلات کی حکمت

انسانی زندگی مسائل سے عبارت ہے۔ دنیا کی زندگی کے ہر مسافر کو ہر لمحہ کسی پریشانی اور راہ طریقت کے سالک کو کسی خواہش و خطرہ نفس کے حملے کا سامنا رہتا ہے۔ آپ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ نے مشکلات دنیا اور خطرات طریقت کو سلبی نہیں بلکہ ایجابی انداز سے دیکھا اور انہیں رجوع الی اللہ کے ذریعہ کے طور پر استعمال کیا:

”حضرتا! آپ محفگی مایوس نہ ہوویں۔ اس واسطے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو

مرج وغیرہ کڑوی چیزیں بامید شفا کے دیتے ہیں، نہ واسطے نقصان کے۔ اور اولاد

ان کو بسبب کم فہمی اپنی کے دشنام (دیتی ہے) بلکہ مارتی ہے۔ اور خداوند اپنے ماں باپ سے ہزار ہا حصہ زیادہ تر مہربان و محبت ہے۔ آپ تسکین و اطمینان رکھیں اور ناامید و مایوس نہ ہوویں۔“ (مکتوب نمبر: ۸۷)

آپ نے اپنے محبوبوں کو تعلیم دی کہ وہ حاکمان دنیا سے نہیں بلکہ حاکم مطلق سے رابطہ پیدا کریں:

”تم خدا کو اپنا بناؤ کہ وہ کیا چیف کمشنر بلکہ سب دنیا کو تمہارا کر دے گا۔“

(مکتوب نمبر: ۱۲۴)

آپ نے ہر طرح کے حالات میں تسلیم و رضا کی تعلیم دی:

یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ گر خواندہ
پس چرا در فکر و حیراں ماندہ

(مکتوب نمبر: ۷۴)

(اگر تو نے جو اللہ چاہتا ہے کرتا ہے سے آگہی پالی ہے تو پھر پریشاں اور حیراں کیوں ہے؟)

”اور خلاصہ کہ اس بے ہیج کی رضا خدا و رسول کی رضا پر ہے۔ اگر خدا و رسول راضی ہے یہ بندہ بھی راضی ہے۔“ (مکتوب نمبر: ۹۴)

ایک مکتوب میں آپ نے مصائب و آلام کی حکمت بیان فرماتے ہوئے انہیں نفی انانیت کا ذریعہ قرار دیا۔ حضرت مولوی فضل احمد خلیفہ جہلم کے نام آپ لکھتے ہیں:

”بندہ کو ہر حال میں دکھ، سکھ جو کچھ بھی محبوب کی جانب سے پہنچے سر پر اٹھاوے اور شاکر رہے۔ اور اپنے آپ کو اس کی ذات میں فنا کرے اور اپنی

انانیت کو دور کر۔ ے اور جو کچھ اس محبوب کی جانب سے آوے سر پر سہے اور گردن جھکائے۔ اور اس کو اپنے حق میں مفید سمجھے کہ جو کچھ وہ کرتا ہے بہتر ہی بندہ کے لیے کرتا ہے۔ ع

عشقت ہرچہ ہست دگر قصہ دراز

(مکتوب نمبر: ۴۷)

مشکلات کا حل

آپ نے اپنے محبوبوں کو مشکلات کے حل کا طریقہ تعلیم فرماتے ہوئے ان تین باتوں کی تعلیم فرمائی:

۱۔ محبت الہی

۲۔ ذکر الہی

۳۔ تصور شیخ

۱۔ محبت الہی کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

”خدا کی محبت میں کوشش کرو کہ خدا اپنا عشق آپ کو عطاء فرماوے۔ جب کامل محبت آپ کو اُس محبوب حقیقی کی ہوگئی تو وہ کارساز آپ کے سب کام کر دے گا۔“ (مکتوب نمبر: ۹۷)

”خصوصاً اس تردد مقدمہ سے بھی آپ کو اللہ تعالیٰ خلاصی عنایت فرماوے اور آپ کو دونوں جہان کے غموم و ہوموم سے خلاصی بخش کر ایک ہی غم اپنی محبت کا عنایت فرماوے اور اپنی محبت کا قیدی فرماوے۔ باقی قیودات سے خلاصی فرماوے، امین یا رب العالمین“ (مکتوب نمبر: ۶۳)

”ہر ایک امر میں پابندی شریعت کی کیا کریں، اپنا وقت بالکل ضائع نہ کیا کریں، وقت ملازمت سے جب فارغ ہوں، تو شغل اپنا خدا سے کرنا، غیر مجلس سے گریز کرنا، بلکہ آپ کو چاہئے کہ رات دن ہر وقت اُس محبوب حقیقی کی محبت میں سرگرم ہو کر اس کا عشق حاصل فرمائیں، جب اس خدا کے ہر حکم کے موافق تابعداری کریں گے، اور اس کی محبت میں شاغل ہوں گے، تو وہ آپ ہی قادر مطلق آپ کے ہر ایک کام کا کفیل ہو جاوے گا“۔ (مکتوب نمبر: ۱۲۵)

۲۔ آپ نے ذکر الہی کو اطمینان قلب اور تائید ایزدی کے حصول کا موثر ذریعہ قرار دیا:

”آپ خدا کی محبت میں شاغل رہیں اور سب دکھ، درد و تکالیف اللہ کے حوالے کریں اور اُس کے حکموں کے پابند رہیں، اُس کے نام کا شغل رکھیں۔ امید ہے اللہ آپ پر فضل و کرم کرے گا“۔ (مکتوب نمبر: ۱۰۵)

”آپ بکثرت اسم ذات شریف بطریقہ پاس انفاس، ہر آن فان میں شاغل بے غافل رہا کریں۔ خداوند کریم دو جہان کی مشکلات اور تردداتوں میں تسکین اور اطمینان بخشنے گا، بحکم الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔“

(مکتوب نمبر: ۲۰)

۳۔ شیخ کے فیوضات کی مرید تک منتقلی میں تصور شیخ کو محوری اہمیت حاصل ہے۔ آپ نے اس باب میں فرمایا:

”آئندہ کو باتصال و اتحاد و ربط قلب وقت گزارا کریں۔ خداوند کریم دو جہان میں بغلبہ محبت و کثرت یاد محبوب از غم و وہم نجات عطا فرماوے گا“۔

(مکتوب نمبر: ۵۶)

”تصور طلب وصل محبوبی را، اہل عشاقان و عارفان سے فرمائیں، و طلب

محبوب حقیقی و حقیقت محمدی، بر ہر طالب حق، برائے معشوق مطلق، صادر در ہر خاندان، اعمی، قادریہ محبوبیہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ، وغیرہم بلکہ در اویسیہ ہم جائز بلکہ لازم و واجب است، بحکم و الحقنی بالصالحین۔“ (مکتوب نمبر: ۶۳)

(تصور اور محبوب کے وصل کی طلب اہل عشق اور اہل معرفت کرتے رہتے ہیں۔ اور محبوب حقیقی اور حقیقت محمدی کی طلب ہر طالب حق پر معشوق مطلق کے لئے ہر خاندان یعنی قادریہ محبوبیہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ، وغیرہم بلکہ اویسیہ میں بھی جائز ہی نہیں بلکہ لازم و واجب ہے۔ بحکم ارشاد ربانی والحقنی بالصالحین۔)

۸۔ تقویٰ اور توکل کا درس

قرآن حکیم کی تقویٰ اور توکل کی تعلیم آپ کے طریق تربیت کا مرکز و محور ہیں۔ میر سید عبدالعزیزؒ کے نام ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں:

”یہ دو بشارات جو کلام اللہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں، انسان کی سب مشکلات کے لیے کافی ہیں۔ مگر بشرطیکہ بنی آدم متقی و متوکل ہو۔ متقی اُس کو کہتے ہیں جو شخص ہر حال میں خدا سے ڈرنے والا ہو۔ تنہائی میں خدا سے ڈرے اور خلق اللہ میں بھی خدا ہی سے ڈرے۔ یعنی ہر حال میں اور ہر آن فان میں خدا تعالیٰ کی بے فرمانگی اور نمک حراگی سے بچتا رہے۔“

(مکتوب نمبر: ۷۰)

”اور دو جہانی مشکلیں حل فرماتا ہے اور حل فرماوے۔ بر ضرور بر ضرور اپنی نماز و روزہ وغیرہ احکام شرعی کو باستقامت تقویٰ اور توکل کے ہرگز ہرگز نہ

چھوڑیں۔ ہر وقت میں خدا و رسولؐ سے مکھ نہ موڑیں۔ اور آپؐ غم نہ کریں، خداوند کریم اور سب رزق کا بہتر عطا فرماوے گا آمین“۔ (مکتوب نمبر: ۷۰)

کشمیر سے حضرت قاضی شمس الدین شاہؒ نے ایک خط میں قلت پیداوار کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا:

”خداوند اکبر جل علی نے فرقان حمید میں دو بشارتیں یعنی ایک متقی کے واسطے اور دوسری متوکل کے واسطے فرمائی ہیں۔ اس آیہ کریمہ عظیمہ کے معنی کو غور فرمایا جاوے آیہ ومن یتق الله يجعل له مخرجاً للخ۔ جب آپ صاحبان کے قلب میں آیہ مکتوبہ کے معنی متمکن ہو جائیں، تو امید کہ قلت پیداوار زراعت وغیرہ کا کچھ اندیشہ نہ رہے گا۔ چاہئے کہ ہر حال میں تقویٰ اور توکل کو نہ چھوڑیں کہ اسی میں کامیابی دارین کی متصور و متیقن ہے“۔ (مکتوب نمبر: ۵۴)

زندگی کے عمومی معاملات میں بھی آپ نے توکل کی راہ پر چلنے کی تلقین فرمائی:

”عرض یہ ہے کہ بمبئی جانے کی نسبت خدا پر توکل کریں، خداوند کریم کے دست قدرت میں بھلائی برائی ہے“۔ (مکتوب نمبر: ۱۲۱)

”اور میرے خیال میں اگر ممکن ہو سکے تو آپ اس مکان کو جن کا آپ نے ذکر فرمایا ہے تبدیل فرمانویں ورنہ تاہم خدا کے سپرد کریں ہمارے سب امور خیر و شر کا وہی حامی ہے۔ ومن یتوکل علی الله فهو حسبہ مگر ہر امر و ہر حال میں اوسی پر توکل کامل چاہئے اللہ نصیب کرے، خدا آپ کے سب امور حل و آسان کرے گا“۔ (مکتوب نمبر: ۱۲۳)

۹۔ اعتدال کی تعلیم

آپ نے اپنے محبوبوں کو دین و دنیا کے معاملات میں اعتدال اختیار کرنے اور

تمام حقوق کی بطور احسن ادائیگی کی تعلیم فرمائی:

”مگر آپ بھی اپنے حکومتی کاموں میں ساعی اور امانتدار زیادہ تر رہیں۔ اللہ تعالیٰ دو جہان کی کامیابی عطا فرمائے گا آمین“۔ (مکتوب نمبر: ۱۰۳)

”اور مکرر عرض کہ آپ ہر کام بتوکل کامل خداوند کریم کو سپرد کر باتسلی و تسکین سعی بلیغ کریا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب مشکلیں دو جہانی حل فرمائے گا“۔

(مکتوب نمبر: ۸۹)

”اور ادائے قرض، آپ کی شفاء مرض کے لیے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء اور آپ بھی کچھ سعی کریا کریں اور دو جہانی حساب میں اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے“۔ (مکتوب نمبر: ۱۰۹)

الغرض یہ آپ کی تعلیم کا اعتدال ہی ہے کہ آپ نے دنیاوی فلاح کے ساتھ اخروی فلاح اور ذات ربانی کے وصل کے حصول کو بھی فراموش نہ کرنے کی تعلیم دی:

”اور اس جانب سے واسطے حل جملہ امورات دو جہانی و شفاء جسمانی و روحانی و وصول حصول واصلی جاودانی کے لئے دعا“۔ (مکتوب نمبر: ۳۰)

۱۱۔ مریدوں سے تعلق کی نوعیت

آپ کا اپنے مریدوں سے تعلق محبت اور شفقت پر مبنی تھا۔ آپ نے کبھی بھی اپنے وابستگان کو مرید کے عنوان سے مخاطب نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ سنگی (دوست) کے لفظ سے یاد فرمایا۔ اپنے ایک محبت کے نام آپ کی اس تحریر سے آپ کے محبت پر مبنی تعلق کی وضاحت ہوتی ہے:

”اس بے ہجج کا جو اتحاد قلبی آپ لوگوں کے ساتھ ہے خود آپ صاحبان کو

معلوم ہے۔ محبوب حقیقی اس اتحاد کو دن بدن بڑھاوے اور ابدالآباد تک قائم رکھے
آمین ثم آمین۔ (مکتوب نمبر: ۵۷)

”وآئندہ تا بزیت بلکہ بقیامت ہم اتحاد و محبت قلبی را بترقی و برضا قادر
تعالی قدرت دادہ نصیب کند و بکند انشاء اللہ تعالیٰ۔ و آئیندہ ہم آنجناب تکاسل
اس جانب را از خیال دور کرڈ۔ (مکتوب نمبر: ۶۵)

(اس طرف سے آپ کو بھول جانا محال ہے۔ اور آئندہ بھی تا زندگی بلکہ قیامت
میں بھی اللہ تعالیٰ ہمارے اتحاد اور محبت قلبی کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اور انشاء
اللہ ترقی عطا فرمائے گا۔ اور آئندہ آپ بھی اس جانب سے سستی کا خیال دور
کردیں۔)

آپ نے اپنے محبوبوں کو بھی اس امر کی تلقین فرمائی کہ وہ اس نسبت کا لحاظ رکھیں:

”آپ کو چاہیے کہ یہ تینوں لحاظ رکھ کر یعنی ایک دین محمدی، دوسرا والد
صاحب کا، تیسرا اس بے بیچ کے تعلق کے شرم (کی وجہ) سے نماز وغیرہ سب امور
دینیات کے پابند ضرور بر ضرور رہا کریں۔ (مکتوب نمبر: ۸۱)

آپ نے کبھی کسی مرید پر کسی معاملے میں جبر نہیں فرمایا بلکہ وسعت و شفقت کا
سلوک اختیار فرمایا:

”اور مکرر یہ کہ اگر امکان اور وسعت اور محبت ہو تو تفسیر رؤفی اردو خرید کر
عنایت رحمت فرمانویں کہ اس بے بیچ کے مدرسہ میں اور اس بندہ کو بھی اس تفسیر
کی زائد از زائد حاجت ہے۔ والاخیر۔ (مکتوب نمبر: ۹۱)

یہ آپ کی شفقت ہی تھی کہ آپ نے ہمہ وقت اپنے زندہ اور وفات شدہ
وابستگان کو یاد رکھا:

”اور زندوں کے لیے راہ ہدایت حقی و حقیقت محمدی و شہود وصلی اصلی کی

دعاء ثم الدعاء۔ وفات شدگان کی مغفرت کے لیے بھی۔“ (مکتوب نمبر: ۳۸)

۱۲۔ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کی اشاعت کی تلقین

مجموعہ صلوات الرسول ﷺ شریف آپ کی وہ تصنیف ہے جس کی اشاعت کا

اہتمام آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں فرمایا۔ یہ درود شریف کے ساتھ آپ کا عشق تھا کہ

آپ نے اپنے محبوبوں کو اس کی اشاعت کو ہر کام پر ترجیح دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت حافظ

سید احمد شاہ سریکوٹی کے نام آپ لکھتے ہیں:

”اور جن صاحبان نے بغلبہ محبت اگر اس جانب کے لیے کوٹ وغیرہ کپڑا

خریدنا چاہا ہے۔ وہ ہرگز نہ خریدیں اس واسطے کہ یہ رقم بھی درود شریف پر ہی

خرچ کریں اور جو جو محبت ہو سب کچھ درود شریف پر خرچ کریں زیرا کہ ”اس

بے بیج کا وجود من ماسوی اللہ سے بے طلب و بے غرض ہے۔“

(مکتوب نمبر: ۱۲)

حضور چھوہرویؒ کا طریق تربیت

آپ کے مکاتیب کا مندرجہ بالا تجزیہ اس امر کو واضح کرتا ہے کہ آپ کی

تعلیمات میں وصال حق اور معرفت و عرفان کے حصول کا وہ موثر اور زود رساں طریق

موجود ہے جس پر چل کر اس پر فتن دور میں سالکان حق پورے یقین کے ساتھ اپنے سفر

لریقت کو طے کر سکتے ہیں۔ حضور چھوہرویؒ کے طریق تصوف کے نمایاں اجزاء یہ ہیں:

۱۔ شریعت و طریقت کی پابندی

۲۔ استحکام نسبت و تصور

۳۔ پاس انفاس

۴۔ تصحیح خیال

۵۔ مجاہدہ

آپ کے طریق کے ان پانچ بنیادی خصائص کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ شریعت و طریقت کی پابندی

شریعت و طریقت کی پابندی آپ کے محبوبی طریقہ کا اولیٰ مرحلہ ہے۔ جس کی تفصیل مکاتیب میں جا بجا موجود ہے۔ مجموعہ صلوات الرسول کے جزو ۲۰ کے صفحہ ۷ پر آپ فرماتے ہیں:

اللَّهُمَّ نَبِّتْنِي عَلَى شَرِيْعَتِكَ الْفَرَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ الْأَكْمَلِيَّةِ وَ طَرِيْقَتِكَ
الْمُوْصَلَةِ إِلَى الْمَقَامِ الْاِحْدِيِّ التَّوْحِيْدِيِّ بِحُرْمَتِهِ وَعِزَّتِهِ وَ شَرَفِهِ وَ قَبُوْلِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

(۷:۲۰)

” اے اللہ! مجھے حضور اکرم ﷺ کی روشن و کامل شریعت پر ثبات عطا فرما اور آپ کی طریقت پر جو مقام احدی توحیدی سے واصل کرنے والی ہے۔ اے اللہ میری دعا کو آپ ﷺ کی عزت، شرف اور قبولیت کے طفیل قبول فرما۔“

۲۔ استحکام نسبت و تصور

اس سے مراد آپ سے تعلق ارادت کی وابستگی اور پختگی ہے۔ آپ کے اپنے فرمان ”قرب جانی رابعد مکانی نیست“ کے مصداق یہ تعلق زمانی اور مکانی حد بندیوں سے ماوراء ہے۔ جس کا عملی مظہر یوں سامنے آیا کہ لاکھوں اہل رنگون و بنگال سے صرف رومال

پر بیعت لے کر ہزاروں میل دور ہوتے ہوئے بھی انہیں رشد و ہدایت کا وہ فیضان عطا فرمایا جس نے ایک عالم کی کایا پلٹ دی۔ حضرت قاضی شمس الدین شاہ صاحبؒ کے نام ایک مکتوب میں (مکتوب: ۵۶) آپ نے غائبانہ بیعت کا طریق تعلیم فرما کر بارگاہ چھوہرویہ کے فریفتگان کو وابستگی کی رمز سے آشنا کر دیا۔

صرف بیعت نہیں بلکہ اس کا استحضار و استحکام ہی اکسیر اصلی ہے۔ اس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”تصور طلب وصل محبوبی را، اہل عشاقان، و عارفان سے فرمائید، و طلب محبوب حقیقی و حقیقت محمدی، بر ہر طالب حق، برائے معشوق مطلق، صادر در ہر خاندان، اعنی، قادریہ محبوبیہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ، وغیرہم بلکہ در اویسیہ ہم جائز بلکہ لازم و واجب است، بحکم و الحقنی بالصالحین۔“

(مکتوب نمبر: ۶۳)

(تصور اور محبوب کے وصل کی طلب اہل عشق اور اہل معرفت کرتے رہتے ہیں۔ اور محبوب حقیقی اور حقیقت محمدی کی طلب ہر طالب حق پر معشوق مطلق کے لئے ہر خاندان یعنی قادریہ محبوبیہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ، وغیرہم بلکہ اویسیہ میں بھی جائز ہی نہیں بلکہ لازم و واجب ہے۔ بحکم ارشاد ربانی و الحقنی بالصالحین۔)

اور یہ تعلق و ربط یک طرفہ ہرگز نہیں، آپ نے

”اس بے بیچ کا جو اتحاد قلبی آپ لوگوں کے ساتھ ہے خود آپ صاحبان کو

معلوم ہے۔ محبوب حقیقی اس اتحاد کو دن بدن بڑھاوے اور ابدالآباد تک قائم رکھے

آمین ثم آمین۔“ (مکتوب نمبر: ۵۷)

فرما کر اپنے فریفتگان و مجبان کو اس معیت کی نوید عطا کی جو وصل اصلی کے حصول کی ضامن ہے۔

۳۔ پاس انفاس

تصور شیخ کے ذریعے استحکام نسبت، ربط قلبی اور الحاق اصلی کے بعد اگلا ضروری امر جس پر آپ کے ہاں بہت تاکید ملتی ہے وہ 'دم' کی قدر و قیمت ہے:

دم بدم دم را غنیمت داں و ہدم شو بدم
واقف دم باش دم را دمبدم بیجا دم

(ہر وقت دم یعنی سانس کو غنیمت سمجھو اور حضور قلب کے ساتھ اس کے ہدم بن جاؤ۔
دم کی اہمیت سے آگاہ ہو جاؤ اور کسی بھی وقت دم کو ذکر الہی سے خالی نہ رکھو۔)

یعنی زندگی کا ایک سانس بھی یاد الہی سے خالی نہ ہو۔ آپ نے کسی بھی سانس کے ذکر سے خالی رہ جانے کو کبیرہ گناہ بلکہ اکبر الکبائر شمار فرمایا:

”حضرتا! بخیاں حال خود محبت شدہ را در ذات محبوب حقیقی فانی شدہ بقا باللہ
حاصل کردہ، بکثرت پاس انفاس باسم ذات شریف در ہر آن فان شاغل باشید۔ و
غفلت ازیں را گناہ کبیرہ بلکہ اکبر الکبائر بشمیرید۔ و ہرگز، ہرگز، ہرگز تکاسل و
تغافل نہ فرمائید۔ (مکتوب نمبر: ۶۳)

(حضرتا! اپنے حال پر خیال کرتے ہوئے محبوب حقیقی کی ذات میں فنا ہوتے
ہوئے بقا باللہ کو حاصل کریں۔ اسم ذات شریف کے ساتھ پاس انفاس کی کثرت
میں ہر آن فان میں مشغول رہیں۔ اور اس سے غفلت کو گناہ کبیرہ بلکہ کبیرہ سے
بھی بڑا گناہ سمجھیں اور ہرگز، ہرگز، ہرگز اس میں سستی اور غفلت نہ کریں۔)

آپ کے نزدیک پاس انفاس کا مقصود انانیت موہومہ کی نفی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”آپ بعد از ادائے وظائف مکتوبی و معمولی وغیرہ کے سے اب اپنی غیریت و انانیت وقاذورات بشریت من کل الوجوه فنا کر کے، بمعیت بقا باللہ میں ہو ہو بکثرت کر کر، ہو ہو ہو، بوحدت واحد ہو کر بسا کریں، بس بس یہ جائے ادب ہے، اللہ بس غیر اللہ ہوں“۔ (مکتوب نمبر: ۱۳۱)

پاس انفاس کا مقصود اس منزل کا حصول ہے جہاں وہ ’تصور‘ جس سے سفر کا آغاز ہوا تھا، مبدل بہ ’حقیقت‘ ہو جائے:

”وآنکہ ازیں جانب بعد الوفا دعا کہ ’بہر جائیکہ باشی با خدا باش‘، بہر دم، و ہر آنہ فنا، و دم بدم معیت ایزدی راذوق دادہ، محویت نوری، حاصل بکنید کہ ”تا کہ نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری“، و رضاء اس خاکسار، ہم دریں، و در ترقی ازیں باشد، بالخصوص کثرت ذکر جہری و پاس انفاس و تصور را یکدم از دم جدا نہ کردہ با خدا بمانید کہ عند اللہ زندگی بس ہمیں است، پس بس“۔ (مکتوب نمبر: ۲)

(اور یہ کہ اس جانب سے ہزار بار اس دعا کے بعد کہ آپ جہاں بھی رہیں با خدا رہیں عرض ہے کہ ہر دم اور ہر آن فان میں ہر دم کے ساتھ اللہ کی معیت اور ذوق میں رہیں اور نوری محویت کو حاصل کریں ”تا کہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ میں اور ہوں اور تو اور ہے“۔ اور اس خاکسار کی رضامندی بھی اسی حال کی ترقی میں ہے بالخصوص ذکر جہری کثرت کریں اور پاس انفاس اور تصور کو اپنے سے ایک لمحہ کے لئے بھی جدا نہ کریں ہر وقت با خدا رہیں کہ اللہ کے نزدیک اسی کا نام زندگی ہے اور بس۔)

۴۔ تصحیح خیال

اہل طریقت اس امر پر متفق ہیں کہ سالک کے لئے اولین خطرہ وہم اور تشکیک کی تاریکی ہے۔ جب تک سالک کی فکر خطرات، وسوسوں اور اوہام و شکوک سے مبرا و منزہ نہ ہو جائے وہ خیالی خیال سے حقیقت کی طرف سفر نہیں کر سکتا۔ مجموعہ صلوات الرسول میں آپ نے اس بنیادی نکتے کو کئی پیرائے میں بیان فرمایا ہے۔ یہاں ایک حوالہ دیا جاتا ہے:

إِلَهِي قَدْ تَمَّتِ الْحَرَكَاتُ فِي الشَّخْصِيَّاتِ وَ السَّكِينَاتِ فَكَمَلَنِي
الآنَ وَ الْآتِي حَتَّى اتَّصَرَّفَ كُلًّا فِي مَرْكَزِهِ وَ مَحَلِّهِ مَعَ بَصِيرَةٍ عَرَّافَةٍ
لِجُزْئِيَّاتٍ لِأَحْقَةِ مُنْذَرَجَةٍ تَحْتَ وَ لَآيَةٍ كُليَّةٍ بِحَيْثُ يُوَافِقُهَا الْوَلَايَةُ
الْأَقْطَابِيَّةُ وَ الْاَوْتَادِيَّةُ مَعَ فُنُونِ طُرُقِهَا طَاوِيَّةٌ لِعِلْمِي الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ مِنْ
ظَاهِرِهِمَا ۝

اللَّهُمَّ كَمِّلْ أَوْقَاتِي وَ تَمِّمْ اِنَاتِي بِحَيْثُ تُخَالِصُهُ عَنْ تَشْوِيْشَاتِ
خَطَرَائِي وَ وَسَاوِسِ خَنَاسِي ۝

اللَّهُمَّ بِنُورِكَ السَّاطِعِ فِي بَدْنِي حَتَّى تَمَلَأَ عُرْوَقِي وَ اَمْعَانِي وَ
يَخْرُجَ مِنْ حَدَقَةِ بَصْرِي شُعَاعٌ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ وَ يَصِيرُ نَحْوَ الْعَلِيِّ
غَدَاءً لِمَنْ يُقَابِلُ بِهِ وَ يَسْتَرْشِدُ مِمَّا مِنْ اِعْطَائِكَ وَ اِقْدَارِكَ (۲۳:۲۹)

”اے اللہ! تمام شخصیات اور ان کے لئے باعث تسکین امور پر مبنی سرگرمیاں پوری ہو گئیں۔ پس اب مجھے بھی مکمل فرما دے کہ میں ہر ایک (امر) میں اس کے (اپنے) مرکز و محل (وقوع) تک رسائی پاتے ہوئے تصرف کر سکوں۔ اس طرح کہ مجھے وہ روشن بصیرت میسر ہو جو ہر امر کی جزئیات سے متعلق ہے اور ولایت کلی کے تحت موجود ہے۔ مجھے وہ معرفت دے جو ولایت اقطابی و

اوتادی کے تمام طرق کی جزئیات کے موافق ہو۔ جو ان دونوں (ولایتوں) کے ظاہر کے لحاظ سے میرے علم سے ظاہراً اور باطناً مخفی ہے۔

اے اللہ! میرے وقت کو مکمل کر دے اور مرے ہر لمحہ کو اس طرح پورا کر دے کہ وہ میرے خیالات کی تشویش اور میرے خناس کے وسوسوں سے پاک ہو جائے۔
اے اللہ! اپنا روشن نور میرے بدن میں جاری و ساری فرما کہ اس سے میری رگیں اور عضلات معمور ہو جائیں اور میری آنکھوں کی سیاہی سے وہ شعاع نکلے جو ہر شے کا احاطہ کرنے والی ہو اور میرے سامنے آنے والا ہر بے مقصد راستہ (امر) باثر ہو جائے۔ اور میں تیری عطا اور قدرت و غلبہ سے ہی یہ ہدایت طلب کرتا ہوں۔“

۵۔ مجاہدہ

سالک کی زندگی میں مجاہدہ ہی وہ دستک ہے جس سے باب مشاہدہ وا ہو سکتا ہے۔ باب مشاہدہ کے وا ہونے کے بعد مقام مشاہدہ پر قیام و دوام بھی مجاہدہ کا متقاضی ہے۔ حضور چھوہروئی کی زندگی ایسے محیر العقول مجاہدات سے پُر ہے جن کا تصور بھی محال ہے۔ آپ کے مجاہدات حصول وصل کے امین اور سالک کو فراق و ہجر کی وادیوں سے نکالنے والے ہیں۔ اس کی اولیں تائید آپ کے الہامی وظیفہ ”اصل اصول شریف“ سے ہوتی ہے جو اپنے نام سے ہی وصلِ اصلی کا اظہار کر رہا ہے۔ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ میں آپ فرماتے ہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً يَصِلُ
بِهَا فِرْعَوْنُ إِلَى أَصْلِي وَبَعْضِي إِلَى كُلِّ لَتَّحِدُّ ذَاتِي بِذَاتِهِ وَصِفَاتِي
بِصِفَاتِهِ۔ (۲: ۳۰)

”اے اللہ! ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی آل پر ایسا درود بھیج کہ اس سے میری فرع میری اصل سے مل جائے اور میرا بعض میرے کل سے مل جائے کہ میری ذات ان کی ذات اور میری صفات ان کی صفات (کی قربت) کو پالے۔“

آپ نے اپنے محبوبوں کو اصل اصول شریف، اسمائے حسنی، کبریت احمر، درود مستغاث اور کئی دوسرے اوراد و وظائف کی اجازت عطا فرمائیں۔ اور انہیں ایک مربوط و منظم سلسلہ مجاہدہ سے گزرنے کی تربیت دی۔ جو سالکان راہ حقیقت کے لئے اب بھی زاد راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

الغرض آپ کے فیوضات و انعامات اور توجہات اب بھی اپنے مہمان و فریفتگان کے لئے اسی طرح عام ہیں اور آپ کی شفقتیں اپنے متوسلین پر سایہ فلکن ہیں:

الہی بحرمة عبدالرحمن غوث کونین
هو شیخ المعظم ذوالفعال

حضور چھوہرویؒ کے مکتوبات کا یہ مختصر تجزیہ تاریخ تصوف میں ان مکتوبات کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ ان مکتوبات کی اشاعت سے نہ صرف اہل طریقت اور آپ کے وابستگان کو راہ سلوک کی تفصیلات سے آگہی ملے گی بلکہ اسلام کے نظام روحانیت کے بنیادی تصورات اور تعلیمات کی توضیح و تشریح اور عملی اطلاق کے امکانات بھی روشن ہوں گے۔ خطوط، خط لکھنے والے کے طرز فکر، عملی رجحانات اور احوال و اعمال کے عکاس ہوتے ہیں۔ صوفیائے اسلام میں حضور چھوہرویؒ کے امتیازی مقام اور آپ کے طریق تربیت کی ندرت و عدیم المسئیت کی تفہیم بھی ان مکتوبات سے ممکن ہو سکے گی۔

یہ تمام مکتوبات قلمی نسخوں سے مرتب کئے گئے ہیں۔ جن کا اولیں ماخذ حضرت علامہ محمد عباس خان قادریؒ کی تصنیف کردہ ”سیرت رحمانیہ“ ہے۔ سیرت رحمانیہ کے کئی

حصوں تک رسائی حضرت علامہ محمد عباس خان قادریؒ کے صاحبزادے مخدومی محترم بشارت احمد خان صاحب، باغ، آزاد کشمیر کی رہن منت ہے جن کی شفقت اور تعاون میسر نہ آتا تو مکتوبات کی ایک بڑی تعداد شامل اشاعت نہ ہو سکتی۔ چونکہ یہ مکتوبات قلمی نسخوں سے مرتب ہوئے، سوا کثر مقامات پر قرأت متن کا مسئلہ پیش آیا۔ جس جگہ متن بالکل نہیں پڑھا جا سکا، وہاں۔۔۔۔۔ لکھ دیا گیا تاکہ اس امر کا تعین ہو سکے کہ یہاں متن کا کچھ حصہ محذوف ہے۔ متن کی قرأت و تصحیح میں محترم طاہر منظور صاحب کی معاونت مسلسل میرے شامل حال رہی۔ ان کی حوصلہ افزائی اور مسلسل ترغیب اس کتاب کی بروقت تدوین کا موجب بنی۔ خطوط میں کہیں کہیں ایسے الفاظ استعمال بھی ہوئے جو بنیادی طور پر ہندکو زبان کے الفاظ تھے یا وہ توضیح طلب تھے، ان کی قوسین میں وضاحت کر دی گئی ہے تاکہ قاری بآسانی مفہوم سمجھ سکے۔ خطوط کی تحریر کے وقت کا تعین بھی ایک اہم معاملہ تھا لیکن اکثر خطوط پر تاریخ نہیں لکھی گئی تھی، لہذا اس کے لئے خطوط پر محکمہ ڈاک کی مہر کی تاریخ کو بھی شامل اشاعت کر دیا گیا ہے تاکہ قارئین اس امر کا تعین کر سکیں کہ خطوط کس مدت کے دوران تحریر کئے گئے۔ اس کتاب میں جہاں کہیں بھی مجموعہ صلوات الرسول ﷺ سے عبارات دی گئی ہیں ان کا حوالہ نمبر غیر مترجم نسخہ سے دیا گیا ہے کیونکہ غیر مترجم نسخہ اکثر احباب کے پاس موجود ہے۔ مفہوم بھی سلیس، متن سے مربوط اور قابل فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ حتی الامکان اس امر کو یقینی بنایا گیا ہے کہ تمام میسر تحریریں شامل اشاعت ہو جائیں، تاہم اگر قارئین کے پاس حضور چھوہرویؒ کے مکتوبات یا اس نوعیت کے آثار سے کچھ بھی موجود ہو تو راقم کو ضرور فراہم کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں انہیں بھی کتاب میں شامل کیا جاسکے۔

کتاب ہذا کو مرتب کرنے کے بعد راقم نے کتاب کا مسودہ حضرت قبلہ صاحبزادہ احمد الرحمن صاحب، دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین دربار عالیہ چھوہر شریف،

حضرت سید طاہر شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین دربار عالیہ شتالو شریف سریکوٹ اور حضرت سید محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین دربار عالیہ سید آباد شریف کی خدمت میں پیش کیا، جن کی منظوری اور حوصلہ افزائی سے ہی اس کتاب کی اشاعت کا آغاز ہوا۔ میں محترم صاحبزادہ نور الحق قادری صاحب، رکن قومی اسمبلی پاکستان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے انتہائی مصروفیات کے باوجود میری استدعا پر مکتوبات رحمانیہ پر اپنے وقیع خیالات تحریر فرمائے۔ اسی طرح حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی نے باوجود علالت طبع کے پوری کتاب کا متن پڑھا اور کلمات تقریظ عنایت فرمائے۔ محترم محمد سہیل عمر صاحب، ڈائریکٹر، اقبال اکادمی پاکستان کا بھی بطور خاص شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود مکتوبات رحمانیہ پر اپنی قیمتی رائے عنایت فرمائی۔

امید ہے کہ حضور چھوہرویؒ کے مکتوبات اور ملفوظات کا یہ مجموعہ قارئین کے لئے آپ کی تعلیمات و افکار کو سمجھنے میں مدد و معاون اور تصوف کے ذخیرے میں ایک قابل قدر اضافہ ثابت ہوگا۔ بارگاہ الوہیت میں دعا ہے کہ حضور چھوہرویؒ کے مکتوبات کا یہ مبارک مجموعہ خاکسار کے لئے دنیا و آخرت میں 'نوراً یمشی بہ فی الناس' کا موجب بنے۔

عجب کیا گر مہ و پرویں مرے نچیر ہو جائیں

کہ بر فتراک 'صاحب دولتے' بستم سر خود را

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

لاہور

۹۔ مارچ ۲۰۰۶ء

حضرت غوث زماں خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ

کی قلمی تحریر کا عکس

تسلیم ماوجب

راضی ہوں اور بس میں صنم جسمیں ہدی تیری پنا

پہیر

قوت لایعوت من اکل اخلال مع الصائم

از عبدالرحمن بحسب خاص و خاصا انعام میں جناب مولوی صاحبہ ام محمد حکیم فی اللہ

تسلیم

و انک کر لیکر فضل رحمت معدر رحمت شد و ماسوی قبیلہ کھواس کمر لنگا
شغل اس وقت شریفین کے بسطرح حفا و مکتب کا علیہ حاصل کورت کرنی
مماز با جماعت پڑھنا اور اس جانب کے دعائے اللہ عامیں زید الرحمن چھوہروی

حصہ اول

مکتوبات

مکتوبات بنام

حضرت علامہ حافظ سید احمد شاہ قادری

سریکوٹی^ر خلیفہ رنگون

مکتوب نمبر: ۱

از حضور والا شان قبلہ دو عالم صاحب مدظلہ ﴿در بار عالیہ﴾ از چھوہر شریف ہزارہ

بکضور والا شان جناب حضرت مولانا مولوی صاحب دام اقبالہ

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ، الحمد للہ علی کل حال ۞ آپ

کے کئی نوازش نامے شرف صدور ہو کر باعث سرور ہوئے لیکن جناب حضرت قبلہ دو عالم

صاحب مدظلہ کی بیماری طویلہ کے سبب اور ان کی بیماری کے اثناء میں جناب حضرت

صاحبزادہ صاحب قبلہ و کعبہ، مولانا حضرت جن صاحب بھی بیمار بہ بیماری تپ محرقہ

وسرسام وغیرہ ہوئے۔ جس سے صدمے پر صدمہ واقع ہوا۔ چنانچہ ان کی بیماری سے حضور

کو ازسرنو بیماری ہوئی۔ مگر الحمد للہ اب بفضلہ تعالیٰ ہر دو قبلہ دو عالم کو اس بیماری مہلکہ سے

صحت ہے۔ لیکن ضعف اور کمزوری از حد ہے۔ چنانچہ اب بھی نمازیں اشارت سے ہی ادا

کی جاتی ہیں۔ مگر روز بروز صحت رونما ہے۔ گویا باری تعالیٰ نے حضور کو صحت عطا فرما کر ہم

مجان کو کیا، بلکہ کل خلق اللہ کو ازسرنو زندہ کیا۔ الحمد للہ آلف، آلف مرہ، لہذا آپ

کو اور جناب محبت حضوری عبدالحمید صاحب کو جواب خطوط ہا سے قاصر رہا خفگی نہ فرمانویں۔

حکم جناب حضرت قبلہ دو عالم مدظلہ العالی

السلام علیکم، دعاء بتوجہ ہے کہ باری تعالیٰ آپ کو دونوں جہان میں ترقی اقبال و رضائے خود میں رکھے مارے، اٹھاوے، موافق قول خود رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ اور آپ کے مقاصد دینی و دنیوی، ظاہری و باطنی، موافق رضا اپنی کے حل فرماوے اور عشق، ذوق و شوق، لذت اپنے وصل اصل کی عطا فرماوے، اللہم آمین یا رب العلمین، بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

میری سخت بیماری میں آپ کی جانب سے مبلغ پندرہ روپیہ اور محمد خاص جناب عبدالحمید خان صاحب کی طرف سے مبلغ پندرہ روپیہ بذریعہ تار موصول ہو کر لنگر میں خرچ ہوئے۔ اور خط رجسٹری پہلے میں سے تین روپے کے نوٹ آپ کے اور عبدالحمید خان صاحب کی طرف سے ایک لفافہ میں دو روپے کے نوٹ اور رجسٹری ثانی سے دو روپے کے نوٹ وصول ہو کر دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور عبدالحمید خان صاحب کو اس محبت کے صلہ میں اپنے قرب اور رضاء کا دونوں جہان میں معاوضہ اور بدلہ ضاعف، مضاعف، بلکہ اس سے زیادہ تر عطا اور نصیب فرماوے۔ اس طرف سے تعلقات قلبی، وابستگی دلی، آپ دونوں صاحبان کے حق میں روز بروز ترقی پڑے۔ ابوالخیر صاحب کو باری تعالیٰ جزاء خیر بخشے۔ حاجی عبداللہ صاحب، مستانا بشارت خان، ابوالخیر صاحب، امیر خان صاحب، مستفیض الرحمن وغیرہ سب مجبان کو السلام علیکم و دعاء ثم الدعاء ہے کہ باری تعالیٰ سب کو اپنی رضا مندی میں اور دونوں جہان کی سرخروئی میں رکھے اور ترقی بخشے۔ عنقریب سب مشتاقان کی بیعتوں کے واسطے رومال بیعتیہ بمعہ ترتیب ارسال خدمت ہوگا، تسلی رکھیں۔ قبل ازیں بیماری کے عذرات سے معذوری رہی اور جناب عبدالحمید خان صاحب کی جانب سے دارالعلوم کے واسطے خدمت عظیمہ مبلغ دس روپیہ بذریعہ تار کے پہنچ گئے ہیں۔ دعاء ہے کہ خان صاحب کو اللہ تعالیٰ درجات عظیمہ و رتبات عظمیٰ دونوں جہان میں عطا

فرماوے، آمین۔ مگر لائحہ باد کہ روپیہ بذریعہ تار کے نہ بھیجا جایا کرے کہ فضول خرچی ہے بلکہ منی آرڈر میں بہتر ہیں۔ اور جناب محمد عبدالحمید خان صاحب کے حق میں دوبارہ درخواست اس جانب سے دعاء خاص الاخص ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس امر میں خصوصاً اور باقی کل مطالب دینی و دنیاوی میں کامیاب فرماوے اور جناب خان صاحب نے اُس طرف کو تشریف آوری کا تحریر فرمایا ہے۔ انشاء اللہ بعد از صحت کاملہ از بیماری ملحقہ دیکھا جاوے گا کہ بیماری میں تسلی جانین میں قصور وارد ہوتے ہیں اور برخوردارم کے آنے کے متعلق غالباً ان کا آنا غیر ممکن ہے، بوجہ کم فرصتی وغیرہ کے۔ البتہ مولوی رحم خان صاحب بھیجے جاویں گے، انشاء اللہ تعالیٰ بعد از صحت۔ اور مولوی رحم خان صاحب یہاں موجود ہیں آپ کو بہت سلام عرض کرتے ہیں اور اس جانب سے جناب عبدالحمید خان صاحب کے گھر میں سلام اور بہت بہت دعائیں موصول باد۔ از امام الدین لالہ السلام علیکم قبول ہو۔

از حضور والا شان حضرت قبلہ دو عالم مدظلہ العالی چھوہر شریف

”آپ اپنے شغل اصلی کو نہ چھوڑیں اور محبوب حقیقی سے مکھ نہ موڑیں“

(یہ خط کاتب کا تحریر کردہ ہے)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲

هُوَ الْحَقُّ

من جانب حضور والا شان جناب حضرت قبلہ دو عالم مدظلہ از چھوہر شریف ہزارہ

ایہا ریح الصبا قم قم قیاما
الیٰ حبیبنا بلغ سلاماً

فقل بعد التحية و السلام
لقائك صار في قلبي دواماً

از عبدالرحمن چھوہرویؒ

حضرت اقدس مکرئی معظمی، مولوی صاحب دام محبتکم و ذوقکم و شوقکم

للہ (آمین)

السلام علیکم ورحمة اللہ و بركاتہ و علی من اتبع الهدی و علی من
تبعکم و علیکم السلام موافق سہنت خیر الانام علیہ التحیة والسلام

اما بعد السلام والدعا ثم الدعاء بالمحبة والذوق واللقاء فی الدارين
الفناء و البقاء بحرمت سيد الكونين صلى الله عليه وآله وسلم ومن الثقلين
والانبياء والصلحاء ۞ بان الحقنا والحقكم بالصالحين رضوان الله عليهم
اجمعين و احينا ولكم، و امتنا ولكم، و احشرنا ولكم و اقمنا ولكم و انظرنا و لكم
فی الدنيا و الآخرة بالرضاء و اللقاء و دوام فی الدنيا و الآخرة فی زمرة مرضاته
بمحبتك امين يا رب العلمين بحرمت سيد المرسلين صلى الله عليه وآله
وسلم ۞

وآنکہ ازیں جانب بعد الوفا دعا کہ 'بہر جائیکہ باشی با خدا باش، بہر دم، و ہر آنا
فانا، و دم بدم معیت ایزدی را ذوق دادہ، محویت نوری، حاصل بکنید کہ "تا کس نہ گوید بعد
ازیں من دیگرم تو دیگری"، و رضاء ایں خاکسار ہم دریں و در ترقی ازیں باشد، بالخصوص
کثرت ذکر جہری و پاس انفاس و تصور را یکدم از دم جدا نہ کردہ با خدا بمانید کہ عند اللہ زندگی
بس ہمیں است، پس بس۔

وآنکہ قبل ازیں منجانب آنجانب مبلغ پنج روپیہ و صہ (پانچ) روپیہ منجانب جناب

شیخ صاحب دستی وصہ دستی منجانب جناب بذریعہ دیگر مہربان ویک چٹائی بلنگر رسیدہ بودہ است و بذریعہ ڈاک بعین وقت عرس مبارک جناب حضرت قبلہ دو عالم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبلغ ۱۰ روپیہ رسیدہ بخرچ عرس مبارک داخل شدند۔ امروز یک چٹائی منجانب جناب ویک چادر صوفی منجانب محبی صادق جناب عبدالحمید خان صاحب دام اقبالہ رسیدہ منظور و مقبول درگاہ ذوالجلال باشد۔ و مجاہ را حصول درجات دو جہانی بالخصوص مقاصد ظاہری و باطنی و دنیوی و اخروی را معروض بہارگاہ مجیب الدعوات ہستم۔ بلکہ ایں خدمات کلیہ و جزویہ منجانب آنجناب اند، خداوند کریم منظور فرمایند۔ استقامت و محبت و رضاء خود، آنجناب را بالخصوص و بواقی اعتبارا عطا فرمائید۔ خدمات اوشاں را ذخیرہ باخرہ فرماید و مشکلات کل دنیوی و دینی را کفیل شدہ، اللہم آمین۔

قبل ازیں بیک کاغذ آنجناب بہ بیعت و وظائف چند مہبان نوشتہ بود۔ لیکن آں کاغذ از نظرم نامعلوم است۔ لہذا بکاغذ دیگر اظہار فرمایند و ضروری آنکہ دراں کاغذ یا بدیگرے آنجناب نوشتہ بود کہ چند مبلغات فرستادہ شوند، کہ ازاں بعد اد معلوم برخوردار محمد صالح طول عمرہ را او بعد ادی عہ روپیہ جناب والد صاحب رادادہ شوند۔ تاہنوز آں منی آرڈر بایں خاکساز رسیدہ است۔ ازاں ہم مطلع سازند۔ و گربایں جانب روانہ کردہ شدہ اند تا کوشش بہ پوسٹ آفس فرمائندہ شود کہ تاہنوز بہمان رسیدہ است۔ موجب تفتیش منی آرڈر کہ یکے کاغذ رساں ایں حلقہ بسرقتہ منی آرڈراں گرفتار حکومت شدہ است۔ و افسران تفتیش میکنند کہ شاید کسے منی آرڈر ایں جانب ہم گم شدہ باشد، تا برآمد میکنیم و دو منی آرڈر دیگر اں ویک ایں را شبہ است و رفع میشود۔ باقی سرکیوٹ خیریت است، باری تعالیٰ آئندہ ہم بخیریت گذراند آمین ثم آمین۔

جناب عبدالحمید خان صاحب بکاغذ نوشتہ کہ خدمات مدرسہ را ہم مد نظر دارم۔ جزاکم اللہ کہ عین رضا ایں جانب است کہ بر جناب ہویدا است کہ مدرسہ دارالعلوم، بہمہ

طرق محتاج است، بمکانات و کتب و بناء و اجراء اخراجات طلباء۔ ایں رآمد نظر داشتہ۔
 بخدمت ہر دو صاحبان یعنی بآنجناب و بجناب عبدالحمید خان صاحب تکلیف دادہ شود کہ
 بکامیابی مدرسہ دارالعلوم کوشش کردہ ماجور من عند اللہ شوید۔ و ایں فقیر را ممنون فرمائید۔ و اگر
 آنجناب اجازت فرمائید جناب مولوی رحم خان صاحب واعظ و برخوردار کلاں را ﴿روانہ﴾
 کردہ شوند چنانچہ قبل ازیں ہم نوشتہ شدہ بود و جمیع احباء دیدہ و نادیدہ را تسلیم و دعاء ثم الدعاء
 است۔ اور جناب کے نوٹ ایک ایک روپیہ کے پہنچ گئے اللہ تعالیٰ منظور فرمائے۔
 و جزاک اللہ فی الدارین خیراً ۱۰

خاکسار، تابعدار فرمائش چن عفی اللہ عنہ سے السلام علیکم

(از قلم حضرت قبلہ چن پیر صاحب)

ترجمہ:

اے نسیم صبح بیدار ہو کہ بیداری کا وقت ہے اور ہمارے حبیب تک
 سلام پہنچا اور سلام اور آداب کے بعد یہ پیغام دینا کہ اے ہمارے
 حبیب! آپ سے ملاقات کی تڑپ ہمارے دل میں ازل سے
 ہے۔

بحضرت اقدس مکرمی و معظمی مولوی صاحب اللہ تعالیٰ آپ کی محبت اور ذوق
 شوق اللہ کو دوام عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام اور دعا کے بعد یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین میں محبت ذوق لقا فنا
 اور بقا بحرمت سید کونین ﷺ اور بطفیل انبیاء و صلحاء عطا فرمائے اور یہ کہ ہمیں اور آپ کو
 اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملائے اور ہمیں آپ کو دنیا و آخرت میں زندگی موت حشر اور

قیام رضا کے ساتھ اور لقا کے ساتھ عطا فرمائے اور دنیا و آخرت میں اپنی محبت کے ساتھ اپنی رضامندی کے زمرے میں دائمی شمولیت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین
بحرمت سید المرسلین

اور یہ کہ اس جانب سے ہزار بار اس دعا کے بعد کہ آپ جہاں بھی رہیں با خدا رہیں عرض ہے کہ ہر دم اور ہر آن فان میں ہر دم کے ساتھ اللہ کی معیت اور ذوق میں رہیں اور نوری محویت کو حاصل کریں تاکہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ میں اور ہوں اور تو اور ہے۔ اور اس خاکسار کی رضامندی بھی اسی حال کی ترقی میں ہے بالخصوص ذکر جہر کی کثرت کریں اور پاس انفاس اور تصور کو اپنے سے ایک لمحہ کے لئے بھی جدا نہ کریں ہر وقت با خدا رہیں کہ اللہ کے نزدیک اسی کا نام زندگی ہے اور بس۔

اور یہ کہ اس سے پہلے آپ کی طرف سے مبلغ ۵ روپے اور ۱۰۰ روپے جناب شیخ صاحب کی طرف سے اور ۱۰۰ دستی دیگر مہربانوں کی طرف سے اور ایک چٹائی لنگر میں پہنچے ہیں۔ اور ڈاک کے ذریعے حضور قبلہ دو عالم وغوث الثقلین ﷺ کے عرس کے موقع پر مبلغ دس روپے پہنچے جو عرس مبارک پر ہی خرچ ہوئے۔ آج ایک چٹائی آپ کی طرف سے اور ایک چادر محبت صادق جناب عبدالحمید خان صاحب دام اقبالہ کی طرف سے پہنچیں اللہ رب العزت منظور و مقبول فرمائے۔ اور اہل محبت کے لئے دو جہان کے درجات کے حصول بالخصوص ظاہری و باطنی اور دنیاوی و اخروی مقاصد کی کامیابی کے لئے مجیب الدعوات کی بارگاہ میں عرض گزار ہوں۔ بلکہ یہ سب کلی و جزوی خدمات آپ ہی کی جانب سے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اپنی رضا و محبت و استقامت اور آپ کو بالخصوص اور تمام احبا کو عطا فرمائے۔ ان کی خدمات کو آخرت کا ذخیرہ بنائے اور ان کی تمام دینی و دنیاوی مشکلات کے لئے کفیل ہو۔ اللہم آمین۔

اور اس سے پہلے آپ کی طرف سے ایک خط میں چند محبوبوں نے بیعت و

وظائف کے بارے میں لکھا۔ لیکن وہ خط کہیں گم ہو گیا ہے لہذا آپ دوسرے خط میں تفصیل لکھیں۔ اور ضروری بات یہ کہ آپ نے لکھا کہ کچھ اشیاء آپ نے بھیجی ہیں اور یہ کہ ان میں سے کچھ تعداد برخوردار محمد صالح (اللہ اس کی عمر دراز فرمائے) کو دی جائیں اور دس روپے والد محترم کو دیئے جائیں۔ مگر تاحال اس خاکسار کو منی آرڈر نہیں ملا۔ اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ اگر اس طرف بھیج دیا گیا ہے تو اس کی تلاش کے لئے پوسٹ آفس رابطہ کیا جائے کہ تاحال ہمیں نہیں ملا۔ منی آرڈر کی اطلاع کے مطابق اس حلقہ کا ایک ڈاکیا منی آرڈر کی چوری کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے اور افسر اس سے تفتیش کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہمارے منی آرڈر بھی اس سے گم ہوئے ہوں اگر برآمد ہوئے تو ایک یہ اور دو دیگر منی آرڈر کا شبہ رفع ہو جائے گا۔ بقیہ سری کوٹ میں خیریت ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی خیریت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

جناب عبدالحمید خان صاحب نے خط میں لکھا ہے کہ وہ مدرسہ کے لئے خدمات پر ہی توجہ دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے کہ میری رضا اسی کے مطابق ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ مدرسہ ہر لحاظ سے مکانات، کتب، تعمیر، انتظام و طلبہ کے اخراجات کے حوالے سے محتاج ہے آپ اسے پیش نظر رکھیے گا۔ ہر دو صاحبان یعنی آپ اور عبدالحمید خان صاحب کی خدمت میں یہ تکلیف دی گئی ہے کہ مدرسہ کی کامیابی کے لئے کوشش کیجئے کہ اللہ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے اور یہ فقیر بھی اس کے لئے آپ کا مشکور ہوگا۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو جناب رحم خان صاحب اور برخوردار کلاں کو روانہ کیا جائے جیسا کہ اس سے پہلے لکھا گیا تھا۔ تمام دیدہ و نادیدہ احباب کے لئے سلام و دعا۔

☆☆☆☆☆

هُوَ الْحَقُّ

از حضور والا شان قبلہ و کعبہ دو جہان، رحمت رحمت للعلمین، مظہر اسرار ربانی، منبع انوار
رحمانی، جناب حضرت صاحب خواجہ بندہ نواز از چھوہر شریف

از عبدالرحمن چھوہروی

بکضور والا شان جناب سراسر فیض رحمانی حضرت مولوی صاحب زاد اللہ محبتہ

و لقائہ باللہ آمین

السلام علیکم، الحمد للہ علی کل حال ۵ آپ کی خیریت و ترقی اقبال
دو جہانی، از بارگاہ رحمانی، علی الاتصال مطلوب ہے عرض کہ الشکر للہ الودود کہ بیماری
مالحقتہ سے اب صحت ہے۔ الا قدرے علت کبھی کبھی نمودار، مگر الحمد للہ علی کل حال
شروع رمضان مبارک سے قبل ہفتہ قدرے بلا وسیلہ مسجد شریف تک جانا ہو سکتا ہے۔

بخدمت شریف محبی ام خاص الخاص جناب عبدالحمید خان صاحب زید اقبال
السلام علیکم و دعاء ثم الدعاء۔ و آنکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محبت نرالی کو روز افزوں ترقی
بخش کر نعم البدل عطا فرماوے۔ ماہ شعبان کے مبلغ دس روپے جناب خان صاحب مدوح
مذکور کے ہمراہ مبلغ دو روپیہ منجانب جناب مخلصی ام حاجی عبداللہ صاحب مدظلہ اور مبلغ پانچ
روپیہ جناب مکرمی ام خاص ابوالخیر صاحب اسم باسمنی کی جانب سے، مبلغ دو روپیہ برخوردار
عبدالغفور صاحب کی جانب سے روانہ ہم شعبان ۱۳۴۰ ہجری بدر العلوم مدرسہ اسلامیہ، ہری پور
کے واسطے اور تقرری ماہانہ قبل ازیں وصول ہوئے۔ اور منجانب آنحضرت والا منزلت، مبلغ
صہ (پانچ) روپے و از جانب حاجی عبداللہ صاحب مبلغ دو روپیہ بذریعہ رجسٹری و مبلغ دو
روپیہ از لفافہ از جانب محبی ام خان بہادر خان یا کون (کوئی دیگر) صاحب اور ایک روپیہ

بذریعہ لفافہ مرسولہ آنجناب فیضماآب بنام برخوردارم کلاں، ایں ہمہ خدمات ثانیہ لنگر میں صرف ہو کر اس جانب سے جناب عبدالحمید خان صاحب و اُن کی اہلیہ صاحبہ، جناب ابوالخیر صاحب، جناب عبدالغفور صاحب، جناب حاجی عبداللہ صاحب وغیرہ سب صاحبان اویسہ کو السلام علیکم۔ اور مخلص بحضرات مہبان و ممدان مدارالعلوم اسلامیہ السلام علیکم۔ و دعاء تم الدعاء کہ اللہ تعالیٰ ان سب صاحبان کو اپنی محبت، عشق میں رکھے، مارے وحشر ہو۔ یہی بلکہ اعزاز دو جہانی نعم البدل ہو اللہم آمین۔ آئندہ اللہ تعالیٰ ان سب صاحبان کو خاصہ و آنجناب کو خاصہ الخاصہ بالخصوص عشق محبوب حقیقی و وصل اصل میں ترقی بہ ترقی، نعم البدل دارین میں عطاء و نصیب و ذخیرہ فرماوے، اللہم آمین۔ و تجميع ابناء واجبه تسلیم، آج مورخہ ۷ ارمضان مبارک ۱۳۴۰ھ کو مبلغ پانچ روپیہ جناب مکرم ابوالخیر صاحب دو روپیہ حاجی عبداللہ صاحب، دو روپیہ برخوردار عبدالغفور صاحب کی جانب سے چندہ جاریہ مدارالعلوم بمہ ماہ رمضان المعظم ۱۴۰ھ وصول ہوئے۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیر الجزاء ﷺ یہ سب آپ کی ہی مہربانی ہے اور بالخصوص ایک مشورہ آنجناب کی خدمت اقدس میں عرض ہے کہ اگر مناسب ہو تو آپ فکر فرمانویں ورنہ خیر، کہ

درود شریف جو اس جانب کی بہت ہی مدت کی کوشش و جانفشانی و خونریزی سے تمیں پارہ ہا میں تیار مطابق پارہ ہا قرآن پاک کے، کہ ہر پارہ قرآن شریف کے پارہ کے برابر یا کچھ ورق، صفحہ زیادہ ہوگا جو جناب کی نظر مبارک سے بھی غالباً کہ گذرا ہوگا، جس کا استعمال عرس مبارک حضرت شاہ جیلانؒ پر کیا جاتا ہے۔ پہلے سے بھی خیال بہت تھا کہ یہ درود شریف افادہ و رفاہ عوام کے واسطے چھپ کر شائع ہو جاوے۔ لیکن بالخصوص اس بیماری کلاں میں از حد خیال افسوسناک پیدا ہو گیا ہے کہ زندگی میں یہ التجا پوری ہو جاوے۔ اگر اُس محبوب حقیقی کو مطلوب ہو تو افسوس باقی نہ رہے گا۔ تو ساتھ ہی توکل علی اللہ پر آپ کی جانب خیال گذرا کہ اگر آں حضرت کسی تاجر کو حقوق تالیف بخش کر یا کسی اور صورت چندہ

سے، کوشش و سعی فرمائیں تو الاتمام من عند اللہ ”کار ساز کار مادر کار ما“ کے مصداق باری تعالیٰ منظور فرماوے۔ توڑ ہے قسمت و سعادت جانہین فی الدارین کا مورد بنیں۔ باقی دعاء ثم الدعاء۔ آپ کی اور جناب ابوالخیر صاحب کی خوابات کا ظہور و تعبیرات، عشق و وصال، محبوب و مطلوب حقیقی سے معتر و متور ہوں، جواب طلب اور مجھے خدا کے ہی سپرد کریں۔ آپ کے خیالات جو میری جانب سے پراگندہ ہیں آپ کو نصیب ہوں۔ (یعنی آپ نے بیداری یا رویاء میں جو خیالات عشق و وصل مجھ سے قائم کئے ہیں ان کی برکت آپ کو نصیب ہو اور یہ جذبہ عشق وصل الہی پر منتج ہو۔)

از عبدالرحمن چھوہروی

(یہ مکتوب حضرت جن پیر صاحب کے قلم سے لکھا گیا)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۴

ہر ہر دے وچ ہر ہر پایا، ہر ہر وچ ہر پایا میں
ہک محبت محبوب محبت، جب اپنا آپ گمایا میں

وہو العالم

عشق را نازم کہ یوسف را بازار آورد
شیخ صنعاء، زاہد را زیر زناں آورد
دار را معراج میدانند سرداران عشق
عشق کے ہر بوالہوس را بر سردار آورد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

بمحب خاص، خاص الخاص من حضرت جناب قاری حافظ مولوی سید احمد صاحب

دام محبتکم فی سبیل اللہ!

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ منجانین الحمد للہ علی کل

حال ۝ کہ آپ کی محبت اللہ کے ذریعہ اس سلسلہ قادریہ محبوبیہ اعظمیہ عالیہ میں

چند اشخاص خاص الخاص، اُس جانب کے داخل ہو گئے ہیں، والشکر للہ علی ذالک

وعلی کل نعمائہ تعالیٰ عزوجل۔ خداوند کریم بفضلہ و کرمہ آپ کو بمعہ خاص مہبان

وغیرہ جو محبت رکھنے والے اس طریقت و خاندان کے ہیں وہ مخصوص خدمت کنندگان کے دو

جہان میں باعزت عزت داران، خدا و رسول کے رکھے، مارے، و بزمرہ مہبوبان قیامت کو

اٹھاوے، آمین یا رب العلمین۔ اور جو کہ قبل اس کے نیاز نامہ بہ نسبت للہ طبع کرانے

درود شریف کے جس کی تالیف و تصنیف پر سالہا سال خرچ ہوئے ہیں۔ بمعہ خاص مہبان و

معاونان کے واسطے نفع خلق اللہ، اعلیٰ خاص و عوام کے تیس پاروں میں جمع کر کے تیار کیا

گیا ہے، اور ہر ایک پارہ، کلام اللہ شریف کے پاروں سے تخمیناً دو دو ورق زیادہ ہیں، شاید

جناب نے وہ درود شریف دیکھا بھی ہو گا اور یہ درود شریف کسی مالک مطبع کو دکھلایا نہیں

گیا۔ واللہ اعلم اس کے طبع کرانے پر کیا خرچ آئے گا۔ اور اس بے بیج کا ارادہ مصمم

ہے کہ اس کے خرچ کے واسطے بذریعہ چندہ کے جن جن صاحبان کی خدمت ہو ان کی للہ

مخنت میں کسی خیال کے سبب خطرہ اور خلل نہ واقع ہو۔ جو اللہ اللہ کرنے کرانے کا سلسلہ

وہاں بفضلہ و کرمہ تعالیٰ جاری ہوا ہے، اُس میں دن بدن، ترقی ہو اور ترقی جاری رہے،

آمین۔

اگر کوئی صاحب، صاحبان مہبان میں سے اپنی وسعت اور محبت سے چندہ عطا

کر کر جمع کر سکے تو وہاں ہی سے طبع کرایا جاوے۔ اگر وہاں نہ ہونے مطبع کے معذوری

ہو تو وہاں انہی صاحبان کے فرمانے کے مطابق بمبئی یا دہلی یا لاہور یا اور کسی صاحب مطبع کے باظہار راز، باشتہار، یا مقدمہ کے سے چھپوایا جاوے۔ اور اگر فرمائیں یہ ضعیف البدن بشرط زندگی و صحت اور تندرستی لاہور جا کر کسی تاجر کے ساتھ بہ تفصیل وغیرہ کے گفتگو طے کرے گا بعد عرض کی جاوے گی اور اگر فرمائیں تو سب تمیں پارہ ارسال عرض کر دی جائے گی۔ آپ کسی اور عالم کو ہمراہ کر کے صحیح من کل الوجوہ فرما کر طبع کرائے جائیں، وَالْآخِرُ، یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ﷻ اور آپ کو اتنی کسر نفسی کرنی نہ چاہئے کہ یہ بندہ آپ کے یہ الفاظ پڑھ کر بہت ہی شرماتا ہے زیرا کہ آپ میرے زائد از حد نازنین، مہربان و محبت دوست ہیں۔ و بخدمت مہربان خاص الخاص حاجی عبداللہ صاحب، مستان صاحب، عبدالحمید خان صاحب، ان کی اہلیہ صاحبہ، فاطمہ صاحبہ، خدیجہ صاحبہ، احمد صاحب، محمد صاحب، مستفیض الرحمان صاحب، حسن جمال صاحب، ابوالخیر صاحب، عبدالغفور صاحب، عبداللہ صاحب، تفضیل حق ڈاکٹر صاحب، خیر الزمان صاحب، علی اکبر صاحب، محمد علی صاحب، احمد صاحب، سلیمان شاہ صاحب، سعید اللہ صاحب وغیرہ وغیرہ جو جو صاحبان اللہ فی اللہ محبان و خدمت کنندگان اس بے ہیج کے ہیں اللہ تعالیٰ بفضلہ و کرمہ اس محض فی سبیل اللہ، اس محبت و خدمت کے عوض میں سراسر من کل الوجوہ فناء بخش کر بقا باللہ عطا فرماوے:

تو در و گم شو کمال این ست و بس
تو مہماں اصلاً وصال این ست و بس

برخورداران، محمود و آمنہ، اگر ہشت ہشت سالہ ہو گئے ہیں، فہو المراد، الْآخِرُ، واللہ یرہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم ﷻ یہ اس سند کے لیے عرض ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت الرضوان کے دن ایک صحابی کے فرزند ارجمند، ہشت سالہ کی بیعت قبول فرمائی تھی۔ معلوم ہوا بزمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیعت

سنت موکدہ تھی۔ اب بقرب قیامت یہ فرض قطعی ہے، اس قسم کے چند مسائل اور بھی اسانید شرعیہ سے ثابت ہیں۔ قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً و
تجمع اجباء درجہ بدرجہ بعد تسلیم ماوجب اس جانب سے سب کے لیے دعاء ثم الدعاء، اللهم
تقبلنا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم ۞

از عبد الرحمن چھوہروی بقلم خود

اور جو مولوی سعید اللہ صاحب کے دو بھائی وفات پا گئے ہیں ان کے واسطے اس
جانب سے دعاء اللهم اغفر لهما و اعف عنهما و ارحم عليهما و بجميع مشائخنا
و بجميع المومنين و المومنات و برحمتك يا ارحم الراحمين ۞
بندہ مسکین بیکس فضل سبحان سے دست بستہ السلام علیکم سب صاحبان کو بھی قبول

۹۰-

اور یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ چھتیس (۳۶) روپیہ فطرہ کا ہے۔ یہ آپ کو جو
روپیہ عید فطر کے دن سرسایہ کا ملا ہے وہ ہے یا اور کوئی کسی اور صاحبان کی جانب سے ہے؟
اور جس جس صاحب کو بحفظ غلبہ محبت، خدا و رسول کے ہو گئی ہو یا ہو، اُس اُس صاحب کو
ترقی (کے لئے) نفی اثبات، اثبات، اسم ذات، بطریقہ یعنی اللہ، اللہ، اللہ، اللہ، اللہ جتنا
جتنا چاہیں آپ کو اجازت ہے فرمایا کریں اور اللہ لا الہ الا هو ۞ بمناسب حال و طلب
شائقین فرمایا کریں۔ خداوند کریم سب کو محبت اپنی اور اپنے محبوبوں کی عطا و عنایت فرما دے
اور فرمائے گا آمین یا رب العلمین ۞

از عبد الرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

بہ نستعین

وَهُوَ الْحَقُّ

از عبدالرحمن چھوہروی

محب خاص و خاص الخاص من حضرت جناب حافظ جی صاحب دام علم و

اعمالکم و حفظکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ منجانین الحمد للہ علی کل حال ۱ آپ کی جانب سے دو طرح کا کپڑا تہا ریدار بذریعہ برخوردار محمد سعید اللہ تنول والے کے پہنچ گیا ہے، جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ وصیت عرض کہ آپ بال بچہ دار و اہل عیال والے ہیں، آپ کو منجانب اللہ کچھ حاصل ہو تو ان کا نفقہ یعنی خرچ و لباس وغیرہ آپ پر فرض ہے۔ اُس کے بعد محبت و سنت اور مستحب کا (فریضہ) ادا کرنا چاہیے یہ قبل اس کے بھی لکھا گیا ہے کہ جو محبت خاص و خاص الخاص و عوام ہیں۔ اس طرف کی خدمت کرنی چاہیے تو اُس خدمت کو اس فقیر تک ہرگز نہ ارسال کریں اور نہ ارسال کرنے دیویں۔ تاکیدا اس لیے کہ آپ کے ذریعہ وہاں کے مہربانوں نے بہت محبت، خدمات، شروع کی ہوئی ہیں۔ اُن صاحبوں کے بغلبہ شفقت و محبت، خدمات کے سبب سے خیال میں گذرا کہ شاید اس ان کے عشق کی جہت سے درود شریف چھاپ کے نفع خلق اللہ کو دو جہانی، و ترقی دارینی حاصل ہو۔ اور معاونان اس کے خیر و خیر والوں کو منجانب اللہ اجر دو چند، سہ چند، چہار چند، بلکہ خیر منہا کے عطا فرماوے۔ اور اس جانب سے بھی دعاء ثم الدعاء، اللہم تقبلنا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب الرحيم ۱ وکجمع مہبان بجائے اخوانان، و فرزندان وکجمع برخوردارگان بجائے خواہراں و دختران، درجہ بدرجہ

بعد تسلیم ماوجب اس جانب سے دعاء ثم الدعاء قبول ہو آمین یا رب العلمین۔ اگر یہ خدمت بہ بمقتضائے بشری مہمان وغیرہ پر شاق ہو تو اس امر کو بالکل معطل ہی فرما دیویں تاکہ اس لئد محبت میں خلل نہ ہو۔

از عبد الرحمن چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۱۱۔ اگست، ۱۹۲۲ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۶

از عبد الرحمن چھوہروی

بکضور حضرت جناب حافظ، قاری، مولوی سید احمد صاحب دام علم و اعمالکم

فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ منجانبین الحمد للہ علی کل حال ۞ قبل اس کے جو نیاز نامہ لکھا گیا ہے اُس میں یاد نہیں رہا کہ برخوردار حافظ حمید الرحمن صاحب، فرزند ارجمند جناب مولوی محمد یوسف صاحب سکنہ گنجہ والوں کے اور برادر زادہ خاص حضرت جناب مولوی صاحب ایبٹ آباد والوں کے ہیں۔ یہ حافظ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہویں یا پیش ہو چکے ہوں، تو آپ براہ مہربانگی، ان کو کسی روز گار، امامت یا پڑھائی (لڑکوں) یا لڑکیوں کی پر مصروف اور ان کے ساتھ دورہ یا سماعت باجرائے قرأت یا علم قرأت موافق طاقت و توفیق ان کی کے تعلیم فرما کر ممنون فرمانو ۱۔ وکھمچ مہربانان و مہمان خدا و رسول اندرون بیرون والگان کو بعد از سلام، مسنون الاسلام، سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس جانب سے دعاء ثم الدعاء، اللہم تقبلنا انک انت

السمیع العلیم ۞

خاکسار محمد فضل سبحان کی طرف سے السلام علیکم سب صاحبان کو تسلیم قبول ہو۔

(تاریخ مہر ڈاک: ۱۶۔ اگست، ۱۹۲۲ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۷

هُوَ الْحَقُّ

از حضور والا شان جناب حضرت و کعبہ دو عالم صاحب مدظلہ از چھوہر شریف ہزارہ
بجضور والا شان جناب حضرت مولوی صاحب دام محبۃ باللہ مزید اللہم

آمین

السلام علیکم، الحمد للہ علی کل حال جناب کی خیریت دو جہانی،
کامیابی ظاہری و باطنی و ترقی اقبال دارینی مطلوب ہے۔ جناب کی ہر قسم کی خدمات
بلا واسطہ و بالواسطہ، جو آپ کی جانب سے ہی ہوتی ہے ملحوظ ہیں۔ ایک عدد گنجی جناب محبی
ام عبداللہ صاحب کی جانب سے اور جوڑا سلپیر جناب تفضیل حق صاحب کی جانب سے،
بیس گز لٹھہ، ایک عدد تہمند، ایک رومال، و عہ (۱۰) روپے جناب فضل احمد صاحب کی جانب
سے عہ ۸ حسن جمال صاحب کی جانب سے، عہ جناب عبدالغفور صاحب کی جانب سے
بذریعہ جناب سلیمان شاہ صاحب کے دستی لنگر میں داخل ہو کر سب صاحبان مذکور ان کے
حق میں بالخصوص دعائیں۔ اور خصوصاً جمیع مہبان، خاص کر عبدالحمید خان صاحب ان کے
گھر و ابوالخیر صاحب و امیر خان، مستفیض الرحمن، احمد، محمد، محمود، عبداللہ، تفضیل حسین،
ابوالحسن، عزیز الرحمن، شیخ احمد، جناب حاجی عبداللہ صاحب و مستان و حافظ محمد عثمان صاحب
وغیرہ جمیع احباب، و برخوردار گانہ صاحبہ، السلام علیکم و دعاء شم الدعاء ہے۔ اس جانب سے
ہمیشہ دعا میں دریغ نہ ہوگا۔ آپ کی ہمیشہ کی خدمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ آنجناب کو بمعہ کل

مجان نادیدگان کے دارینی اقبال و ترقی و دو جہانی بخشے، اللہم آمین۔ خصوصاً باری تعالیٰ آپ کو اپنی محبت و عشق میں لذت و ذوق و محویت و لقاء عطا فرماوے اور بحر وحدت میں مستغرق فرماوے، اللہم آمین۔ سریکوٹ خیریت ہے، آئندہ بھی باری تعالیٰ جانبین میں خیریت کرے۔ آپ نے جو فقرہ ذیل لکھا ہے، اس کی کل کیفیت سے مطلع کریں کہ تردد دور ہووے یہ (اس عاجز کے رفیق اول و دوم، سوم، چہارم، الخ) آپ کو، ہم کو اور سب محبوں کو باری تعالیٰ اپنی محبوبیت احدی و رفاقت صمدی میں رکھے، مارے، اٹھاوے۔ اللہم آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اور اس سے بھی بواپسی اطلاع بخشیں کہ آپ نے لکھا ہے کہ ”امتحان کے لائق نہیں ہے“، کیا آپ پر کیا اور کس قسم کا امتحان آ گیا ہے؟ آپ ہر حال میں مستقل و باخدار ہیں، فمن كان لله كان الله له، تاكس نه گوید بعد از یں من دیگرم تو دیگرى، اللہ تعالیٰ نصیب فرماوے، اللہم آمین۔

درود شریف کی قدرے صحت باقی ہے۔ بعد از صحت انشاء اللہ تعالیٰ ارسال خدمت ہوگا۔ آپ اپنی کلی سعی کو درود شریف کی اشاعت پر مصروف و منعطف فرمانویں۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیر الجزاء اللہم آمین۔ اور مکرر یہ کہ رفیق اول، دوم، سوم چہارم کی کیفیت اور اپنے امتحانی الفاظوں کے معانی سے مطلع ضرور بر ضرور بخشیں۔ و بجمع احباً بقدر محبت و جملہ برخوردارہ گان کو باندازہ شفقت، بعد تسلیم دعاء ثم الدعاء، آمین۔ اور سب محبوں کی خدمات کو درود شریف پر خرچ کریں نہ کہ ادھر۔

از عبد الرحمن چھوہروی

(از قلم قبلہ چن پیر صاحب)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۸

اللہ اللہ کن کہ اللہ سے شوی
میشوی واللہ باللہ سے شوی

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

از عبدالرحمن

بمحب خاص و خاص الخاص من حضرت جناب حافظ قاری مولوی سید احمد صاحب

دام محبتکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ منجانبین والشکر لله عزوجل ٥

ہنجیروں (گلے کی بیماری، کنٹھ مالا) والے شخص کے لیے تین تعویذ گلوبند اور باقی ترکہا (اسم

ذات شریف کے تعویذات) دن رات کھلانے کے لیے اور کسی حکیم سے اگر کچھ مدبر

خالص، یعنی خوب کشتہ شدہ، دستیاب ہو وہ بہ پرہیز قدرے قدرے موافق

پچاؤ (برداشت) طبیعت کے ایک اور چالیس روز تک کھائے جانویں۔ اور اس جانب سے

بھی دعاء ثم الدعاء۔ خداوند شافی اُس مریض وغیرہ کو سب امراض سے شفا عطاء فرمائے۔

جس طرح یہ ترک (ٹکڑے) کی ہوئی ہیں اسی طرح سب اسم ذات شریف ترک ترک کر

کے اُس کو دیا کریں۔ اور کسی کو جس کو چاہیں کھلائیں۔ مخلص اور مکرر آپ کی خدمت میں

بعد تسلیم عرض کہ آپ ضرور، جو شخص آپ کا محبت ہو یا طالب طلبگار وظیفہ ہو، تو اس کو

موافق محبت اس کے اور طاقت و فرصت اس کے کے، اس کو وظیفہ درود شریف ونفی اثبات

شریف و اثبات شریف و اسم ذات شریف، بتشدید ضرب یا ضربتین یا وغیرہ باخلاص و خضوع

و خضوع فرمایا کریں۔ اور آپ بھی اپنے آپ کو بذات بحر وحدیث فناء، غرق اور کمال کے

بکثرت اسم ذات شریف، بپاس انفاس، مشغل فرمایا کریں۔ اور مکرر، سہ کرر، چہار کرر، کثیرا

کر عرض ہے کہ آپ غلبہ محبت محبوبی کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اُس کی فنا میں سے بطرف ہستی و انانیت کے مکھ نہ موڑیں اور اسی ہی سے اُس کے وصلِ اصل اور معیت کو لوڑیں (تلاش کریں)۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ۝

اور اس جانب سے بجمیع محبتداران، شفقت کنندگان، اندروں بیرون و الگان یعنی بطرف کلی اخوانان و اخواتان بعد تسلیم دعاءِ ثم الدعاء۔ درود شریف کا کام شروع ہے، مگر بضعف بدنی و بخدمت مہمانان وغیرہ تھوڑا تھوڑا کام ہوتا ہے اور ثانی آنکہ اگر خاص مہربانوں میں سے کسی صاحب کے غلبہ محبت کے نیچے تکلیف کی بات ہوئی ہو تو فہو المراد، چندہ میں ساعی اور شریک ہو، وَاَلَا فَلَآ، کُلُّ امرٍ مرہونٌ باو قاتہا۔ و بجملمہ معاونان و مہمان، و مہمان معاونان وغیرہم بجمہت رضائے خدا و رسول اس جانب کے بھی رضا و دعاء۔
اللہم تقبل مننا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب الرحيم ۝
از خاکپا بوس قادریاں وغیرہ صاحبان مہمان خدا و رسول

عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۹

از محبت باقی شد اجزائے عشق
محویت بشریت و افنائے فسق

وَهُوَ الْحَقُّ هُوَ

از عبدالرحمن

بدل بندم حضرت مولوی، قاری، حافظ جی صاحب دام علم اعمال قرأت

حفظکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ منجانبین الحمد للہ علیٰ کل حال ۰ کتاب درود شریف قریب اختتام ہے۔ انشاء اللہ جلد تر ارسال خدمت ہوگا۔ جس وقت پہنچے، اُس وقت آپ اور ایک عالم نحوی اپنے ہمراہ رکھ کر تیس پاروں کو نظر عمیق اور بغور و فکر و تحقیق سے دیکھ کر صحیح پر ملیح کرنے کے بعد، بفضل اللہ المنان، بعطیة المعطیان، اس طرح پر طبع کرانویں، تاکہ کوئی صاحب علیحدہ علیحدہ پاروں پر ختم کرنا کرانا چاہیے، ہر ایک پارہ علیحدہ علیحدہ جلد بنوا کر ختم کرادے۔ اور سنا گیا ہے کہ آپ اس طرف آنے والے ہیں۔ آپ کے آنے کی اور آپ کے ملاقات ملنے کی محبت ہر اہل ناہل قرب و جوار کے لوگوں کو ہے۔ خصوصاً اس بے ہیج کو جو آپ کے ساتھ محبت قلبی، جسمانی، روحانی، بسبب آپ کی محبت حقیقی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت و بکثرت کے ہی ہے۔

خداوند کریم جانبین میں زیادہ عطا بر عطا، عطا فرماوے۔ مگر آپ وہاں پر اتنا ٹھہریں کہ درود شریف صحیح ہو کر بمعاونان و مدد گاراں اللہ فی اللہ، چندہ دہندگان کے (تعاون سے) فیض بخش اہل اللہ، بلکہ نافع خلق اللہ ہو۔ مکرر مکرر عرض کہ درود شریف صحیح ہو کر چھپ جائے، والا مطبع میں شروع ہو جائے۔ بعد اُس کے آپ آجائیں۔

اس واسطے کہ آپ اس اللہ فی اللہ محبت کے رابط یعنی اس ریل تیز رفتار فی سبیل اللہ و نافع اہل اللہ و خلق اللہ کے انجن ہیں۔ وقتیکہ انجن سب لوگوں کو منزل مقصود اصلی اور محبوبوں کو محبت و صلی کو پہنچانے والا ٹھہرا تو سب کی گاڑیاں ٹھہر جانویں گی، الامان، الامان! بخدمت جمیع مہبان اللہ فی اللہ بجائے پسران و دختران نہ نہ بلکہ حقیقی پسران و دختران کو درجہ بدرجہ بعد تسلیم دعاء ثم الدعاء امین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

ثانی عرض آنکہ چند پارسلاں، مراسلان، آپ کے اور مہبان کی جانب سے

پارچات، مبلغات و اشیاء ضروریات وغیرہ ونہ (۹) عدد ڈبہ ہائے کھجوراں واسطے افطار، تعظیبات، خدمات رمضان شریف کے اور آج بھی ایک ڈبہ پہنچا واللہ اعلم کہ کیا ہے؟ اجر ہم واجر ہن من عند اللہ مگر سب صاحبان کی خدمت میں قبل اس کے بار بار یہی لکھا گیا ہے اور اب بھی تاکیداً عرض ہے کہ اس طرف کوئی صاحب بھی کوئی چیز کثیر قلیل نہ ارسال کریں اور نہ ہی کرایا کریں۔ ع

من شہسوار عشقم، نے غمگسار نفسم

جو جو اس طرف کی خدمت کی محبت ہو وہ سب کی وہاں ہی درود شریف صحاح، صفائی و خوش خطی و کاغذ کی موٹائی، چھپائی پر اور دیگر پریس کے طبع پر خرچ کریں، اسی ہی میں اللہ، رسول ﷺ اور اس بے بیج کی رضاء ہے۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم^ط

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۰

بلغ العلیٰ بکمانہ ، کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ ، صلوا علیہ والہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم^ط ان اللہ وملتکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین

امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما^ط

از عبدالرحمن

بمحب خاص و خاص الخاص من جناب حافظ قاری، مولوی صاحب دام محبتکم

فی اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ، بروز سوموار بوقت آخر عصر مجموعہ صلوة الرسول بفضلہ وکرمہ اس تحریرات و تدبیقات، اکثر تالیفات و اقل تصنیفات، برقع مکررات، صوری و معنوی سے ختم ہوا و الشکر للہ علی ذالک۔ اور آج ہی فجر بذریعہ برخوردار کلاں درود شریف بطرف کوکلاں کہ دونوں مل کر صحیح کریں، ارسال کیا گیا ہے۔ اور زیادہ تعجیل سبب عرض ہے کہ انشاء اللہ دس، یاراں، باراں روز تک بطرف آپ کی خدمت کے روانہ کیا جائے گا۔

آپ بحرمۃ اللہ پہنچتے ہی بخدمت عالمان مہمان خدا و رسول کی منظوری کے لیے پیش کرا کر منظور ہوا تو بمعاونان اللہ بسربراہی محبی عبدالحمید خان صاحب وغیرہ وجمعہ پیر بھائیوں کے بدرجہ اول کاغذ و بقلم جلی و سیاہی غیر خفی اور امکان ہو تو ہر پارہ کے دونوں صفحے اول کے رنگ دار، گلدار، بطرز گلزار کے طبع کرائیں۔ والا اگر خدا نہ خواستہ عالمان فی اللہ نامنظور فرمائیں، تو درود شریف مذکورہ مرسولہ بامانتاً واپس عطا فرمائیں۔ یا بوقت قدم رنجہ فرمانے کے ہمراہ لائیں۔ ہر صاحب چندہ اور ہر شخص کو نام بنام دلائیں۔ آئندہ بھی یفعل اللہ ما یشاء۔ اور فوائد درود شریف، وظائف، و ختمات، انشاء اللہ بحکم تعالیٰ مقدمہ (میں بیان ہوں گے) جو کہ اول پارہ کے اول چھاپ کر ہمراہ رکھنا ہوگا۔ برحیکہ جس کی صفت خدا و رسول فرماوے بندہ کون کر سکتا ہے، فقط مشمت نمونہ خروار اظہار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم تم سب کو درود شریف کی محبت، خدمت و قرأت و وظیفہ پر رکھے، مارے اور قیامت میں اسی ٹولہ میں اٹھائے آمین یا رب العلمین۔

دیروز پارسل ایک سفید رومال، ایک رنگ دار رومال، باقی لٹھے سفید کا پہنچا، اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اجر دارین میں عطا فرماوے۔ مگر آئندہ ان خدمتوں کو دو وجہ معطل فرمایا کریں۔ ایک آپ لوگوں کو بر خدمات درود شریف کے، دوسرا آپ سب خرچدار و بال و بچہ دار ہیں۔ جب اس بے ہیج نے آپ سب لوگوں کو اپنی اولاد سمجھا تو اولاد کا فکر زیادہ تر

ہوتا ہے۔ اگرچہ باپ بمعہ اولاد سپرد خدا ہے۔ مگر تقاضائے بشری اولاد کے سب غموم و خوشی کا خیال بے اختیار رہتا ہے۔ بجمیع احباء بعد تسلیم اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔

از عبد الرحمن چھوہرویؒ

علاوہ اس سے زیادہ فضل خدا کا یہ بھی ہوا کہ دوسرے روز جناب مولوی صاحب بمعہ دو نحوی عالموں اور کے، مگر شاید یہ رہیں یا نہ رہیں، اس مسافر خانہ میں آگئے ہیں اور آتے ہی دونوں نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ سب پاروں کو صحت کے لیے حتی المقدور نظر سے گزار کر واپس جائیں گے، آپ تسلی فرمانویں صحت کا کام بفضلہ و کرمہ اس جگہ شروع ہو گیا ہے، جس وقت اللہ تعالیٰ نے اتمام بالخیر فرمایا تو آپ کی خدمت میں روانہ کیا جاوے گا۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر ۝

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۱

کار ساز کار ما ، در کار ما
فکر ما ، در کار ما ، آزار ما

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

از عبد الرحمنؒ

بجمیع مہمان و مخلصان رنگون، اعلیٰ اللہ در جاتکم فی الدارین و جزاکم

اللہ فی الکونین خیر الجزاء من اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ ۝ یہ تمیں پارے درود شریف ارسال خدمت

ہیں، یہ وہ درود شریف ہے جس کے بارہ میں کلام اللہ پاک میں فرمایا ہے ان اللہ و

ملئكتہ يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً ۞ اور
 حديث شريف میں من صلى على مرة صلى الله عليه عشر مرة ۞ جس وقت پہنچے،
 عالمون باللہ، و عاملون في اللہ ۞ کی خدمت میں پیش کرنا اگر انہوں نے منظور فرمایا،
 تو آپ ایک اور نحوی عالم کو ہمراہ رکھ کہ صحیح کرکرا کر، کاغذ موٹا، پائدار، وخط خوش خط جلی،
 پارہ ہا علیحدہ علیحدہ طبع کرانویں اور اگر امکان ہو تو ہر پارہ کے اول کے دونوں صفحے گلزاری،
 پھلکاری، رنگداری، کرا دیں، والا خیر اور اگر بفضل اللہ و کرمہ تعالیٰ چھاپ ہو چکا ہو تو بعدہ
 موافق رضاء و رائے معاونان للہ فی اللہ کے عمل کرنا۔ اور اگر عالمان خدا و رسول نے
 نامنظور فرمایا تو آپ بوقت تشریف آوری کے بحفاظت تامہ ہمراہ لانا یا بذریعہ رجسٹری
 واپس ارسال فرمانا آئندہ يفعل اللہ مايشاء ويحكم مايريد ۞

بجميع مہربانان بجائے فرزنداں و دختران و معاونان وغیر ہم بعد از تسلیم ماوجب
 درجہ بدرجہ، محبت و شفقت اوشاں، اس جانب سے دعاء ثم الدعاء، آمین یا رب
 العلمین ۞ یہ دو تاہ (تختہ) کاغذ واسطے موٹائی نمونہ کے ارسال ہیں۔ اگر ان سے زیادہ ہو
 فہو المراد والا خیر، اور رنگ میں جیسا ہو، خواہ سفید یا حنائی یا بادامی ہو مگر موٹا ہو۔

نیاز از عبدالرحمن چھوہروی

اور انشاء اللہ، ایک مقدمہ جس میں برنخے از افادات و فیوضات و طرق قرأت
 درویشان و ختمات و اسماء ان کتب کے جن میں سے استخراج ہو کر درود جمع کیا گیا وہ
 چھاپ کر ہر اول کے پارہ کے اول چسپان یعنی شامل کیا جاوے ”ان اللہ علی کل شیء
 قدیر“۔

از جانب خاکسار بیکس محمد فضل سبحان و برخوردار محمود الرحمن بخدمت جمیع مہبان
 بعد السلام علیکم طلب دعاء۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۲

ہر درود کی دوا درود شریف
ہر مرض کی شفاء درود شریف

از عبدالرحمنؒ

حضرت جناب قاری صاحب، مولوی صاحب و جمیع محبان و مخلصان سلم ربکم

اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہؐ آج ہی جناب کا نوازش نامہ پہنچنے درود شریف کا موصول ہوا والشکر للہ علی ذالک وعلیٰ کل نعمانہ تعالیٰؐ مخلص بحضور حضرت جناب مولوی صاحب بعد تسلیم، درود شریف میں کسی جگہ تدبیر کا خیال ہو تو آپ کا اختیار ہے اور اگر کسی عبارت یا مضمون، شان میں تردد آئے تو منتہی الارب واولاً قاموس یا صراح وغیرہ کتب لغت دیکھ کر تسلی فرمائیں۔ اور اگر ان میں بھی دستیاب نہ ہو یا دستیابی سے مصلح نہ پایا جاوے تو تقدیری تاخیری کلمات میں سے جو غیر موافق ہو اس کے موافق کرنے کا آپ کا بھی اختیار ہے، مگر یہ کم درکم حاصل ہوگا۔

اور جن صاحبان نے بغلبہ محبت اگر اس جانب کے لیے کوٹ وغیرہ کپڑا خریدنا چاہا ہے۔ وہ ہرگز نہ خریدیں اس واسطے کہ یہ رقم بھی درود شریف پر ہی خرچ کریں اور جو جو محبت ہو سب کچھ درود شریف پر خرچ کریں زیرا کہ اس بے بیج کا وجود من ماسویٰ اللہ سے بے طلب و بے غرض ہے۔

ہاں البتہ درود شریف کی حسب خواہش طبع ہونے کے بعد بقدر وسعت و محبت اگر کوئی صاحب مدرسہ کی خدمت پر خرچ کرے تو اللہ و رسولؐ اور اس بندہ کی بھی رضاء ہو گی اس واسطے کہ یہ مدرسہ بہت ہی نیکس، اس ملک کی بے مروتی، بے محبتی، بے وسعتی میں

روغن کیوڑہ کس کس مرض اور کس کس غرض پر خرچ آتا ہے؟ اور مجموعہ مہبان و
بال بچہ گان اعنی بجائے فرزندان و دختران، بعد تسلیم دعاء ثم الدعاء آمین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۳

اللہم ایاک نعبد و ایاک نستعین ۞ ط

از عبدالرحمن

محب خاص و خاص الخاص من حضرت جناب حافظ القرآن، و قاری الفرقان

صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ ۞ مجھی برخوردار ابوالخیر کے صدمہ

تضییع مال سے بہت ہی حیرت افزائی خیال بر خیال گذرا، مگر یفعل اللہ مایشاء و یحکم

مایرید ۞ اس صدمہ خیر کا برخوردار ابوالخیر وغیرہ کو برو اجر من عند اللہ فی الدارین

خیرا ۞ کا حاصل ہو آمین۔

دوسرا فسوس صدمہ اس بے ہیج کو آنجملہ مہبان صاحبان کا دکھ کہ اگر اس بندہ،

دل پراگندہ کو ارسال کرنے پارہ ہائے کی عجلت نہ ہوتی تو آں سب مہربانان، مہبان للہ فی

اللہ فریفتگان کو ان کے یعنی پارہ ہائے کی صحت کرانے کے سبب اتنی مالی، جانی، تکلیف نہ

برداشت کرنی پڑتی۔

یہ حکماً عرض نہیں فقط مشورتاً معروض ہوں کہ اگر آپ سب محبوبوں کی رضاء ہو تو

درود شریف کے مجموعہ کو واپس بذریعہ رجسٹری عنایت مرحمت فرمائیں۔ یہاں اس مسافر

خانہ میں انشاء اللہ تعالیٰ جلد تر تصحیح ہو جاوے گی، آئندہ يفعل اللہ ما يشاء ۞

مکرر عرض کہ میری کسالت و عجلت کے سبب یہ آپ سب صاحبان، محبوں کو تکلیف پہنچی ہے بہت ہی نادم ہوں۔ اگرچہ ان پارہ ہائے کی تجلی تریل اس لیے ہوئی کہ ایک آپ اور ایک دوسرے محبوں میں سے کسی عالم کی امداد لے کر، تصحیح ہو جاوے گی۔ تاکہ بعد چھوٹی نافع خلق اللہ ثابت ہو۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ۞

سب پار سلہا کے ذریعہ سے کچھ اشیاء مع نقود ہا بدل نوٹ ہا کے، آپ کی جانب سے اور دیگر محبوں کی جانب سے پہنچتے رہے، آئندہ یہ آپ بمعہ محبوں کے معاف فرمانویں اور معاف فرمایا کریں۔ اس واسطے کہ اگر اس درود شریف نافع خاص و عام خلق اللہ نے آپ و سب مہبان کے سبب جاری ہو کر پائدار رہنا و عند اللہ منظور ہونا ہے تو اس پر خرچ بہت صرف ہوگا۔ اس خاکپا بوس علماء و فقراء کو اس امر کا اپنی تمام ضروریات سے زیادہ فکر ہے۔ اس جہت سے یہ حرص للہ و محبت فی اللہ ہے۔ اور یہ نسخہ جات زائد ہزار سے بکاغذ فریبہ، خوش خط، پھلدار، سرخی، زردی، گلابی، سیاہی وغیرہ رنگ کے رنگدار ہویں۔ و معاونان اجر کم من عند اللہ خیر منها کا پاویں، بجمع مہبان جو کہ بجائے فرزندان و دختران وغیرہ ہیں سب کو تسلیم اس جانب سے دعاء ثم الدعاء آمین یا رب العالمین مخلص بہ محمد صالح، سلیمان شاہ، و حافظ جی صاحب بعد السلام علیکم اس جانب سے دعاء ثم الدعاء از عبد الرحمن چھوہروٹی ہذا بمناسب حال حفظ المقال:

عشق را نازم کہ یوسف را بازار آورد
 شیخ صنعان زاہد را زیر زنار آورد
 دار را معراج مے دانند سرداران عشق
 عشق کے ہر بوالہوس را بر سردار آورد

آپ اپنی کس نفسی زائد از حد نہ فرمایا کریں۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۴

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

از عبد الرحمن

بج صاحب خاص و خاص الخاص من، حضرت جناب مولوی، قاری، حافظ جی صاحب

دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، الحمد للہ روح کافرہ (۱) وغیرہ قریب قرب واصلان باللہ، بامید حصول وصول سعادت وافرہ، بعالم برزخ ہے اور ہوگا اور آپ تسلی فرمانویں۔ اور زیادہ اس بے ہیج کے خاص محبوں کو تکلیف چندہ کی نہ دیویں۔ اس بندہ کی رائے یہ ہے کہ دو ہزار روپیہ چندہ والے سے ہجسونسخہ چھپوایا جاوے۔ اگر آپ کے سب محبوں کو منظور اور پنج سونسخہ درود شریف چھپوانے کی کمی بیشی خرچ کو موافق فرمان تاجران لاہور کے دیکھا جاوے، آئندہ یفعل اللہ مایشاء و یحکم ما یرید اور ثانی عرض پر عرض یہی ہے کہ سب پارہ ہائے درود شریف بذریعہ رجسٹری یہاں دو وجہ کے سبب ارسال فرمانویں، ایک ہر پارہ کے اول صفحہ پر کچھ شک ہے، دوسرا سب پارہ ہا تاجران لاہور کو دکھا کر کسی معتبر آدمی کے ذریعہ فیصلہ من کل الوجوہ کرنا ہے۔ اور اگر آپ کے ساتھ فیصلہ ہو چکا ہو تو فہو المراد۔ مگر تمام پاروں کا اس طرف ارسال فرمانا آپ کا، اول صفحوں کے شک رفع کے واسطے بھی اشد ضروری ہے۔ آپ ضروری ارسال فرمانویں اور بشرط زندگی و خیر وقتے کہ درود شریف کی چھپوائی کا انتظام تمام ہو چکا تو بفضلہ و کرمہ تعالیٰ اگر ارادہ آپ کا ہوا تو چند ایام کے واسطے اس طرف آجانا۔ آئندہ یفعل اللہ مایشاء

از عبدالرحمن چھوہرویؒ

و بجمع اجاباً بعد تسلیم اس جانب سے دعاء ثم الدعاء آمین یا رب العلمین۔ و
خاکسار تا بعد ارناس محمد فضل سبحان کی طرف سے السلام علیکم

(۱) روح کافرہ سے مراد وہ روح ہے جو ماسوی اللہ سے مستغنی اور متوجہ الی اللہ ہو۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۵

بجب خاص و خاص الخاص من حضور عالی جناب حافظ، قاری، حضرت مولوی سید

احمد صاحب دام حبکم فی اللہ

تسلیم بہ سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ و التسلیم ۛ جناب کی جانب سے پارہ
پہنچا وغیرہ حال حقیقت سے آگاہی ہوئی۔ اس بے ہیج کو بیماری کلاں کی ضعفی بہت لاحق
ہے۔ اگر خداوند قادر نے کچھ قدرت و طاقت عطا فرمائی تو یہ بندہ خود بخود لاہور فیصلہ کے
لیے جائے گا۔ واللہ بر خوردار مولوی عبدالعزیز صاحب کو ارسال کیا جاوے گا، جو کہ بفضل
اللہ تاجروں کے ساتھ فیصلہ ہوا اطلاعاً عرض ہوگی۔ یہ خاکپاء فقراء و علماء، اپنی تعجیل ارسال
(درود شریف کے) پاروں کے سبب کہ بے صحت ارسال کئے گئے ہیں، آپ سب
صاحبان کی تکلیف کے باعث نادم، و پشیمان زائد از حد ہے۔ آپ جمیع محبان و مہربانان
جو جو خدمت تا حال کرتے ہیں، اجر کم من عند اللہ واللہ یضاعف لمن یناء۔ مگر
آئندہ آپ و جملہ مہربانان کو ان خدمات سے منع و معطل بہتر ہے، اس لیے کہ درود شریف
کی چھوٹی پر بہت خرچ آئے گا۔ قبل کہ نوازش نامہ بطلب تعویذات کے جہت تھا،
تعویذات ارسال ہیں۔ آپ جس جس صاحب کو جس طرح چاہیں پاس رکھنے کو دیویں اور

کھلائیں۔ وجميع مجان، خاصاں و عامان، بجائے فرزنداں و دختران وغیرہ ذالک بعد از السلام علیکم و رحمة الله علیہم اس جانب سے دعاء ثم الدعاء آمین یا رب العالمین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۵۔ جنوری، ۱۹۲۳ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۶

از عبدالرحمن چھوہروی

بمضور حضرت محبوبیت القاب حافظ جی صاحب وغیرہ بجمع خاص الخاص، مجان اندرون و بیرون والگان بعد سلام سنت نبوی علیہ السلام بسبب بیماری، زکام و کھانسی و سوکہ تا حال لاہور جانا نہیں ہو سکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط خیر و صحت۔ جا کر جو کچھ فیصلہ صاحب مطبع کے ساتھ بفضل اللہ تعالیٰ ہوگا، اطلاع عرض ہوگی۔ اور پُر دل شاہ صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر اجازت ہو تو برخوردار محمد طیب کا ختنہ کرایا جاوے اس لیے کہ بجهت خیریت گرمی کا موسم آنے والا ہے۔

(تاریخ مہر ڈاک: ۱۸۔ مارچ، ۱۹۲۳ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۷

از حضور والا شان جناب حضرت فیض رحمانی قبلہ و کعبہ دو جہانی مدظلہ از چھوہر شریف ہزارہ

بمضور والا شان سراسر فیض رحمانی جناب حضرت مولوی صاحب دام محبتکم

لله ، لقائه بالله

السلام علیکم، الحمد لله علی کل حال آپ کی دعاء سے باری تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اب صحت بخشی ہے، لیکن کمزوری زیادہ تر ہے۔ حتیٰ کہ نمازیں اشارات سے تا حال ادا ہو سکتی ہیں، برخوردارم کو بکرمہ تعالیٰ صحت ہے۔ دعاء ثم الدعاء ہے کہ آپ کو اور جناب عبدالحمید خان صاحب کو باری تعالیٰ ترقی اقبال دو جہانی عطا فرماوے اللہم آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جناب محبی ام عبدالحمید خان صاحب کی درخواست کی منظوری کے لیے باری تعالیٰ (کی درگاہ) میں عرائض خاصہ ہیں۔ آگے یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید۔ ابوالخیر صاحب کو باری تعالیٰ جزاء عطا فرماوے۔

اور کپڑا بیعتیہ ارسال خدمت ہے، جن جن اصحاب کو بیعت کی خواہش ہے۔ ان سب کے حق میں دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہان میں اپنی رضا میں رکھے، مارے، اٹھاوے۔ اور دونوں جہان کے مقاصد، ظاہری و باطنی، دینی و دنیاوی، بخیر انجام دیوے، اور پورے کرے۔ اللہم آمین۔

طریقہ بیعت یہ ہے

جس صاحب کو مردوں سے یا مسماة مائیوں سے بیعت کی خواہش ہو تو بوقت سحری نماز تہجد ادا کر کے اسی مصلیٰ پر رو بقبلہ بیٹھ کر اس کپڑا پر دونوں ہاتھ رکھ کر خدا کو اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ملحوظ رکھ کر اپنے گناہوں صغیر ہا و کبیر ہا، عصیان و خطا سے توبہ کر کے وہی اپنے ہاتھ منہ اور دل اپنے پر مل دے۔ آئندہ نماز قضا نہ کریں، جو خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاء کے کام ہیں ان پر چلیں اور جو ان کے بے رضائی کے کام ہیں ان سے باز رہیں۔ مغرب کے نفل او امین پڑھیں، مہمان مرد صاحبان ہر نماز کے ساتھ درود شریف التحیات والا "اللہم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید" ہر نماز

کے ساتھ اول یا آخر نماز ایک ایک سو بار پڑھیں۔ اور شیخ صاحب یا اور کوئی صاحب عشق کو علاوہ از درود شریف کے عشاء اور صبح کی نماز کے ساتھ نفی اثبات شریف، اثبات شریف اور اسم ذات شریف اللہ، تین تین سو بار پڑھیں۔ اور مسماۃ صاحبہ ہر نماز کے ساتھ بمعہ بسم اللہ شریف، کل کلمہ شریف، محمد رسول اللہ تک ایک ایک سو بار، اگر کوئی چاہے تو درود شریف بھی ایک ایک سو بار صبح اور عشاء کو، و اواین (بھی) پڑھیں۔ علاوہ از صاحبان مذکوران عام اجازت ہے۔

جو جو صاحب چاہیں طریقہ مذکورہ پر بیعت کریں، بجمیع احباء السلام علیکم

از عبدالرحمن چھوہروی بقلم خود

بفضل	اللہ	تعالیٰ	و	تبارک
مبارک	ہو	مبارک	ہو	مبارک

میں آپ کو خاصۃً اور کل صاحبان کو لکھو کھبا مبارکیں دیتا ہوں کہ آج آپ نے آپ کے کاغذ پر دستخط فرمایا ہے۔ قبل ازیں حضور کے دست مبارک کم طاقت تھے۔ سربیکوٹ میں خیریت ہے۔ خاکسار جن عفی عنہ سے دست بستہ تسلیم۔ جناب مولوی رحم خان صاحب و امام دین لالہ سے و سب محبوں سے اسلام علیکم و مبارک ثم مبارک عرض ہے۔

(از قلم حضرت قبلہ جن پیر صاحب)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۸

دل بردیکے ، عشوہ گرے ، فتنہ نمائے

زریں کمرے ، کج کلاہے ، تنگ قبائے

دل دادہ، دل برندہ، محبت خاص و خاص الخاص من حضرت جناب حافظ جی

صاحب دام علم و اعمال و حفظکم فی اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ الحمد للہ علی کل حال ۞ بعد از

جذبہ شوق و غلبہ ذوق و محبت فوق برفوق، عرض کہ آپ کو اجازت عام ہے۔ آپ مردوں

و مستورات سے بیعت قبول فرما کر داخل سلسلہ شریف حضرات قادریہ عالیہ محبوبیہ فرما

کر وظیفہ اوشاں بقدر مقدور، محبت خویش مع بشرط طاقت اوشاں فرمایا کریں۔

وظائف، درود شریف، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۞ إِلَّا اللَّهُ ۞ اللَّهُ ۞ اللَّهُ ۞ هُوَ اللَّهُ ۞

هُوَ ۞ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۞ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۞ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۞ أَنْتَ

الْهَادِي أَنْتَ الْحَقُّ لَيْسَ الْهَادِي إِلَّا هُوَ ۞ آپ ان کو ترتیب وار ایک ایک سو بار بعشاء

یا سحر یا فجر ادا فرمایا کریں اور اپنے محبوبوں کو جو جو جس جس وقت ان میں سے چاہیں فرمایا

کریں، والسلام علی من احببت لله ولرسوله ولجميع الانبياء والمرسلين ۞

و جميع عباد الله الصالحين ولي ۞

برخوردار مولوی عبدالعزیز بنفسہ لاہور واسطے تفتیش خرچ درود شریف چھپوائی کے

گئے۔ واپس آ کر انہوں نے بیان کیا کہ ملک چمن الدین کے زئی نے سب حساب لگا کر

پنج ہزار ڈھائی سو روپیہ ایک ہزار کی چھپائی کے لیے فرمایا ہے۔ اور میاں چراغ دین و

سراج دین صاحبان مرحومان کے مالک مطبع نے صاف جواب دیا کہ ہمارا مطبع فارغ نہیں۔

اور میاں الہی بخش صاحب مالک مطبع لاہور کشمیری بازار والوں نے چار ہزار روپیہ طلبا

(طلب کیا) ہے اس بے ہیچ کے حواس یہ سنتے ہی بیجا ہو گئے، کہ خدا نخواستہ میرے خاص خاص مہربانوں کی یہ (گراں طباعت) قاطع محبت و رافع شفقت نہ ہو (خدا ایسا نہ کرے)۔

اس واسطے عرض ہے کہ آپ بذریعہ خط و کتابت کے میاں الہی بخش صاحب یا کسی اور مالک مطبع سے پنجونسخہ درود شریف کے بکاغذ عمدہ، خط جلی کے خرچ سے مطبع فرمائیں، تاکہ اور تکلیف میرے خاص الخاص محبوں کو اس کے لیے جمع کرنے خرچ کے نہ ہو یا اس بے ہیچ کو فرمائیں، تو برخوردار عبدالعزیز کو دوبارہ تکلیف دے کر دریافت کرا لیا جاوے یا یہی بندہ بذریعہ خط کے پوچھ کر آپ کی خدمت میں خبر اطلاع کر دیوے۔

اور برخوردار عبدالعزیز نے کہا کہ میاں الہی بخش صاحب نے نمونہ خط و کاغذ کا بہت اچھا دکھلایا تھا آپ بھی سب مجھان اس امر خیر الخیر کی اہل مشورہ سے مشورہ لے کر اطلاع بخشیں۔ اور مکرر، سہ کرر عرض کہ باقی اور چندہ کرنے سے میرے محبوں کو معاف فرمائیں کہ خدا فضل کرے، تاکہ محبوب کی محبت للہ فی اللہ میں خلل واقع نہ ہو۔ جو کچھ قبل اس کے خدمات، درود شریف کی صحت وغیرہ پر خرچہ ہو چکا اللہ تعالیٰ دو چنداں، سہ چنداں، بلکہ خیر منها اجر فی الدارین خیراً ۞ کا عطا بر عطا فرماوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب و الرحيم ۞ امین ۞ یا رب العلمین ۞ سب مجھان بجائے بال بچگان، اندرون و بیرون والگان کو اس جانب سے بعد تسلیم ماو جب الحب دعاء ثم الدعاء ۞

اس نیاز نامہ ثانی پر جو کہ طریقہ بیعتین کا لکھا گیا ہے، ان طریقوں کے راز کو مخفی رکھنا۔ بلکہ ان دونوں طریقوں کو لحاظ رکھ کر اس نیاز نامہ اظہار طریقہ بیعت والے کو بھی کھالینا۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ۞ امین یا رب العلمین ۞ اور اجازت کا اگر اظہار راز مناسب سمجھیں تو کچھ ممانعت نہیں، عطر آنت کہ خود بیوید نہ کہ

عطار بگوید: اللہ تعالیٰ عزوجل۔ اور برخوردار سلیمان شاہ صاحب بمعہ ہدایت مرسلہ، آن صاحبان، باخیر و عافیت پہنچ گیا ہے۔ سب پیر بھائیوں کو خداوند کریم اس خدمت کے عوض میں اور جو جو خدمات قبل اس کے پیر بھائیوں نے کی ہیں اجر کم فی الدارین خیراً^ط کا عطا بر عطا فرماوے۔ آمین یا رب العالمین، آمین یا رب العلمین^ط

از عبدالرحمن چھوہروی

طریقہ بیعت ✓

طریقہ بیعت نسواں (مستورات): (توبہ تائب کے بعد) پاک کپڑا ایک طرف سے آپ پکڑ کر دوسری طرف پر دونوں ہاتھ اُس (مائی) بیٹی، بہن کے رکھا کر توبہ کرا کر، مگر توبہ صغیرہ و کبیرہ سے کروائی جاوے۔ بعد الحمد شریف کے ایک بار پڑھنے سے آیت شریف یا ایہا النبی اذا جائک المؤمنات یا یعنک..... الی آخرہ یعنی ان اللہ غفور رحیم تک تین بار یا پنج بار پڑھ کر بطرف ہاتھ اُس مائی بہن (یا بیٹی) کے پھونک کر (اُس کے ہاتھ کو اُس کے) منہ و دل پر پھرا کر توبہ کروا کر کے، وظیفہ دو سو بار تمام کلمہ شریف یعنی بمعہ بسم اللہ شریف فرمانویں یا بحسب طاقت و محبت خدا طالبہ کے وظائف میں سے جو چاہیں فرمایا کریں۔

واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم^ط

طریقہ بیعت مرداں: (طالب کے) ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر سب گناہوں (صغیرہ و کبیرہ) سے توبہ کروا کر بعد الحمد شریف ایک بار پڑھنے سے ان الذین ینا یعونک انما ینا یعون اللہ ید اللہ فوق ایدہم .. الی آخرہ یعنی فسویتہ اجرا عظیمہ پنج یا سات بار پڑھ کر (اُس کے ہاتھ پر) دم کر کے اُس کے منہ یا سینہ (یا دونوں) پر پھرا لیوے۔ بعدہ وصیت خدا و رسول کی رضاء کے کام کرنے کی اور خدا و رسول

کی منہیات سے نہیں فرما کر، وظیفہ بقدر طاقت و محبت محبت کے فرمایا کریں۔

واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ۞

یہ خط دسٹر بندی اس بندے کی ضعف کی علامت ہے۔ اس کو بعد ملاحظہ

کھالیوں یا نوش جاں فرمائیوں۔

نوٹ: اگرچہ طریقہ بیعت کے انشاء کی خاطر آپؐ نے حضرت خلیفہ صاحبؒ کو بعد ملاحظہ کاغذ کے نوش کر لینے کا حکم فرمایا، مگر مکتوب میں اس کے اظہار کی اجازت بھی دی۔ جس پر حضرت خلیفہ صاحبؒ نے بمطابق ارشاد اس نامہ مبارک کو نوش فرمایا تھا اور اس کی نقل رکھ لی تھی جس کے سبب سے ہمارے لئے اس مکتوب تک رسائی ممکن ہوئی۔

☆☆☆☆☆

مکتوبات بنام

حضرت مولوی فضل احمد صاحب خلیفہ جہلم

مکتوب نمبر: ۱۹

ع عشقت ہرچہ ہست دگر قصہ دراز

هُوَ هُوَ هُوَ

بجب خاص و خاص الخاص من جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی سبیل

اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانین الحمد للہ علی کل حال ۵ آپ
وظائف معمولات مشائخوں میں ہرگز ہرگز تکاسل و تغافل نہ فرمانویں اور پاس انفاس میں
دن رات، ہر آن فان میں بکثرت اشتغال اس طرح پر کہ سانس اندر جائے، باکامل اسم
ذات شریف اور سانس باہر آئے بھی باکامل اسم ذات شریف۔ یعنی باقی سب اوقات میں
اسی ہی شغل میں رہیں اور اسی ہی کو وصل و وحدت سمجھیں۔

از محبت درویشاں

عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

چشم بند و گوش بند و دل بہ بند
گر نیابی سر حق بر من بخند

ہو

محکم و مخلصی جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانین الحمد للہ علیٰ کل حال ۛ درود
مستغاث شریف کی زکوٰۃ میں اول ہی روز غسل ہے نہ کہ ہر روز اور آپ کو خداوند شافی
شفاء کامل دو جہانی عطا فرماوے۔ اُس کے بعد آپ بکثرت اسم ذات شریف بطریقہ پاس
انفاس، ہر آن فان میں شاعل بے غافل رہا کریں۔ خداوند کریم دو جہان کی مشکلاتوں اور
تردداتوں میں تسکین اور اطمینان بخشے گا، بحکم الا بذكر اللہ تطمئن القلوب ۛ اور اس
جانب سے بھی دعاء ثم الدعاء، آمین و الحمد للہ رب العلمین۔ اور اگر امکان ہو تو
حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں تسلیم ارسال فرمائیں۔

از محبت دویشاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۱۲۔ ستمبر ۱۹۱۰ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۱

من جاء بالحسنة فله خير منها ۞

یا ہادی

حضرت جناب مولوی فضل احمد صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ ۞ درود المستغاث شریف تین دفعہ اور ورد درود شریف بطریقیکہ قبل از زکوٰۃ وظیفہ تھا، اور ختم کلام اللہ شریف کا خداوند کریم قبول و منظور فرماوے اور محبت محبوب حقیقی، ہم تم اور شاہ صاحب بلکہ سب کو اپنی محبت حقیقی و حقیقت محمدیؐ میں رکھے، مارے، اٹھائے آمین ۞ و نخص بخدمت حضرت شاہ صاحب تسلیم۔

از خاکپاء بوس قادریاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

(تاریخ مہرڈاک: ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۲

لنا الشفعاء الکرام الثمانیہ ۞ نطفی بہا حرا الوباء والطاعون النازلہ ۞
المصطفیٰ والخلفاء الاربعہ ۞ الحسن و الحسین و امہما الفاطمہ ۞

چشم بند و گوش بند و دل بہ بند
گر نیابی سر حق بر من بخند

مجی و مکرمی جناب مولوی صاحب سلمہ ربکم

السلام علیکم الحمد للہ علی کل حال ۞ یہاں ہر طرح سے خیریت ہے

آپ کی خیریت ہر طرح سے نیک چاہتا ہوں۔ صورت حال یہ ہے کہ خط آپ کا پہنچا حال معلوم ہوا۔ جو وظائف کی نسبت آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ تمام نہیں ہوتے اور دل کو بے قراری ہے، سو واضح ہو کہ وظائف کی تعداد وہی ہے اور جتنے دنوں میں وظائف تمام کر سکیں آپ کو اختیار ہے۔ نیند کے واسطے دعاء کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرماوے آمین ثم آمین۔

از محبت درویشاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک : ۱۵۔ فروری، ۱۹۱۱ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۳

هُوَ الْهَادِي

بجب خاص من جناب مولوی فضل احمد صاحب دام فضلکم من اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو دو جہان میں غفور فرما کر خوش

رکھے۔ یہی آثار رضائے پروردگار کے ہیں کہ خداوند کریم انسان کو اپنی عبادت اور محبت

میں مصروف فرماوے۔ آئندہ جو اتحاد و اتصال، خضوع و خشوع، حضور و ظہور عطا ہوگا، ہو

گا۔ والشکر لله علی ذالک و علی کل نعمانہ تعالیٰ ﷻ آخر کو آپ کچھ لکھ لکھ فی اللہ

صدقہ خیرات کریں۔ ثوابش بروج پر فتوح جمیع مشائخان رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بخش کر

فراغت حاصل کریں۔ وبا مکان ملاقات بخدمت حضرت جناب سید محمد امیر شاہ صاحب

السلام علیکم وغیرہ بجمیع احباء تسلیم۔

از محبت درویشاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۱۵۔ مارچ، ۱۹۱۱ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۴

کل شیء ہالک الا وجہہ

خاص الخاص حضرت جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ آپ کا نوازش نامہ، غم شامہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ بی بی غلام فاطمہ مرحومہ مغفورہ کو بخشے اور اس کے حق میں شفاعت حضرت ﷺ کی و باقی جمیع شفیعان کی قبول فرمادے۔ اللہم اغفر لها ولجميع المومنین والمومنات۔ اللہم اعف عنها وعن جميع المومنین والمومنات۔ اللہم ارحم علیہا و علی جمیع المومنین والمومنات۔ آمین۔ قبل اس کے آپ کی خدمت شریف میں اطلاع وفات مست الست بجذبہ ہستی مطلق، دلبندم محمد یوسف درویش والے کی لکھی گئی ہے۔ واللہ اعلم پہنچی یا نہ۔ مکرر آں کہ عاشق بیدل براہ حقی و حقیقت محمدی محمد یوسف درویش والا و خادم محرر اشاعت درود شریف و طالب صادق محو علی ہمشیریاں والا کا جنازہ بھی محمد یوسف کے جنازہ پر ہی تیسرے روز ہمشیریاں کے قبرستان میں پڑھ کر دفن کیا گیا۔ یعنی ۷ شعبان بوقت ظہر بروز پنجشنبہ عاشق باللہ محمد یوسف کا جنازہ پڑھ کر اس بے ہیچ کے باغچہ امب والے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد سنیچر کے روز محو علی کا جنازہ وہاں ہوا۔ یغفر اللہ لنا ولوالدینا و لہما و لوالذیہما و لجميع المومنین والمومنات و مخصص لجميع مشائخنا و جمیع المومنین والمومنات۔ اللہم تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت التواب الرحیم۔ آمین یا رب العلمین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۵۔ جولائی، ۱۹۱۱ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۵

هُوَ الْهَادِي

بمحب خاص من جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ ، الحمد للہ علی کل حال ۞ آپ مال مویشی
کی امراض کے دفع کے لیے اول گیارہ (۱۱) مرتبہ سورہ تغابن بعدہ اکتالیس (۴۱) بار
چہلکاف شریف مع بسم اللہ پانی پر یا نمک دم کر کے ایک ہفتہ چار پایوں کو کھلا یا کریں۔
اور آپ عشق کو لُج نہ لائیں لاج پالیں خداوند کریم ملاپ فرماوے گا آمین۔ بامکان
(ملاقات) جناب شاہ صاحب کو تسلیم۔

از عبدالرحمن قادری چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۸۔ ستمبر، ۱۹۱۱ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۶

فاللہ خیر حافظا و هو ارحم الراحمین

از عبدالرحمن

بمحب خاص حضرت جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ الحمد للہ علی کل حال۔ سنا گیا ہے کہ

برخوردار نے آپ کو سوتری کے لئے لکھا ہے۔ یہ سن کر مجھی نواب نے مجھ کو کہا کہ منزل دین کی شادی بھی تیار ہے۔ اس کی چارپائی کے لئے سوتری کا بھی لکھا جاوے۔ ولہذا عرض ہے کہ بوقت قدم رنج فرمانے کے دو روپیہ کی سوتری اور علاوہ از عبدالعزیز کی سوتری کے بھی ہمراہ لائیں۔ تاکہ منزل دین کی شادی کی چارپائی کے واسطے کارآمد ہو سکے۔ اور نواب اپنی کھنگ (کھانسی) کے دفع کے لئے بفضلہ تعالیٰ آپ کی دعا اور دوا کا بہت خواستگار ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے آمین۔ بخدمت جناب سید منزل شاہ صاحب و صاحبزادہ ولی اللہ شاہ صاحب و نور احمد صاحب و علی احمد صاحب، محمد کریم صاحب و محمد رستم علی و اسمعیل صاحب بشرط ملاقات و بجمیع احباء تسلیم و بعدہ بجمیع احباء اس جانب سے دعائے ثم الدعاء۔

از عبدالرحمن قادری چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۵۔ ستمبر، ۱۹۱۷ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۷

بمضور حضرت جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہٗ من جانبین الحمد للہ علی کل حال حضرت! بہت اطراف سے اور اکثر محبوبوں کی جانب سے ایسا ہی واقع ہوا کہ بیماری وغیرہ کی خبریں آئی ہیں اور آتی ہیں۔ اللہم اغفر لجمیع موتینا و اشف جمیع خلق اللہ۔ اللہم اهدنا الصراط المستقیم بر خوردار کلاں عید الفطر کے بعد پنج چھ روز سے بظرف پکھلی گیا ہوا ہے تاکہ حال نہیں آیا۔ مگر گاہ گاہ کاغذ اس کا آتا ہے۔ ان دونوں بر خورداروں کو اوائل ایام میں بیماری ہو کر اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ اب دوبارہ ان دونوں میں سے بر خوردار کلاں کو بیماری تپ آئی ہوئی ہے۔ مگر تاحال بیماری خیریت والی معلوم

ہوتی ہے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ خیر پیش کرے اور آپ بھی جانبین کی شفاء، خیریت کے لیے دعاء بدرگاہ مجیب الدعوات باخلاص کامل فرمایا کریں۔ تاکہ خداوند کریم بفضلہ و کرمہ جانبین میں واسطے محبت و محبوبی و محبت محبوبان خویش کے، بعطائے اطاعت محمدی، اخلاص و صحت و شفاء عطا فرماوے۔ آمین یا رب العلمین۔ و مخصوص برخوردارہ غلام فاطمہ وغیرہ اندرون بیرون والگان بجمع مہمان و جملہ خلق اللہ کو شفاء کامل عاجل فرماوے آمین۔ اور آپ کا اگر امکان ہو تو سب خلق اللہ کی شفاء کے لیے سورۃ تغابن شریف کا ختم شریف ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار رات کو ہر شہر میں تمام کر دعاء کرنے کا فرمانویں۔ جتنے آدمی ہوں ختم کیا کریں۔ وَالْآخِرُ فَهُوَ اللَّهُ ۝ وَبِجَمِيعِ اِحْبَاءِ تَسْلِيمٍ۔ اور اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم ۝

خلاصہ باخلاص

”خدا کے نام کو باطاعت محمدی کے پھوڑیں دو جہان سے تر وڑیں اُس سے مکھ نہ موڑیں۔“

از عبد الرحمن چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۱۵۔ نومبر، ۱۹۱۸ء)



مکتوب نمبر: ۲۸

هُوَ هُوَ هُوَ

محکم خاص و خاص الخاص من، جناب مولوی صاحب فضل احمد صاحب، دام

محبتکم فی سبیل اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانین الحمد للہ والشکر للہ ۝ آپ کی

تعلیمی خواب، سبحان الذی اسری بعبدہ الی آخرہ سے معانی ملحوظ مراد ہیں۔ یعنی آپ سیر اور سعی علم توحید اور معرفت اور سیرالی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر مع اللہ میں زائد از سعی رہیں اور کوشش کریں۔ برخوردارہ غلام فاطمہ وغیرہ سب اندرون بیرون کے لیے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء اور اگر امکان ہو تو شاہ صاحب کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرنا، وجمع احباب تسلیم۔

از محبت درویشاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۹

یا شافی المرضی

بمحبی و مخلصی جناب مولوی صاحب سلم ربکم السلام علیکم ورحمة اللہ
الحمد للہ علی کل حال خداوند شافی آپ کو شفاء کامل عطا فرماوے۔
آپ کو ار بنشادر کھایا کریں اور سورۃ اخلاص مع بسم اللہ بہر نماز ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار پڑھا
کریں۔

از محبت درویشاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۱۹۔ مارچ ۱۹۱۷ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۳۰

بمحب خاص من حضرت جناب مولوی صاحب مزید محبتکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانبین الحمد للہ علی کل حال۔ آپ

کی جانب سے دو خط متواتر بمضمون مطلوب، ظہور وحدت، واحد تھے۔ الحمد للہ والشکر للہ کہ

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر حال میں طلبِ حقی و حقیقت محمدی ﷺ کی عطا فرمائی، اور فرمائی

ہوئی ہے۔ خداوند کریم ہم تم کو سب مہربانوں کو زیادہ تر ترقی بر ترقی عطا فرماوے۔ آمین

اور برخوردارہ غلام فاطمہ بی بی کو شفا کامل عاجل اور زندگان کو ہدایت و رحمت و

جمع وفات شدگان کو مغفرت عطا فرماوے۔ اور اس جانب سے واسطے حل جملہ امورات دو

جہانی و شفاء جسمانی و روحانی و وصول حصول وصل اصلی جاودانی کے لئے دعاء۔ اللہم

تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک التواب الرحيم۔ وجمع احباء

تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۲۳۔ اپریل، ۱۹۱۹ء)



مکتوب نمبر: ۳۱

کل شیء ہالک الا وجهہ

حضرت جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ علی کل حال ○ دیروز بروز

پنجشنبہ عاشق مرد خدا مست بجذبہ الہی ۱۳ روز بہ بیماری، بیمار ہو کر فوت ہوا۔ بوقت ظہر

جنازہ پڑھ کر دفن کیا گیا ہے۔ اللہم اغفر و لجمع المومنین و المومنات برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آپ کو فقط اطلاعاً عرض ہے۔ آپ وہاں ہی بمعہ سب صاحبان کے، اس کے حق میں اور باقی سب کے حق میں دعاء مغفرت کریں۔ یہ اس لئے کہ وہاں بھی صدمہ بیماری وغیرہ کا ہے۔ وجمع اہباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۱۹۔ مئی، ۱۹۱۹ء)

(از قلم حضرت قبلہ جن پیر صاحب)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۳۲

آنانکہ دل بخدا دارند
دست از ہر دو جہاں بردارند

از عبدالرحمن

بدلبر دلبندم جناب مولوی صاحب دام حبکم فی اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ ط شاید قبل اس کے بھی لکھا گیا ہے کہ اسم ذات شریف لسانی اور لسانی سے قلبی و قلبی سے لطائف اور لطیفیوں سے خیالی اور خیالی سے حالی افضل ہے۔ اور اگر کوئی نسخہ یا کشتہ خیال میں ہو یا حاصل کر کے اُسے بھی ہچکی دفع ضعف کے لئے ہمراہ منور کے، بعد اُس کے جب ہو، بمعہ ترکیب وغیرہ کے ارسال فرمانویں، اللہ خیر۔ یہ محض تقاضائے بشری کے واسطے حصول صحت و تندرستی جسمانی کے لکھا گیا ہے ان اللہ علی کل شیء قدیر اور وجمع اہباء بعد تسلیم دعاء ثم الدعاء۔ اور بھلے شاہ وغیرہ کی

کافیوں کا فکر فرمانویں کہ دعائے روحانی ہیں۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۳۳

حضرت جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ الحمد للہ علیٰ کل حال ۱۱ مورخہ ۱۱ صفر
۱۳۳۸ھ کو بروز جمعرات برخوردارم کلاں عرف جن جن طول عمرہ کی اہل خانہ بقضاء الہی
فوت ہو گئی ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون ۱۱ جناب کے جمیع برادر صاحبان وغیرہ جمیع مجبان
علاقہ جہلم وگوجر خان و مولوی صاحب گجراتی کو السلام علیکم واطلاع باد۔ صرف دعاء کے
لیے اطلاع ہے۔ آپ عرس مبارک سے پہلے تکلیف نہ فرمانویں۔ عرس مبارک قریب ہے
اپنی خیریت سے اطلاع دیویں مکرراً آپ کی بیماری کی خبر کئی دفعہ آئی ہے۔ دعاء ہے باری
تعالیٰ صحت کامل عاجل عطا فرماوے۔ آپ بھی بیماری کی تمام کیفیت سے اطلاع بخش کر
تسلی دیویں والسلام۔

از عبدالرحمن قادری چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۳۴

حضرت جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ منجانبین الحمد للہ علیٰ کل حال ۱۱ چھوہر
والے سید صاحب کے لئے لوہے چون کا لکھا گیا ہے اور ایک روپیہ بھی ارسال کیا گیا
ہے۔ انشاء اللہ پہنچ گیا ہوگا اور اسمعیل خان دروازہ والا کے واسطے بھی آپ نے وعدہ فرمایا

تھا۔ یہ دونوں صاحب آرزو و مکرر، سہ کرر کرتے ہیں کہ لوہے چون ارسال فرمانویں یعنی یہ دونوں صاحب لوہے چون کی طلب کرتے ہیں۔ آپ براہ مہربانی ان کے لئے لوہے چون بمع ترکیب خوردنی و پرہیز لکھ کر ارسال فرمانویں۔

اور آپ اپنے کام سے، جس کام کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ہم تم سب کو پیدا کیا ہے، یعنی محبت بمعیت خدائی سے ایک دم بھرنہ کریں جدائی۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۲۱۔ فروری، ۱۹۲۰ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۳۵

از عبدالرحمن

بجب خاص من حضرت جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ ۞ اللہم احرق عوارض قلبی من نار عشقک ۞ و شوقی الی لقائک ۞ و قطع حجابا من بینی و بینک ۞ و نور قلبی بنور معرفتک ۞ و ارزقنی کاسا من شراب محبتک ۞ و خلعة وصالک و تشریف لقاءک ۞ یا ذالجلال والا کرام ۞ یہ جلنا، جلانا جانمین کافی محبت اللہ و عشق اللہ ہو آمین۔

اے طالب راہ خدا مشغول شو در ذکر ہو

اے عارف مرد خدا مشغول شو در ذکر ہو

میاں علی احمد صاحب کو اس صدے (کے صبر) کا اجر دو جہاں میں اللہ تعالیٰ اجر

بہتر اور بدلا برتر عطا فرماوے، آمین۔

دائماً باش فانی فی اللہ
انتظار وصل بقا باللہ
تو زخود گم شو کمال این ست و بس
تو مہماں اصلاً وصال این ست و بس

اور برخوردار ولایت خان کی وصولیت مربیوں کے لیے اور بجمع صاحبان خاص
کے مربیوں کے جیبوں کے محبوبوں کے واسطے اس جانب سے دعاء تم الدعاء۔

اللہم ربنا تقبلنا انک انت السميع العليم ۞

از عبدالرحمن چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۲۲۔ جولائی، ۱۹۲۳ء)

خاکسار محمد فضل سبحان کی طرف سے السلام علیکم از زید اللہ سگ دربار چھوہروی
بخدمت جناب مولوی صاحب و جناب غلام نبی شاہ صاحب دست بستہ السلام علیکم قبول
ہو۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۳۶

یا اللہ تعالیٰ

محب خاص و خاص الخاص من، حضرت جناب مولوی صاحب دام علم و
اعمالکم فی اللہ ۞ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ ۞

کیا کعبہ کیا بتخانہ سب جلوہ ہے وجہ اللہ کا

کوئی ملاں ہو قرآن پڑھے، کوئی پنڈت وید بتاوے رے!

من عرف نفسه فقد عرف ربه ومن عرف ربه فقد كل لسانه^ط اپنے ہی

محبوب نولوچو اور کسی نوں نہ سوچو:

یکے خواہ و یکے خوان و یکے جو

یکے دان و یکے بین و یکے گو

آپ یہاں خدمت کے لیے کپڑے لائے، وہاں سے کفش مرغوبی ارسال

فرمائے۔

آپ اپنی ذات کو محبوبی ذات میں من کل الوجوه فناہ کر کے بقا باللہ میں، ہر آن

فان میں اللہ، اللہ کیا کریں۔ چنانچہ حدیث قدسی شریف میں وارد ہے کہ ”بکثرت نوافل

بندے کا آنکھیں، کان، ہاتھ، پاؤں، دل“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”میں ہو جاتا ہوں“ بس

بس آگے ادب شریعت!

بسم الله الرحمن الرحيم لا اله الا الله محمد رسول الله من اوله الى

اخروہ^ط

از عبد الرحمن چھوہروی

وجميع احواء بعد تسليم درجه بدرجه اس جانب سے دعاء ثم الدعاء اللهم ربنا

قبلنا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم^ط

از عبد الرحمن چھوہروی

(تاریخ مہرڈاک: جنوری، ۱۹۲۳ء)

کل شی ہالک الا وجہہ

از عبدالرحمن

بمغوم الغم ومفہوم الہم، حضرت جناب مولوی صاحب دام حکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، الحمد للہ علی کل حال ۞ آپ کا نوازش نامہ، غم شامہ دیکھنے سے خوشی اور پڑھنے سے ہم و غم حاصل ہوا۔ اللہم اغفر لہا و لجمیع امة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۞ اللہم اعف عنہا و عن جمیع المؤمنین ۞ اللہم ارحم علیہا و علی جمیع مشائخنا ۞ یغفر اللہ لنا و لوالدینا ۞ لہا و لوالدیہا ۞ و لجمیع المؤمنین و المؤمنات ۞ برحمتک یا ارحم الراحمین ۞ امین یا رب العلمین ۞

خداوند کریم آپ کو اس مصیبت کا صبر اور دوچنداں اجر، بلکہ خیر منہا کا عطا فرماوے۔ آپ اپنی محبت خدا و رسول ﷺ میں ہر آن فان میں مستغرق رہیں اور رہا کریں۔ حقی بات یہ ہے کہ یہ آزمائش و ابتلاء منجانب اللہ ہے۔ آپ حق سچ پر ثابت قلب رہیں۔ ویکمیع احباء بعد تسلیم اس جانب سے بلکہ جانبین سے طلب دعاء ثم الدعاء۔ دیروز مولوی محمد کریم صاحب پہنچ گئے ہیں۔

از عبدالرحمن چھوہروی

عشق را نازم کہ یوسف را بازار آورد
 شیخ صنعان زاہدے را زیر زناں آورد
 دار را معراج میدانند سرداران عشق
 عشق کے ہر بوالہوس را بر سردار آورد

حضرت عشق دی ہے ایسہ چال
کدی ہجر تے کدی وصال

(تاریخ مہر ڈاک: ۲- اپریل، ۱۹۲۴ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۳۸

نمی خواہم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

بجہ خاص و خاص الخاص من حضرت جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی

سبیل اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جسدی	اسیں	لوڑ	کریندے
اوہ	اساڑے	من	وچ
شاہرگ	تھیں	نزدیک	سنیدے
بن	مرشد	دیدار	نہیں
وصل	عشق	نے	حاصل
ہجر	سانوں	درکار	نہیں

مجا! غلبہ محبت کی انتہا وصل ہے۔ وصل ہے، تو پھر تڑپنا کیا ہے البتہ اتنا ہے کہ

اول ہجر بعدہ متصلش وصل بحکم لا الہ کے متصل الا اللہ۔ باقی

یکے دان و یکے بین و یکے گو
یکے خواہ و یکے خوان و یکے جو

اور زکوٰۃ اپنے مکان ہی میں ادا کرنی بہتر ہے۔ کسی کے ساتھ وقت خاص ضرورت کے

کلام کرنی جائز ہے۔ مجموع احباء درجہ بدرجہ السلام علیکم اور میاں نور احمد صاحب کا وزیرستان سے نوازش نامہ یہاں پہنچا، ان کی اہلیہ صاحبہ کی بیماری کا لکھا ہوا تھا ان کے لیے دعاء ہے اور آپ کی صحت روحانی و جسمانی کے واسطے بھی اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔

اور ترکہا (اسم ذات شریف کے تعویذات) بھی کھانویں، کھلانویں اور زندوں کے لیے راہ ہدایت حقی و حقیقت محمدی و شہود وصل اصلی کی دعاء ثم الدعاء۔ وفات شدگان کی مغفرت کے لیے بھی، خصوصاً مغفورہ مرحومہ باد، غلام فاطمہ بمغفرت الہی و بشفاعت محمدی وغیرہ شفیعان کی قبولیت کے ذریعہ بدامن خاتون جنت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا لپٹ کر جنت میں انہی کی اُس کو جار (ہمسائیگی) میں بھی رکھے آمین۔ اور مکرر آنکہ آپ کے لئے واجب بلکہ فرض قطعی ہے کہ آپ ہر دم عشق میں مچا کریں، وصل میں بسا کریں۔ آمین یا رب العلمین۔ سب صاحبان کی طرف السلام علیکم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۳۹

یا اللہ تعالیٰ

سرمد	زغم	عشق	بوالہوس	را	نہ	دہند
سوز	پر	پروانہ	گس	را	نہ	دہند
عمر	باید	کہ	یار	آید	بکنار	
ایں	دولت	سرمد	ہمہ	کس	را	نہ

از عبدالرحمن

بکضور محزون حضرت جناب مولوی صاحب دام حزنکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ ، منجانین الحمد للہ علی کل حال ۰ آپ کا نامہ، غم شامہ پہنچا۔ پڑھنے سے دل میں درد پر درد پیدا ہوا۔ آپ کے اور اس بے ہیچ کے پارہ جگر، دل بند کا ٹکڑا، جدا ہونے سے دل خفا بر خفا ہوا۔ آخر الامر بے صبری سے صبر کے لیے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔

اللہم اغفر له و بجمع مشائخنا ۰ اللہم اعف عنه وعن جميع امة
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۰ اللہم ارحم علیہ وعلی جميع المؤمنین و المؤمنات ۰
اللہم تقبل منا انک انت السميع العليم ۰

عشق را نازم کہ یوسف را بازار آورد
شیخ صنعان زاہدے را زیر زناں آورد
دار را معراج سے داند سرداران عشق
عشق کے ہر بوالہوس را بر سردار آورد

اللہم اعط لنا صبرا واجرا جمیلا وعظیما امین یا رب العلمین ۰
از فضل سبحان و محمود الرحمن وغیرہ تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی "بقلم خود"

(تاریخ مہر ڈاک: ۲۱۔ جون، ۱۹۲۳ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۰

ایک دفعہ حضرت قبلہ مولوی صاحب (خلیفہ جہلم) اشد بیمار ہو گئے تو انہوں نے
اس بیماری میں ایک عریضہ لکھا جس میں یہ شعر تھا:

منجی نامرادی والی میں بیمار پئے نون
دارو درد ساڈا ججاں ملے آزار پئے نون

تو حضرت خواجہ بندہ نواز قبلہ دو عالم حضور چھوہروئی نے یہ شعر جواباً ارشاد فرمایا:

گری جس بیمار ہجر نون منجی نہ سکھاوے
شربت وصل ^{سکنجیں} آپ محبوب پلاوے

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۴۱

آپ نے ایک مرتبہ حضرت مولوی صاحب قبلہ (خلیفہ جہلم) کو دربار شریف

حاضری کے دوران یہ ارشاد عالی دستی تحریر فرما کر عطا فرمایا تھا:

ہر ہر دے وچ ہر ہر پایا
ہر سر دے وچ سر سر پایا
سر ہر سر وچ دلبر پایا
ہر ذرہ نے تال انحد طبل وجایا
وہ چھون اُس یار چھین چھوت کھڈایا

(حضرت قبلہ خلیفہ صاحب جہلم جب ان اشعار کو پڑھتے تو آپ پر اور سننے والے

پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۴۲

از حضور والا شان قبلہ دو عالم حضرت صاحب مدظلہ چھوہر شریف

بغالی خدمت جناب مولوی صاحب جی دامت محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ ، الحمد للہ علی کل حال ۛ آپ کی ارسال کردہ دوائی یعنی لوہے چون پہنچ چکی ہے۔ مگر جناب نے اُس کے ہمراہ کوئی پرچہ ترکیب استعمال کا نہیں روانہ فرمایا۔ اب آپ مہربانی فرما کر پرچہ ترکیب ارسال فرمائیں، یعنی یہ دوائی کس کے ہمراہ کھائی جائے اور کتنی مقدار کی؟ پرہیز، خوراک کیا کیا چاہئے؟ اگر آپ کا ارادہ عرس مبارک پر آنے کا یا مابعد اس جانب ہو تو شرح مثنوی اور مجموعہ کافی بلھے شاہ صاحب بشرط دستیابی ہمراہ لائیں۔

بجمیع احباء تسلیم اور مخلص بخدمت حضرت منزل شاہ صاحب و برخوردار ولی اللہ شاہ صاحب السلام علیکم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

از خاکسار چمن غفی اللہ عنہ تسلیم و طلب دعاء و بجمیع احباء تسلیم۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۴۳

حضرت قبلہ مولوی فضل احمد صاحب خلیفہ جہلم نے ایک بار سوال کیا کہ دعاء کس طرح مانگی جاوے؟ تو آپ نے یہ تحریر فرما کر دیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۛ

خدا = کچھ ہی مانگوں یا نہ مانگوں
اگر مانگوں تو کیا مانگوں؟

ارے دلبر خدا سے مت جدا مانگو
بہت مانگو خدا سے، پر خدا مانگو

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۴۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

وَلَنبَلُوْنَكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۞
از عبدالرحمن

بدلیبندم حضرت جناب مولوی صاحب دام علم و اعمالکم فی اللہ ۞

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ الحمد للہ ، اللہ تعالیٰ ہم ضعیفوں کو اپنی
ابتلاء و آزمائش سے بچا کر استغراق وحدت کا عطا فرمائیں، آمین۔ برخوردارہ وغیرہ سب خلق
اللہ کے لیے دعاء کہ ان صدمات، امراض طاعون، وغیرہ سے باری تعالیٰ نجات عطا فرماوے۔
آمین ثم آمین۔ تعویذات گلوبند و اسم ذات شریف، بیمار و صحت یاب سب کے سب استعمال
فرمایا کریں۔ اور سورہ تغابن شریف، ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار کا، جہاں جہاں امکان ہو ختم کرایا
کریں۔ یعنی جس جس شہر ممکن ہو اور اس سے اگر زیادہ ہو سکے فہو المراد۔

اللہم یا شافی المرضی اشف مرضاء جمیع خلق اللہ ۞ بشفاعۃ
رسول اللہ ۞ بحرمت غوث اللہ ۞ و ببرکت عباد اللہ الصالحین ۞ آمین یا رب
العالمین ۞

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۵

ایک مکتوب مبارک میں آپ نے یہ ارشاد تحریر فرما کر ارسال فرمایا تھا:

کی آکھاں کچھ آکھ نہ سکاں ہجر وصل دیاں باتاں میں
”صم بکم عمی“ ہو کے پھر اسی نوں جھاتاں میں

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۲۶

دائماً	باش	فانی	فی	اللہ
انتظار	وصل	بقا	باللہ	

اللهم اهدنا الصراط المستقیم

هُوَ هُوَ هُوَ

بج خاص الخاص من، حضرت جناب مولوی صاحب، دام علم و اعمالکم

فی سبیل اللہ!

السلام علیکم ورحمة اللہ منجانین الحمد للہ علی کل حال میرا
اور آپ کا علاقہ محبت، مستی نہیں الستی ہے اور ہزلی نہیں ازلی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بفضلہ
وکریمہ یہاں اور وہاں دو جہان میں باترقی پائیدار رکھے اور رکھے گا۔ اور آپ دو سو
(۲۰۰) بار درود شریف بہر نماز اور بعشاء پنج سو بار اللہ لا الہ الا ہو اور بعد باقی وظائف
معمول یہ کے، شغل پاس انفاس کی دن رات، ہر آن فان میں، کثرت بر کثرت پر کثرت
کیا کریں۔ اسی میں ہی فقر، عشق، محبت محبت محبوبی ہے اور طالب، طلب مطلوبی ہے۔ خدا
دوستوں کا مقولہ ہے: ”جو دم غافل سو دم کافر“۔ عارفوں، عاشقوں اور واصلوں کے لیے

بے شغلی سب سے بری ہے الاماں، الاماں، الاماں!

خداوندا! ہم کو، ان کو سب محبوبوں اور خاصوں کو اسی شغل وغیرہ کے سبب یابی، سب بغلبہ محبت اصلی عطا فرمائے آمین اور اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ اللّٰهُمَّ تَقْبَلْمِنَا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب الرحيم ۞ آمین یا رب العلمین ۞

وہی جناب علی احمد صاحب وغیرہ یکم جمع احباء بعد تسلیم دعاء اور یہ خاکپاؤں درویشاں قادریاں عبدالرحمن چھوہروی روئے باضعفی قدرے صحت یاب ہے، والشکر للہ عزوجل۔ ”قرب جانی رابع مکانی نیست“ آپ کا آنا اگر کسی عذر سے معطل ہو تو خیر ہے۔ (از فضل سبحان اسلام علیکم)۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۴۷

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

کیا کعبہ کیا بت خانہ سب جلوہ ہے وجہ اللہ کا کہیں ملا ہو قرآن سکھائے، کہیں پنڈت وید پڑھایا۔ رے

محب خاص و خاص الخاص من، حضرت جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی

اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال ۞ خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ محبوب حقیقی، ادھر ادھر، دونوں جہان میں خیر فرما کر محبت خود رکھے، مارے، اٹھاوے، آمین یا رب العالمین۔ اس سے پہلے آپ کے چند خطوط آتے رہے ہیں، مگر اس جانب سے

جواب باعث تکاسل طبعی نہ بتغافل تبعی کے ارسال خدمت نہ کیا گیا۔

آپ کو اس بے ہجج کا حال بخوبی معلوم ہے کہ کچھ مہمانوں کی خدمت کے باعث فرصت کم، کچھ ضعف عمری لاحق اور نسیان بھی بہت ہے۔ ان وجوہ سے جواب میں تاخیر ہوتی ہے۔ اگلے مہربان یہ خیال فرماتے ہیں کہ باعث خفگی جواب نہیں دیتے۔ حضرت! آپ تو میرے حال کے واقف ہیں۔ میری کسی خاص فرد بشر سے خفگی نہیں اور نہ ہی خدا حصہ کرے۔ مگر دل میں بہت سے فکر و تردد مدرسہ و مسجد کی تعمیر وغیرہ کے ہوتے ہیں لہذا جواب خط میں تاخیر رہتی ہے۔

مکرر آنکہ آپ دہر سالہ (ہندوؤں کی عبادت گاہ) کی بابت تحریر فرماتے ہیں۔ اس جانب سے دعاء ہے۔ مگر آپ اُس محبوب کی رضاء پر ہی راضی رہا کریں کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ اسی کی کشمکش ہے۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے۔

مسجد میں تجھ کو ڈھونڈھوں یا میکدہ میں جا کر
ہر طرف تیرا جلوہ اب ہے پیارے ظاہر

مولوی صاحب! کوئی دھرمسال بناوے یا ٹھا کر دوارہ یا کچھ اور آپ کو کیا؟
آپ ہر حال میں اُس محبوب مطلق کے منلاشی ہو کر اُس کے عشق میں اپنے آپ کو فناء
کریں۔ اور ہر حال میں اس کی رضاء پر راضی رہ کر اُس کے آگے گردن جھکاویں کہ وہ
مالک مطلق بے پرواہ، جبار قہار ہے جو چاہے سو کرے۔

بندہ کو ہر حال میں دکھ، سکھ جو کچھ بھی محبوب کی جانب سے پہنچے سر پر اٹھاوے
اور شا کر رہے۔ اور اپنے آپ کو اس کی ذات میں فنا کرے اور اپنی انانیت کو دور کرے
اور جو کچھ اس محبوب کی جانب سے آوے سر پر سہے اور گردن جھکائے۔ اور اس کو اپنے
حق میں مفید سمجھے کہ جو کچھ وہ کرتا ہے بہتر ہی بندہ کے لیے کرتا ہے۔ ع

عشقست ہرچہ ہست دگر قصہ دراز

از عبدالرحمن چھوہروی

اس کے بعد حضرت جن پیر صاحب کے قلم سے لکھا ہے: ”حضور قبلہ دو عالم شفاعۃ الکبار شریف کا جو وظیفہ تالیف فرما رہے تھے وہ تیار ہے۔ کیا آپکو ارسال کر دیا جائے؟ باقی سب خیریت ہے۔“

(نوٹ: جہلم سے آپ کے خلیفہ حضرت مولوی فضل احمد صاحب نے یہ مکتوب آپ کو اس وقت لکھا جب ان کے قریب ہی ہندوؤں نے دھرمسال بنانا شروع کی تھی۔ اس جواب کے بعد ہندو دھرمسال تعمیر نہ کر سکے۔)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۴۸

آپ کے ایک مکتوب میں یہ اشعار بھی مرقوم تھے۔

حضورى گر ہى خواہى از و غائب مشو حافظ
متى ما تلق من تھوى دع الدنيا اھملھا
مجت جادہ ہا دارد نہاں در گوشہ دلہا
چو تارہ از صبح گم گردید، راہ در زیر منزلہا
بنالد بلبل مسکین کہ از گلزار دور افتد
قیامت آن زماں باشد کہ یار از یار دور افتد

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۴۹

آپ کے ایک مکتوب شریف میں یہ پنجابی ابیات رقم تھے:

خ خبر ت ساڈڑے گرم والی ساڈے دل کلچڑے ورم کیتا
نالے طلب مطلوب دی گرمی نے جی سارے جان جہان نوں گرم کیتا
اول اوہو آہا، آخر اوہو ہوسی، اتھے پانی حباب دا بھرم کیتا
اتھے آوناں جاوناں سہل ناہیں جھگڑا کفر اسلام تے دہرم کیتا

☆☆☆☆☆

مکتوبات بنام حضرت مولوی فضل الرحمنؒ

صاحب بھیروی (خلیفہ بھیرہ شریف ہری پور)

مکتوب نمبر: ۵۰

۱۔ تسلیم ماوجب

راضی ہوں اس میں صنم، جس میں ہو رضا تیری
پرہیز: قوت لا یموت من اکل الحلال مع الصائم

از عبدالرحمن چھوہرویؒ

۲۔ از عبدالرحمن

محبت خاص و خاص الخاص من جناب مولوی صاحب دام محبتکم فی اللہ

تسلیم والشکر للہ کہ فضل الرحمن بعد الرحمن شد۔ ماسوائے قیلولہ کے خواب
نہ کرنی شغل اسم ذات شریف میں سے جس طرح حظ و محبت کا غلبہ ہو کثرت کرنی، نماز
باجماعت پڑھنی اور اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ آمین۔

از عبدالرحمن چھوہرویؒ

(آپ نے یہ مکتوب حضرت خلیفہ صاحب فضل الرحمن بھیرویؒ کو اس وقت لکھا

جب وہ آپ کے حسب حکم ۴۱ یومیہ اعتکاف میں تھے۔)

۳۔ بقول حضرت خلیفہ صاحب ایک اور خط مبارک پر آپ نے شعر مبارک تحریر فرمایا

اسم اللہ بس گراں ست بے بہا
اس حقیقت را چہ داند جز محمد مصطفیٰ

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوبات بنام حضرات صاحبزادگان گنجپتھر شریف مظفر آباد کشمیر مکتوب نمبر: ۵۱

حضرت صاحبزادہ محمد یونس بن میر طیب صاحب گنجپتھر شریف کے نام

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ

هُوَ الْحَقُّ

بمظہر ذات عالی دامت برکاتکم گنجپتھر بادو باشند آمین یا رب العلمین

تسلیم ماوجب، منجانبین الحمد لله علی کل حال، بادبی نوازش نامہ
مظفر آباد سے انتظاری اطلاع ایبٹ آباد بندہ قدمبوسی حاصل کرے گا و ثانی و حالاً ثالث
خون نامہ، غموم شامہ بجہت کے حاصل ہوتے سب حاضرین ایک میزان ماتم پیدا ہو کر جن
وانس سب رونے لگے، بلکہ آسمان پر آنسو ہونے لگا۔ اور اس بے یقین کی حالت ہے جو
ہے:

ایہ آسمان ظلم نت کردا ظالم روپ قصائی

خفگی وچ وصل دے یاروں راضی وچ جدائی

بہیناں نالوں ویر وچھوڑے، مانواں تھیں فرزنداں

یاراں نالوں یار وچھوڑے، تروڑ دلیدیاں بنداں

اُس روز حالت اندرونی قرب نزع و مردو مادہ پر جزع و فزع، اور اس غمزدہ کو
تخیر در تخیر بہت افسوس ہوا۔ اگر سواری ریل ہوتی تو ان کو بھی بہر حال سواری ریل و ہاں
لے جا کر بزنگی خیر والا خاک کی قدمبوسی دفتا دیتے اور ہر ایک فرماتا تھا کہ جنازہ حضور
حاصل نہیں، اور اس طرف حالت از حد ہے، فصبر جمیل، چارہ صبر است و لیکن
صبرندارم چہ کنم۔ اب بفضل تعالیٰ بیماری سے وضعف بے منتہی۔ حضرت! تا حال بیمار کو بکثرت
اعتماد و اعتماد ان کی کہ شاید اسی حالت شدت خفگی میں سے کچھ اور ظہور میں نہ آئے،
اطلاع جدائی حضوری سے معطل ہے۔

جناب من! سکندر پور والے اور تربیلہ والے۔۔۔ اور جو جو کوئی دیندار اور
دنیا دار، استجاب کہ آشاء ہیں سب حضرت کی فاتحہ خوانی کیلئے آتے ہیں۔ اس طرح
کثرت و ہجوم ہے کہ گویا اس جگہ حضور عالی انتقال فرما گئے ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون
اور اس غمدیدہ کا ارادہ بھی انشاء اللہ الکریم بشرط خیر اسی ہفتہ واسطے خاکبوسی آندرگاہ عالی
جناب کے روانہ ہونے کا ہے۔ اور وقت روانگی کے بھی اطلاعاً عرض خدمت کی جاوے
گی، واللہ اعلم بالصواب و الیہ مرجع المآب و بخدمت حضور عالیان جمیع حاضران،
ما بقیاں، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ فقط

از غمدیدگان

عبدالرحمن قادری چھوہروی

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

انا لله وانا اليه راجعون

قال الله تعالى تلك الايام نداولها بين الناس

بجناب عالی دامت صبر کم لله - تسلیم، الله، الله، الله، الهجرتنا علی الله

والوصلکم فی الله ومع الله

دیروز روزیکہ عریضہ بطلب دعائی شفائی اینجا --- و بشارت حضوری عرضی شد،
ہمیں روز بعصر نواز شامہ، غموم شامہ رسید۔ بدین کلمات وفاتی، ترددی رونمود کہ در گفتن نمی
آید۔ چون بخواندیم، حالتی بود کہ بعیان غم و ہم طوالت بر طوالت، اگر چہ دلانجا خیال یار،
ولیکن در اینجا وبال دیر، نہ اینم و نہ آنم، و نہ دانم، اللہ اللہ، و بجز ایں چہ میگویم و گفتن نمی توانم
گفتن، یغفر الله لنا و لموتنا، یغفر الله لنا و لموتنا، اللهم اوصل
بجميع مشائخنا الی وصل توحیدک۔

از غمزدگان عبدالرحمن چھوہروی

ترجمہ:

بسم الله الرحمن الرحيم

انا لله وانا اليه راجعون

قال الله تعالى تلك الايام نداولها بين الناس

بجناب عالی دامت صبر کم لله - تسلیم، الله، الله، الله، الهجرتنا علی الله

والوصلکم فی الله ومع الله

کل جب کہ دعا و شفاء کی طلب اور حاضری کے لئے خط لکھا گیا، اسی روز عصر کے وقت آپ کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ جس میں وفات اور غم کی خبر پڑھی۔ جو نہی خط پڑھا حالت یہ ہوئی کہ غم اور ہم حد سے زیادہ بڑھتا گیا اگرچہ دل یار کے خیال میں ہے لیکن اس جگہ غم اور الم میں گرفتار ہے یعنی نہ یہاں ہوں اور نہ وہاں ہوں اور نہ ہی کچھ جانتا ہوں۔ اللہ اللہ اس کے علاوہ کیا کہوں کہ کچھ بھی کہنے کی سکت نہیں یغفر اللہ لنا و لموتنا، یغفر اللہ لنا و لموتنا، اللهم اوصل بجمع مشائخنا الی وصل توحیدک۔

از غمزدگان عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۵۳
بطرف گنجھتر شریف

ع حضوری گر ہی خواہی ازو غائب مشو حافظ

هُوَ الْحَقُّ

بمضور حضرت جناب صاحب دامت ذوقکم باللہ

تسلیم ماوجب، منجانبین الحمد للہ از سرگزشت ازلی، لم یزلی، علی کل حال ۵ یا ۶ تاریخ رمضان مبارک نوازش نامہ حضوری شرف صدور لایا۔ جبہ عینین بوسی ادب سے بعد دیدہ مشرف ہوا، تو دروں پر غموں حضرت جناب مائی صاحبہ مرحومہ مغفورہ کا انتقال نظر آیا، قالوا انا لله و انا الیہ راجعون یغفر اللہ لنا و لموتنا یغفر اللہ لنا و لموتنا یغفر اللہ لنا و لموتنا اللهم اغفر لنا و لجمع المؤمنین و المؤمنات برحمتک یا ارحم الرحمین۔ چونکہ قریب یعنی ۷ تاریخ عرس حضور حضرت صاحب قبلہ و کعبہ کی تھی و

لہذا اسی روز ختم شریف معطل ہو کر بتاریخ ۷ شامل عرس شریف کے ختموں میں دعاء بمغفرت
 آنصاحبان وغیرہ جمیع مشائخان حضرات قادریہ عالیہ اعظمیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
 کی گئی ہے، ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت
 التواب الرحيم اور نواز شامہ حضوری کے اسوالا لہ عبداللہ صاحب کوئی خبر نہ تھی، اس کے
 بعد شتاب وہ صاحب یعنی لالہ عبداللہ صاحب اسی مسافر خانہ میں تشریف ہوئے اسی سبب
 تعطیل تعزیت نامہ کی ہوئی۔ والعدر عند کرام الناس مقبول۔

انشاء اللہ الکریم بعد انقضائے رمضان مبارک ان کو روانہ باں ہدایت خانہ کیا
 جائے گا، اور یہ بے بیج بجهت تعمیر چاہ کچھ قرضی، کچھ کسی سے اور کچھ کسی سے، لے کر
 مزدوروں کو دیا جاتا ہے، آپ دعاء فرمانویں انشاء اللہ یہ سگ درگاہ حضوری بعد فراغت بھی
 قدم بوسی حاصل کرے گا، اور حضرت صاحب کلاں عرس (میں) شامل ہو کر دوسرے روز کہیں
 روانہ بطرف پشاور شیخان ہو گئے ہیں، و بحضور حضرت بالائی صاحب و جمیع صاحبزادگان نام
 بنام و بجمیع خدامان و ملازمان بعد السلام علیکم طلب دعاء

نیاز از عبدالرحمن قادری چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوبات بنام

حضرت حکیم قاضی شمس الدین شاہ^{رحمۃ اللہ علیہ} دکنہ کشمیر

مکتوب نمبر: ۵۴

هُوَ وَ لَهُ وَ نَصَلِي عَلٰی نَبِيهِ

بھین مخصوصین اعنی شمس الدین شاہ صاحب و عبدالمجید شاہ دامت ذوقکما

بِاللہ

بعد ہدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ^ط آپ کے مرحومین کے حق میں درگاہ مجیب الدعوات میں دعاء کی ہے۔ خداوند کریم ورحیم ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کو اور آپ کے والد صاحب بزرگوار کو صبر کا رزق نصیب فرمائے۔

اللہم اغفر لہما ○ و اعف عنہما ○ و تجاوز عنہما ○ و ارزقہما من خزائن رحمتک یا ارحم الراحمین^ط خداوند اکبر جل علی نے فرقان حمید میں دو بشارتیں یعنی ایک متقی کے واسطے اور دوسری متوکل کے واسطے فرمائی ہیں۔ اس آیت کریمہ عظیمہ کے معنی کو غور فرمایا جاوے آیت و من یتق اللہ يجعل له مخرجاً الخ۔ جب آپ صاحبان کے قلب میں آیت مکتوبہ کے معنی متمکن ہو جائیں، تو امید کہ قلت پیداوار زراعت وغیرہ کا کچھ اندیشہ نہ رہے گا۔ چاہئے کہ ہر حال میں تقویٰ اور توکل کو نہ چھوڑیں کہ اسی میں کامیابی دارین کی متصور و متیقن ہے۔ اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء و هو القوی العزیز^ط اور ایک لفافہ بھی جناب کا اس مسافر خانہ میں موجود ہے وقت درکار

طلبیں (طلب فرمائیں)۔

از خاکپابوس قادریاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۵۵

ما اصابک من سية فمن نفسک وما اصابک من حسنة فمن اللہ ۞

محب خاص من حضرت جناب شمس الدین شاہ صاحب دام محبتکم فی اللہ ۞

السلام علیکم ورحمة اللہ ۞ آپ اپنے ماضی سے تائب ہو کر سپرد با خدا

مع رضاء خدا و رسول کے رہیں اور رہا کریں۔ خداوند کریم آپ کو دو جہان میں مع آپ کے محبوبوں و پیر بھائیوں کے خوش و باعزت رکھے اور اپنے محبوبوں کے ساتھ مارے اور محبوبوں کے ساتھ اٹھائے۔ اور اس جانب سے بھی دعاء شتم الدعاء۔

اور مکرر آنکہ آپ ہی تائب ہویں اور الحمد شریف باتصال بسم اللہ شریف یعنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین الی آخرہ ۵۰ ایک سو بار فجر، دو سو

بار بعشاء پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توبہ خالص و بہ برکت اس حیلہ کلام پاک اپنی کے

آپ کو اس غم و ہم سے بالحاظ و عزت نجات عطا فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔ اور

مخصص بخدمت حضرت مولوی عزیز الدین صاحب و جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب

بعد السلام علیکم عرض کہ آپ دونوں صاحبان بلکہ سب صاحبان کار معلومہ کی بھی دعاء کیا

کریں۔ وجمع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۵۶

اللہم اهدنا الصراط المستقیم

بمحب خاص و خاص الخاص من حضرت جناب شاہ صاحب دام محبتکم فی سبیل

اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ منجانین الحمد للہ علی کل
 حال ۱ آپ بطلب محبت حقی و حقیقت محمدی بروز جمعہ بوقت سحر غسل کر کے چار رکعت
 دوگانہ دوگانہ، بہر رکعت بعد الحمد شریف پچیس پچیس بار اخلاص شریف بعدہ روبرو قبلہ،
 بادب خضوع و خشوع و حظ و بحضور توسل کامل و ربط قلب مکمل بیٹھ کر دست راست خویش
 بزیر دست متوسل سمجھ کر توبہ توبہ نصوح از گناہان کبار و صغائر وغیرہ بے فرمانیاں و مکروہات
 خدا و رسول کے سے کریں۔ بعدہ وظائف درود شریف ایک ایک سو بار بہر نماز و بوقت سحر
 یا فجر و بعشاء لا الہ الا اللہ تین سو بار، الا اللہ، تین سو بار، اللہ، تین سو بار اللہ لا الہ الا
 ہوتین سو بار پڑھا کریں۔ آئندہ کو باتصال و اتحاد و ربط قلب وقت گزارا کریں۔ خداوند
 کریم دو جہان میں بغلبہ محبت و کثرت یاد محبوب از غم و وہم نجات عطا فرماوے گا۔ آمین
 یا رب العلمین۔ اور برخوردار نجم الدین شاہ صاحب کے واسطے آپ چہلکاف شریف
 گیارہ روز اکتالیس بار ہر روز پڑھ کر برخوردار پر دم اور نمک پر بھی دم کر کے اُس نمک کو
 برخوردار کو روٹی کے اول آخر، سونے کے وقت اور جاگنے کے وقت کھلایا کریں۔ اللہ تعالیٰ
 بفضلہ و کرمہ و بلحاظ جیبہ و محبوبہ اعنی حضرت محمد ﷺ و بشفیعیان مقبولان خدا اُس کو شفاء
 کامل عاجل عطا فرماوے، آمین یا رب العلمین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

بجب خاص و خاص الخاص من حضرت جناب قاضی شمس الدین شاہ صاحب دام

حبکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ ط الحمد للہ علی کل حال ط خیریت جانبن
مطلوب ہے۔ آپ کا نوازش نامہ پہنچا۔ حال کلی معلوم ہوا جواب میں دیری اس لیے ہو گئی
کہ آپ کو اس بے ہج کی تساہل طبع کا حال معلوم ہے۔ ان میں ایک سبب ضعیف العمری
کا ہے۔ کچھ تو مہمانوں کی دلداری کرنی پڑتی ہے اور کچھ نسیان بھی ہو گیا ہے۔ اس لیے
اپنے محبوبوں کی محبت کے موافق جواب نہیں دیا جاتا۔ امید ہے کہ آپ خفگی دل میں نہ لاویں
گے کہ آپ میری طبیعت کے واقف ہیں۔

اس بے ہج کا جو اتحاد قلبی آپ لوگوں کے ساتھ ہے خود آپ صاحبان کو معلوم
ہے۔ محبوب حقیقی اس اتحاد کو دن بدن بڑھاوے اور ابدالآباد تک قائم رکھ آمین ثم آمین۔

جو کچھ حالات قرضداری و تنگی معاش خانگی کی بابت آپ نے تحریر فرمایا ہے سب
حالات معلوم ہوئے۔ صاحب! خیال فرمایا جاوے کہ یہ اکثرین مشائخ کی سنت متقدمین سے
ہے۔ بلکہ آپ کو حالات سید العالمین محبوب کل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گذران
خانگی کے مفصل معلوم ہوں گے کہ کس طرح دنیا میں انہوں نے اپنی عمر بسر فرمائی ہے۔
ایک ایک ماہ تک چولہے میں (حضور کے ہاں) آگ نہ جلتی تھی۔

اب جو وارث و پیروان، آنحضور ﷺ ہوں گے اگر ان پر کوئی ایسا وقت آ
جائے تو ان کو چاہئے کہ دل کو حوصلہ اور سہارا دیویں۔ آنحضرت ﷺ کے حالات کو یاد کر
کے اور مشائخ متقدمین کے فقر و فاقہ کا خیال کریں۔ مگر آپ تسلی فرمادیں اور بالکل نہ

گھبرانویں، اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے گا۔ اس عُسر سے یُسر عطا فرماوے گا۔ دعاء کی گئی ہے اور پھر بھی کی جاوے گی اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔ اور کشائش ظاہری و باطنی عطا فرماوے آمین۔ نیز جتنے امور آپ نے تحریر فرمائے ہیں سب کے لئے اس جانب سے دعاء ثَمَّ الدعاء۔ محبوب حقیقی سب غم الم، تردد و جہانی دور کرے، آپ کو اپنے عشق میں مستغرق فرماوے آمین۔

ختم شریف ”اللہ الصمد“ کا سو لاکھ ادا کریں۔ عام لوگ اگرچہ ایک لاکھ ہی پڑھتے ہیں مگر آپ لوگ ایک لاکھ پچیس ہزار (اسم) پڑھا کریں کہ یہ طریقہ مسنون الاولیاء ہے۔ باقی ہر وقت آپ اس محبوب حقیقی کے عشق میں سراسر مستغرق رہا کریں۔ اور مسمی اشرف خان ترک کی بابت آپ نے جو لکھا ہے سو صاحب! اگر کوئی تذکرہ شروع ہو جاوے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب اصحاب کبار نے بیعت کی۔ پھر حضرت صدیق اکبرؓ کے ساتھ پھر حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ پھر حضرت عثمانؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ۔ تو کیا یہ اصحاب جو بیعت ایک صاحب سے پھر دوسرے صاحب سے کرتے رہے (نفس بیعت سے) منکر ہو جاتے تھے؟ (کہ دوسری بیعت کی ضرورت پڑتی رہی)۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیعت خلفاء الراشدین کی سلطنت کی (ہی) بیعت تھی، طریقت کی بیعت نہ تھی، مگر ان کا یہ قول جھوٹ ہے۔

نیز حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے والد گرامی حضرت علیؓ کے ساتھ بیعت کی پھر اپنے بھائی حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تو کیا امام عالی مقام حضرت حسینؓ اپنے والد صاحب (کی بیعت) سے منکر ہو گئے تھے اور کیا معاذ اللہ وہ اس انکار کے مرتکب ہوئے؟ (اگر ہرگز نہیں ہوئے تو ان کی بیعت ثانی بیعت طریقت تھی) علیٰ ہذا القیاس یہی طریقہ اولیاء کرام کا ہے کہ ایک سلسلے میں بیعت کر کے اُس کا فیض حاصل کر

کے پوری تکمیل فیض سلسلہ کے بعد دوسرے سلسلہ کے شیخ سے بیعت اور فیض حاصل کرتے رہے ہیں۔ صرف بات اتنی ہے کہ پہلے شیخ سے بد اعتقادی نہیں ہونی چاہئے۔

نیز جو اس نے حکم کفر کیا ہے یہ اُس کی سراسر غلطی ہے۔ صحیحین کی حدیث ہے کہ ”جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے اور وہ شخص آگے لائق کفر نہ ہو اور مرتکب (جرم کفر) نہ ہو تو وہ کلمہ کفر (یعنی فتوائے کفر) کہنے والے کی طرف رد (واپس) کیا جاتا ہے۔“

نیز سماعت میں یہ بات آئی ہے کہ مسی عبدالعزیز نمبردار کی طرف کچھ روپیہ باقی ہے گھوڑی کے خریدنے کا۔ اگر یہ بات سچ ہے تو آپ عبدالعزیز سکنہ فیروز پورہ کو فرمانویں کہ روپیہ مذکور ضرور جناب شاہ صاحب محمد شاہ سکنہ تارہ زو کو دے دے۔ نیز آپ کو چاہئے کہ خاص موضع دلہ یا علاقہ خود سے کسی خلیفہ خاندان سہروردی سے وظائف خاندان سہروردیہ جو نماز پنجگانہ کے بعد تسبیح پر پڑھے جاتے ہیں، نوافل جو وہ پڑھتے ہیں اور جو شغل اشغال وہ وقتاً فوقتاً کرتے ہیں یہ تین چیزیں بلکہ جو کچھ معمول ہے ان کے وظائف کے ادا کرنے کا، ضروری تلاش کر کے اس جانب ارسال فرمانویں کہ ”مجموعہ قادری“ میں سب درج کرنے ہیں۔ اگر آپ کو علاقہ خود سے وظائف وغیرہ دستیاب نہ ہو سکیں تو شہر سرینگر جا کر ضرور کسی خلیفہ صاحب خاندان سہروردی سے لکھا کر ادھر ارسال فرمانویں کہ نوافل، وظائف اور اشغال وغیرہ کی ضرورت ہے۔

بخدمت شریف حضرت جناب عبدالمجید شاہ و برخوردار عبدالغنی شاہ و حضرت مولوی عزیز الدین صاحب و مولوی محمد حبیب اللہ صاحب و عبدالعزیز نمبردار و حضرت جناب محمد شاہ صاحب سکنہ تارہ زو و علی شاہ و احمد شاہ و نور شاہ و جمیع احباء کو اس جانب سے دعاء ثم الدعاء و درجہ بدرجہ السلام علیکم قبول ہو و خلاصہ آنکہ

کار کن کار بگذر از گفتار
کاندریں راہ کار دارد کار

قال را بگذار اندر حال رو

از عبدالرحمن قادری چھوہروی

و بخلص عبدالسبحان ملک بعد سلام کے واضح ہو کہ حاصل کرنا زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و حضرت محبوب سبحانی اوپر کثرت مجاہدہ و خشوع و خضوع اور پاکیزگی باطنی پر موقوف ہے۔ مگر خیر آپ یہ کام کرنا کہ اکتالیس رات، ہر رات میں درود شریف اللہم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید گیارہ ہزار بار پڑھ کر آرام کیا کریں، امید ہے کہ وہ محبوب حقیقی اپنا فضل و کرم کرے گا۔ فقط

(از قلم مولوی محو علی کاتب، ۶۔ ذی قعدہ، ۱۳۱۳ھ)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۵۸

کل شی ہالک الا وجہہ

محب خاص و خاص الخاص من حضرت جناب قاضی شمس الدین شاہ صاحب دام

حبکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال خیریت جانہین کی مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ادھر ادھر دونوں جہان میں خیر فرماوے آمین۔ آپ کے خطوط گاہے گاہے تشریف آوری فرماتے رہا کرتے ہیں۔ مگر آپ کی محبت اور دلداری کے موافق جواب جلدی نہیں دیا جاتا، بسبب کم فرصتی، آپ کو خود اس بے ہیج کا حال معلوم ہے۔

اس سے پہلے یعنی بعد از عرس مبارک۔ ایک لفافہ آیا تھا۔ جس میں آپ نے

اپنے فرزند ارجمند نور الدین کی وفات کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر اس کا جوابی تعزیت نامہ نہ لکھا گیا۔ آپ کم محبتی کا دل میں خیال ہرگز نہ فرمانویں، کہ اس خاکپا درویشاں کو آپ لوگوں کے ساتھ محبت نہیں، کہ جس کے باعث جواب نہیں بھیجا جاتا۔ حضرت! یہ رشتہ محبت، محبوب حقیقی جانہن میں مدام ترقی پر رکھے۔ جواب خط کا نہ دینا صرف تساہل طبع، کم فرصتی اور باعث نسیان ہے اور کوئی سبب نہیں۔ امید ہے کہ آنجناب باعث ان معذوریوں کے، اس بے بیچ پر کوئی شکوہ نہ فرماویں گے۔ نیز قریب ہی ایک اور خط آپ کا پہنچا تھا کہ برادر عزیز عبدالمجید شاہ اس دار فانی سے رخصت فرما گئے ہیں، اناللہ وانا الیہ راجعون ۞

اللهم اغفره اللهم ارحم عليه ۞ اللهم اجعل قبره روضة من الفردوس ۞ آپ کے ان ہر دو وفات شدگان کے اس جہان سے چلے جانے کی وجہ دل بیتاب ہے۔ اللہ آپ کو صبر عنایت فرماوے اور اس صبر کا اجر دونوں جہان میں عطا فرماوے، آمین ثم آمین۔ نیز

آپ کو چاہئے کہ درود مستغاث شریف اکاون (۵۱) روز، گیارہ (۱۱) دفعہ ہر رات میں پڑھا کریں۔ امید ہے کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کی سب مشکلات حل فرماوے گا۔ نیز اس جانب سے آپ کے سب مقاصد دارینی کے لیے، خصوصاً جھگڑا زمین و باغ کے لیے دعاء کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ کام بخوبی سرانجام فرماوے اور آپ کی یہ مشکل بھی حل کرے۔

دوبارہ درود شریف یاراں (۱۱) بار ہر رات کو اکیاون روز پڑھنے کے لیے تاکید ہے۔ امید ہے وہ قادر مطلق اپنا فضل فرماوے گا۔ سب صاحبان پرسان حال کو اس جانب سے السلام علیکم قبول ہو۔ وجمع احباء تسلیم۔

از عبد الرحمن چھوہروی

مکتوب نمبر: ۵۹

ایک بار قاضی صاحب حکیم نے کشمیر کی عمدہ چائے ہدیہ بخضور قبلہ عالم دربار گہر بار چھوہر شریف بھیجی اور ساتھ ایک خط لکھا۔ جس میں یہ الفاظ تھے:

کاہے خشک از مہربانی خویش، بقبولیت سرسبز فرمائید:

گر نیست جمال و رنگ و بویم
آخر نہ گیا ہے ، ز باغ اویم

قبلہ دو عالم حضور چھوہروئی نے یہ جوابی مکتوب مبارک ارشاد فرمایا:

آپ کی چاء در عین چاہ، چاہ بخش حاصل ہوئی۔ باری تعالیٰ جانہن کی چاء کو ازاد

یاد و ترقی فرماوے

چاہت چاہ چاہاں از چاء چاہ بر آرد
چائے پر جوش باید، محبوب چاہ شمارد

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۶۰

محب خاص من جناب شمس الدین شاہ صاحب دام محبتکم فی اللہ

بیت حضرت سلطان باہو صاحب:

جہلا بہن توکل والا مرداناں ترئے ہون
جس دکھوں رب حاصل تھیوے اُس دکھوں مول نہ ڈریئے ہون
عسر تہیں رب یسر کریندا پرچت مولیول دہریئے ہون
جاں جاں سوہنا سرنوں چاہے باہو، اتھے ہرگز عذر نہ کرئے ہون

مکرر آنکہ، اگر آپ دو جہان کو لوڑیں، خدا تعالیٰ کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں، یعنی
خداوند کریم کے نام سے مکھ نہ موڑیں۔ مخص بخدمت ہر دو مولوی صاحبان وغیرہ بجمیع
مجان بعد تسلیم ماوجب اس جانب سے دعاء ثم الدعاء آمین ○

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۶۱

از عبدالرحمن چھوہروی بقلم خود

بعالی خدمت شریف والا شان جناب حضرت شمس الدین صاحب و مولانا مولوی

عزیز الدین شاہ صاحب و حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب

السلام علیکم، آپ کا خط ملا راحت ہوئی۔ بیماری سخت ہوئی تھی مگر بفضلہ تعالیٰ

اب اس طرف جانبین میں خیریت اور صحت ہے۔ البتہ ضعف ہے اور کسی کسی وقت بخار کی

حرارت بھی آ جاتی ہے۔ دعاء میں فراموش نہ فرمایا کریں۔ اس طرف سے دعاء ثم الدعاء

ہے کہ سب مجان کو بالخصوص آپ صاحبان کو باری تعالیٰ دونوں جہان میں رضاء خود، ذوق

وشوق اور عشق و وصل خود عطاء و نصیب فرماوے، آمین۔

خاکسار غلام تابعدار جن عنفی اللہ عنہ سے السلام علیکم وطلب دعاء۔

☆☆☆☆☆

مکتوبات بنام حضرت محمد شاہ تارہ زو، سوپور کشمیر

مکتوب نمبر: ۶۲

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

بجب خاص الخاص من، حضرت جناب شاہ صاحب دام حکم

تسلیم، الحمد لله علیٰ کل حال ۵ خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ محبوب
حقیقی دونوں جہان میں خیر فرماوے اور اپنی محبت میں رکھے، مارے، اٹھاوے، آمین یا
رب العالمین۔ آنجناب نے ختم شریف کی بابت تحریر فرمایا ہے۔ سو آپ کو معلوم ہے کہ
اس بے بیج کے مکان پر جو معمول ہے وہ ختم شریف غوثیہ مبارک ہے۔ اگرچہ اس بے بیج
کو ہر چہار خاندان (سلسلہ ہا) کے اجراء کی اجازت ہے، مگر اپنا معمول خاندان قادریہ ہی
ہے۔ اسی طرح اگرچہ سب ختمات کی اجازت ہے، مگر معمول اس بے بیج کا ختم مبارک
غوثیہ شریف ہی ہے۔ اور اپنے خاص خاص مجبوں کو ختم غوثیہ شریف کی ہی اجازت دی جاتی
ہے، اور وہ پڑھا بھی کرتے ہیں جس کی ترتیب ذیل مفصل ہے:

درود شریف اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد و

بارک وسلم ۱۱ بار،

الحمد شریف ولا الضالین تک ۱۱ بار،

سورة الم نشرح لك سالم ۱۱۱ بار،

سورة اخلاص یعنی قل هو الله احد آخیر تک ۱۱۱ بار،

کلمہ تمجید سالم یعنی سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر

ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ۵۱۱ بار،

حسبنا الله ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر ۵۱۱ بار، برسر ہر صد کلمہ

غفرانک ربنا والیک المصیر ایک بار،

نیز الحمد شریف ۱۱۱ بار،

نیز درود شریف مذکور ۱۱۱ بار،

سهل یا الہی علینا کل صعب بحرمت سید الابرار ۱۱۱ بار۔

الہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ ۱۱۱ بار

برحمتک یا ارحم الراحمین ۱۱۱ بار

امین ۱۱۱ بار،

سورة یسین شریف ایک بار۔

اس واسطے کہ آپ کو چاہئے کہ آپ خود اگر اس کو پڑھ سکیں تو بہت بہتر ہے،

والا اپنے چند محبوبوں کے ساتھ مل کر یا اپنے گھر کے آدمی سب مل کر، ختم مذکور ہر صبح کو، یا

خفتان (عشاء) کو پڑھا کریں۔ اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کی رات کو پڑھا کریں۔ اگر

یہ بھی آپ سے نہ ہو سکے تو ہر ماہ (قمری) کی گیارہویں تاریخ کو ضرور بر ضرور پڑھا

کریں اور ہر گز قضا نہ کیا کریں۔ اگر اس ختم شریف پر آپ نے مداومت کی تو امید ہے

کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دین و دنیا کے کاموں میں برکت فرماوے گا۔ اور اس ختم شریف کی برکت سے دونوں جہان کی مشکلیں آسان ہوں گی۔

مکرر آنکہ (آپ کو) واضح ہو کہ جو کلمہ تجمید (۵۰۰) پانچ سو بار پڑھنے کی اجازت ہے، تو وہ خاندان خواجگان قادریہ ہی سے ہے۔ سب خاندانوں والے حضرات قادریہ عالیہ کی اجازت سے ہی پڑھتے ہیں۔ اب جو صاحب بھی جو اجازت دیوے، مگر اول سے اب تک اجازت خاندان قادریہ محبوبیہ کی طرف سے ہے۔ مگر واضح ہو کہ صرف حصر کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۞ تک نہ کی جاوے، بلکہ پورا کلمہ سبحان اللہ سے لے کر العظیم ۞ تک پڑھنا چاہئے کہ حدیث شریف میں بھی پورا کلمہ اتنا ہی ہے اور معمول اپنے مشائخوں کا بھی یہی ہے۔ اس لیے آپ کو بھی چاہئے کہ پورا کلمہ پڑھا کریں اور اس کے پڑھنے کے بے نہایت فائدے بھی ہیں۔

آپ کے لئے اور آپ کے سب قبیلہ کے لئے تعویذ واسطے گلوبند اور اسم ذات شریف کی ترکیبیں (اسم ذات شریف کے تعویذات) بھی ارسال خدمت ہیں۔ آپ اپنے سب مہربان محبوں، اپنے سب قبیلے کو، کھلانے (اور باندھنے) کے لیے دیویں۔ امید ہے کہ وہ شافی مطلق اپنے نام کی برکت سے اس بیماری ہیضہ وغیرہ امراض سے نجات دیوے گا۔

اس جانب سے آپ کی سب مشکلاتوں کے لیے، یعنی سب امور ظاہریہ باطنیہ، اپیل مقدمہ و بیماری ہیضہ کے لیے دعاء ہے کہ وہ مالک مطلق و شافی برحق آپ کے سب دین و دنیا کے کاموں میں آسانی فرماوے۔ خصوصاً اس تردد مقدمہ سے بھی آپ کو اللہ تعالیٰ خلاصی عنایت فرماوے اور آپ کو دونوں جہان کے غموم و ہوموم سے خلاصی بخش کر ایک ہی غم اپنی محبت کا عنایت فرماوے اور اپنی محبت کا قیدی فرماوے۔ باقی قیودات سے خاصاً فرماوے، امین یا رب العالمین ۞ ربنا تقبلنا انک انت السميع العليم ۞

وتب علينا انك انت التواب الرحيم ۞ وجميع ابناء خوردار نور دین شاہ، احمد شاہ وعلی شاہ کو اور سب کو اس جانب سے السلام علیکم قبول باد۔

”از خاکپابوس، گم کشگاں، گم ناماں

عبدالرحمن چھوہروی“

نوٹ: مکتوب ہذا میں مذکور ختم غوثیہ میں سورہ یسین بھی شامل ہے جبکہ دربار عالیہ چھوہر شریف میں ختم مبارک میں سورہ یسین پڑھنے کا معمول نہیں۔ ممکن ہے ان کو خاص اجازت ہو یا کاتب سے سہو ہوا ہو۔ یہ مکتوب کاتب کا لکھا ہوا ہے آپ کے دست مبارک سے صرف دستخط ہے۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۶۳

ففروا الی اللہ در گوش کن
 ہر آنچہ سوی اللہ فراموش کن
 عشق را نازم کہ یوسف را بازار آورد
 شیخ صنعان زاہدے زیر زناں آورد
 دار را معراج میدانند سرداران عشق
 عشق کے ہر بوالہوس را بر سردار آورد

از عبدالرحمن

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

بجضور عالی حضرت شاہ صاحب دام سیادتکم وسعادتکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، منجانبین الحمد للہ علی کل

حال

تو زخود گم شو کمال این ست و بس
تو مہماں اصلا وصال این ست و بس

حضرتا! بخیاں حال خود محبت شدہ را در ذات محبوب حقیقی فانی شدہ بقا باللہ حاصل
کردہ، بکثرت پاس انفاس باسم ذات شریف در ہر آن فان شاعل باشید۔ وغفلت ازیں را
گناہ کبیرہ بلکہ اکبر الکبائر بشمیرید۔ و ہرگز، ہرگز، ہرگز نکاسل و تغافل نہ فرمائید

اللہ اللہ ایں طریقہ احمدیت
من فناء بالبقاء سرمدیت

ان اللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

ز خواہش فضل اللہ مبارک
مبارک ہو ، مبارک ہو ، مبارک

و برائے مغفرت مغفورہ، مرحومہ، ازیں جانب دعاء۔

اللہم اغفر لها ولنجمیع المؤمنین والمؤمنات اللہم ارحم علیہا
اللہم اعف عنہا وعن جمیع مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم و برائے
بیماری خون و جناب علی شاہ صاحب و حضرت نور شاہ صاحب ازیں جانب دعاء و تعویذ
خوردنی و گلوبند۔

تصور طلب وصل محبوبی را اہل عشاقان و عارفان مے فرمائید، و طلب محبوب حقیقی
و حقیقت محمدی بر ہر طالب حق برائے معشوق مطلق صادر در ہر خاندان اعنی قادر یہ محبوب

چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ وغیرہم بلکہ در اویسیہ ہم جائز بلکہ لازم و واجب است،
بحکم و الحقنی بالصالحین ۞

برائے کامیابی مقدمہ زمین ہم دعاء ثم الدعاء۔ وجمع حل مشکلات و جملہ سہل
مہمات، بدرگاہ مجیب الدعوات، دعاء ثم الدعاء اللہم تقبلنا انک انت السميع العليم
وتب علینا انک انت البواب الرحیم ۞ ما را (رضائے حق و جمال حق) وغیر ازاں
طلب نکند۔ بخدمت حضرت علی شاہ صاحب بجناب نور شاہ صاحب وغیرہ بجمع بعد تسلیم و
دعاء۔

از عبدالرحمن چھوہروی

ترجمہ:

اللہ کی طرف دوڑو! یہی بات سن، اور اللہ کے علاوہ ہر شے کو بھول جا۔
مجھے اس پر فخر ہے کہ وہ یوسف کو بازار میں لے آیا اور شیخ صنعان زاہد کو
زنار کے نیچے لے آیا۔ اہل عشق تختہ دار کو معراج سمجھتے ہیں عشق ہر مہوس
پرست کو دار پر کب لے کر آتا ہے۔

از عبدالرحمن

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

بمضور عالی حضرت شاہ صاحب دام سیادتکم وسعادتکم فی سبیل اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ منجانین الحمد للہ علی کل

حال ۞

تو اپنے آپ سے گم ہو جا یہی کمال ہے اور تو باقی نہ رہے وصال اسے ہی کہتے

ہیں۔

حضرت! اپنے حال پر خیال کرتے ہوئے محبوب حقیقی کی ذات میں فنا ہوتے ہوئے بقا باللہ کو حاصل کرو۔ اسم ذات شریف کے ساتھ پاس انفاس کی کثرت میں ہر آن فان میں مشغول رہیں۔ اور اس سے غفلت کو گناہ کبیرہ بلکہ کبیرہ سے بھی بڑا گناہ سمجھیں۔ اور ہرگز، ہرگز، ہرگز اس میں سستی اور غفلت نہ کریں۔

اللہ اللہ یہی احمدی ﷺ طریقہ ہے
اور فنا و بقائے سرمدی کے حصول کا ذریعہ ہے
اور مغفورہ، مرحومہ کے لئے اس طرف سے مغفرت حب وغیرہ یکمجمع بعد تسلیم و

دعاء۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۶۴

یادت پناہ بمُحیی و مخلصی حضرت جناب شاہ صاحب دام محبتکم

فی اللہ ۰

تسلیم، الحمد للہ علیٰ کل حال ۰ خیریت جانبین مطلوب ہے، اللہ تعالیٰ جانبین میں دو جہان میں خیر الخیر فرماوے آمین ثم آمین۔ آپ اللہ الصمد شریف کا چلہ اس طرح ادا فرمائیں کہ چوبیس ہزار، بار ہر روز با وضو پڑھا کریں، اگر رات کو پڑھ سکیں تو بہت بہتر ہے، اگر رات کو نہ پڑھ سکیں تو دن کو ہی پڑھا کریں، تا اکتالیس (۴۱) یوم۔ باقی ان ایام میں آپ گوشت بالکل کسی چیز کا نہ کھائیں اور پڑھتے ہوئے کسی سے بات نہ کریں۔ بعد چلہ ادا کرنے کے آپ تین ہزار بار ہر روز پڑھا کریں، امید ہے کہ وہ

مالک الملک ۛ کوئی سبب ادائیگی قرض فرماوے، تو اس کے فضل و کرم و رحم سے بعید نہیں۔

باقی آپ کے سب کاموں کے لئے دعاء کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو اس دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی ہر غم و الم سے خلاصی بخشے، آمین ثم آمین۔ اور محمد افضل کی اشیاء معلومہ آپ بالکل نہ تیار کریں اور نہ ہی روانہ کریں کہ یہ کام مشکل معلوم ہوتا ہے اور اس کا زیادہ فکر بھی ہے۔ محمد افضل سے دریافت کرایا گیا، وہ کہتا ہے کہ ہرگز وہ چیز نہ روانہ فرمائیں اور جو میرا روپیہ ہے وہ بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں۔

وہجباں نور شاہ، علی شاہ، احمد شاہ و سب پرسان حال کو اس جانب سے السلام علیکم قبول باد۔ وہجبان من شمس الدین شاہ صاحب و عبدالمجید شاہ صاحب و حضرت مولوی عزیز الدین صاحب و مولوی حبیب اللہ صاحب، برخوردار عبدالعزیز نمبر دار اور سب محبوبوں کو اس جانب سے السلام علیکم قبول باد و دعاء۔

از خاکپا بوس درویشاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

(تحریر از کاتب محو علی، ۱۷۔ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ)

نوٹ: اسی مکتوب شریف کے ساتھ دوسرے صفحے پر محمد شاہ صاحب (تارہ زوی، کشمیر) کے یہ سوالات اور حضور قبلہ عالم کے جوابات درج تھے:

۱۔ آنچہ کلمات شریف، باجارت آنجناب کہ عرضداشت علیحدہ مفصل است بدستور خواندن یا زیادہ کم، یا سوائے آں سر نو چیزے خواندگی؟

(جن کلمات شریف کی آپ کی اجازت ہے جن کی عرض علیحدہ مفصل ہے بدستور اسی طرح پڑھو یا ان میں کم یا زیادہ کرنے ہے یا کوئی نئی چیز پڑھنی ہے؟)

جواب: لا الہ الا اللہ . الا اللہ، اللہ ان ہر سہ کلمات کو تین تین سو بار بوقت سحر پڑھا کریں اگر سحر نہ پڑھ سکیں تو صبح پڑھیں۔ اور بعد نماز عشاء بھی ہر سہ وظائف بہ تعداد مذکور پڑھا کریں۔

۲۔ درکار خیر، قرض اطفالاں، قرض بسیار شد۔

(کار خیر، بچوں کے قرض اور قرض کی زیادتی بارے دعا کی التجاء ہے۔)

جواب: جو چلہ اللہ الصمد شریف کا آپ کو دکھایا گیا ہے ادا کرنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی سبب ادائیگی ہو جائے گا۔

۳۔ بے کار و بے روزگار نشہ ام۔

(بے کار و بے روزگار ہوں۔)

جواب: دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے گا۔

۴۔ بابت کامیابی رقبہ

(مقدمہ زمین کی کامیابی کے لئے دعا کیجئے۔)

جواب: اس جانب سے دعا ہے۔ مالک مطلق رحم فرماوے۔ آمین

اللہ بس باقی ہوس

(از قلم کاتب محو علی ۷، ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ)

مکتوب نمبر: ۶۵

از حضور والا شان جناب حضرت قبلہ دو عالم صاحب خواجہ بندہ نواز چھوہر شریف ہزارہ

هو الحق

ع بہر حالے کہ باشی با خدا باش

از چھوہر شریف

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ

بغالی خدمت با برکت سیادت پناہ محبی ام خاص الاخص جناب حضرت شاہ صاحب دام محبتہ فی سبیل اللہ و ترقی اقبالہ فی اللہ اللہم امین

السلام علیکم ورحمة اللہ. الحمد للہ علی کل حال۔ خیریت آنصاحب بمعہ رضاء مولی کریم مدام مطلوب است۔ عرضیکہ بسیار نوازش نامہ ہائے آن حضرت شرف صدور آورده باعث تسلی و تشفی مہجور شدند۔ دیرگی بجوابات از این جانب محض بتکاسل و کم فرصتی شدہ است نہ بہ بے پرواہی حاشا للہ فراموشی ازین جانب محال است۔

و آئندہ تا بزیت بلکہ بقیامت ہم اتحاد و محبت قلبی را بترقی و برضا قادر تعالی قدرت دادہ نصیب کند و بکند انشاء اللہ تعالی۔ و آئیندہ ہم آنجناب تکاسل این جانب را از خیال دور کرد، و بتوافق محبت خود از احوال خود و خیریت خانگی وغیرہ متواتر اطلاع بخشیدہ منتظر را تسلی دادہ شدہ باشد۔ و از خطوط این جانب بالخصوص از خطوط محبی ام محمد اکبر خان صاحب سرائے صالح وی معلوم شدہ بود کہ بحق اسپ مادہ چہ کردہ شود۔ کہ قبل ازین باعث خشک سالی و کمی خریدہ از جواب مفصل کردہ بود۔ چنانچہ اول اسپ مادہ کشمیری خود، و یک اسپ مادہ منجانب اللہ عطا شدہ بود۔ ہر سہ را فروخت کردہ شدہ بود۔ اول خیریت است و ضرورت ہم است کہ اگر ممکن باشد اسپ مادہ عمدہ، تیز رو، راہ دار، کم سن، میانہ قد کہ از اول اسپ مادہ

کلاں باشد، بے ضرر، صاف رو، بے خطر، بے عیب بارزاں قیمت خریدہ۔ اگر اتفاقاً بکے
 آئیندہ فرستادہ شود، بہتر است۔ ورنہ پختہ شریف بصاحبزادہ صاحبان دادہ یا رسانیدہ شود۔
 پس از آں جا برسد، انشاء اللہ تعالیٰ۔ بخدمت شریف جناب محبی ام خاص الخاص حکیم
 حضرت شمس الدین شاہ صاحب و برخورداران خود و جناب حضرت مکرمی مولوی عزیز الدین
 صاحب، جناب حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب و محبی ام خاص برخوردار عبدالعزیز
 صاحب نمودار۔۔۔۔۔ بوقت بشرط ملاقات السلام علیکم۔ وغیرہ جمیع محبان دیدہ و نادیدگان را
 السلام علیکم و دعاء ثم الدعاء۔ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم۔ اعنی جمیع
 المومنین والمومنات واستطع لنا لجمیع احبابنا رضاء برضائک فی الدارين۔
 اللهم امین بحرمت سید المرسلین ﷺ

قبل ازیں کہ زکوٰۃ چلہ وظیفہ نوشتہ بودم آن وظیفہ ضرور ادا کردہ شود، کہ باری
 تعالیٰ مشکلات دارینی حل فرمائند و محبت و قرب و عشق خود عطا فرمائند۔ آمین ثم آمین
 از عبدالرحمن چھوہروی

از خاکسار چن عفی اللہ عنہ بجمیع احباء تسلیم۔

ترجمہ:

از حضور والا شان جناب حضرت قبلہ دو عالم صاحب خولجہ بندہ نواز چھوہر شریف ہزارہ

هو الحق

ع جس حال میں بھی رہو با خدا رہو

از چھوہر شریف

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ

بغالی خدمت با برکت سیادت پناہ محبی ام خاص الاخص جناب حضرت شاہ

صاحب دام محبتہ فی سبیل اللہ و ترقی اقبالہ فی اللہ

السلام علیکم و حمۃ اللہ. الحمد للہ علی کل حال.

آپ کی خیریت اور اللہ کی رضا ہمیشہ مطلوب ہے۔ عرض ہے کہ آپ کی طرف سے بہت سے نوازش نامے آئے جو میرے لئے تسلی و تشفی کا باعث ہوئے۔ ان کے جوابات میں دیر صرف سستی اور کم فرصتی کی وجہ سے ہے نہ کہ بے پروائی کی وجہ سے۔ کیونکہ اس طرف سے آپ کو بھول جانا محال ہے۔

اور آئندہ بھی تا زندگی بلکہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ہمارے اتحاد، اور محبت قلبی کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اور انشاء اللہ ترقی عطا فرمائے گا۔ اور آئندہ آپ بھی اس جانب سے سستی کا خیال دور کر دیں اور اپنی محبت کے مطابق اپنے احوال اور گھر کی خیریت سے مسلسل اطلاع دیتے رہیں تاکہ آپ کی خیریت کے منتظر کو تسلی رہے۔ اس طرف کے خطوط بالخصوص سرائے صالح کے محمد اکبر خان سے معلوم ہوا کہ گھوڑی کے بارے میں کیا ہوا۔ اس سے پہلے خشک سالی اور مکی کی خرید کے بارے میں تفصیل لکھی گئی۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے پہلے ایک کشمیری گھوڑی اور ایک گھوڑی یہاں سے خریدی گئی۔ ہر تین کو فروخت کر دیا گیا ہے۔ بقیہ خیریت ہے اگر ممکن ہو تو ایک اچھی گھوڑی، تیز رفتار، راہدار، کم عمر، درمیانہ قد کہ پہلی گھوڑی سے بڑی ہو، بے ضرر، صاف رو، بے خطر، بے عیب اور سستی ہو۔ اگر اتفاقاً کوئی اس طرف آ رہا ہو تو اس کے ساتھ ارسال کر دیں۔ ورنہ گنچھتر شریف کے صاحبزادگان کو دے دیں یا ان کو پہنچا دیں وہاں سے انشاء اللہ یہاں پہنچ جائے گی۔ محترم حکیم شمس الدین شاہ صاحب اور ان کے بیٹوں اور مولوی عزیز الدین صاحب اور مولوی حبیب اللہ صاحب اور میرے محبت خاص برخوردار عبدالعزیز صاحب نمبردار کو ملاقات ہونے پر سلام کہیں۔ اور تمام دیدہ و نادیدہ مجگان کو سلام و دعار بنا تقبل منا انک انت السميع العليم. اعنی جمیع المومنین والمومنات واستطع لنا لجمیع احبابنا رضاء

برضائک فی الدارین۔ اللہم امین بحرمت سید المرسلین ﷺ

اس سے پہلے جس وظیفہ کی زکوٰۃ کا آپ کو لکھا گیا وہ ضرور ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں جہان کی مشکلات حل فرمائیں اور اپنی محبت قرب اور عشق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۶۶

ایک مکتوب میں حضرت محمد شاہ صاحب تارہ زویؒ نے حضور خواجہ بندہ نواز حضور چھوہرویؒ سے اپنے خواب کی تعبیر چاہی تھی۔ ان کے سوالات اور آپ کے جوابات یہ ہیں:

سوالات از حضرت محمد شاہ صاحب تارہ زویؒ

۱۔ از تعبیرش سرور فرمائند کہ مرزا غلام مصطفیٰ کدام شخص بود؟

۲۔ مراد از کودک کہ ہمراہ ایشان بود چیست؟

۳۔ مراد از تبدیل لباس بزین چیست؟

۴۔ مراد از پیش کردن پارہ گوشت چیست؟

عرضے نیاز مند سگ دربار

محمد شاہ تارہ زوی از کشمیر

جوابات از حضور حضور خواجہ بندہ نواز چھوہرویؒ

۱۔ یکے از مشائخان کلاں کشمیر معلوم می شود۔

۲۔ یکے مریداں آں صاحب معلوم باشد۔ از نکاح ثانی مراد فیض یا فنگی بہ بیعت از

و خاندان۔

۳۔ قدرے خیال دنیا، در کے اندک وقت۔

۴۔ از بازار محبت خریدن دردمندی کہ پارہ گوشت است از نشان دردمنداں محبت حقی، اگرچہ جمیع فیض در حقیقت از مشائخان خویش باشد لیکن بظاہر صورت از غیر مشائخان خیرے باشد۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

ترجمہ:

ایک مکتوب میں حضرت محمد شاہ صاحب تارہ زوی نے ایک عریضہ میں اپنی خواب کی تعبیر حضور خواجہ بندہ نواز سے چاہی تھی۔ ان کے سوالات اور آپ کے جوابات یہ ہیں:

سوالات از حضرت محمد شاہ صاحب تارہ زوی

- ۱۔ اس کی تعبیر عنایت فرمائیں کہ مرزا غلام مصطفیٰ کون شخص ہے؟
- ۲۔ اس کے ہمراہ جو لڑکا ہے اس سے کیا مراد ہے؟
- ۳۔ خاتون کا لباس پہننے سے کیا مراد ہے؟
- ۴۔ گوشت کا ٹکڑا پیش کرنے سے کیا مراد ہے؟

عرضے نیاز مند سگ دربار

محمد شاہ تارہ زوی از کشمیر

جوابات از حضور چھوہروئی

- ۱۔ کشمیر کے مشائخ میں سے کوئی معلوم ہوتے ہیں۔
- ۲۔ ان کا کوئی مرید معلوم ہوتا ہے۔ اور دوسرے نکاح سے مراد دو خاندانوں کی بیعت کر کے فیض پانا ہے۔

۳۔ اس سے مراد کسی وقت دنیا کا خیال آنا ہے۔

۴۔ اس سے مراد بازارِ محبت سے حصولِ درد ہے۔ کیونکہ گوشت کا ٹکڑا محبتِ حقیقی رکھنے والے درمندوں کا نشان ہے۔ اگرچہ فی الحقیقت فیض اپنے مشائخ سے ہے لیکن ظاہراً دوسرے مشائخ سے بھی حصولِ خیر ہوگی۔

واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

(کیفیت واقعہ رویاء محمد شاہ صاحب تارزوی از عرضی ایشاں بکضور خواجہ بندہ نواز چھوہروی
غوث کونین)

دریکے مکان نیاز مند و شمس الدین و چند کساں نشتہ بودیم، لیکن نیاز مند بر درپچہ آں مکان نشتہ بود۔ ناگہاں ازاں طرف جناب قبلہ دو عالم خواجہ بندہ نواز چھوہروی تشریف آوردند و سعی شیر محمد ایشاں دنبال بود۔ جناب یکے را حکم فرمودند کہ ایں از پس من بازدار تا کہ بد بنال من نئے رود۔ شیر محمد را آں شخص جبراً گرفتہ بلکہ دو طماچہ بر روئے اوزدو از بنی وے خون جاری شد۔ پس جناب بکمال سرعت رفتہ دراں اثنا یک شعلہ نور از آں جناب ظاہر گردید، معلوم شد کہ در آں نور سوختند، چوں کمترین ایں حال پشماں خود دید۔ بد بنال آنجناب دویدم در انجا چند مردماں دیدم کہ جناب قبلہ عالم را ہوا مے کر دند دیدہ شد کہ از شعلہ آں نور از زانو تا پائے مجروح شد، ایں وقت مرزا غلام مصطفی صاحب کہ ایں وقت رئیس اعظم کشمیر است پس جناب از یک دوکاندار میوہ ہائے سبز از قسم بادام وغیرہ ویک پائے گوشت گوسفند بابت پیش کردن مرزا مذکور خرید فرمودند، ایں پارہ گوشت حوالہ نیاز مند فرمودند، و جناب نزد مرزا مزبور تشریف بردند، و نیاز مند را فرمودند کہ ایں پارہ گوشہ ، نزد من در مجلس حاضر باید کرد۔ نیاز مند در مجلس آمدہ، در مجلس بسیار حاضر بودند۔ مرزا موصوف برخواست و عزم رفتن نمود۔ و در کنار وے کود کے ہم بود۔ پس جناب بد بنال وے رفتہ مرا فرمودند کہ ایک پارہ گوشت مرزا موصوف پیش کن و آں را فرمودند کہ ایں پارہ

گوشت برائے تبرک در خانہ خود باید کرد۔ پس مرزا مذکور در دست خود گرفتہ بیکیے از چا کران داد کہ در خانہ ایشان برد۔ پس جناب بدنبال مرزا مذکور رفتند و نیاز مند ہمراہ بود۔ دران اثنا مرزا غلام مصطفیٰ را لباس بزن مبدل شد لیکن شکل مرد باقی ماند۔ دریں فرزند کودک در کنار خود داشت۔ پس جناب بآں کودک کلام آغاز کردند گرفتند۔ پس غلام مصطفیٰ با جناب گفت کہ این کودک بر من آزرده است باعث این کہ من نکاح ثانی کردہ ام۔ خواب چہ شد؟ (محمد شاہ تارہ زوی کشمیر)

ترجمہ:

(محمد شاہ صاحب تارہ زوی کے خواب کی تفصیل جو انہوں نے حضور چھوہروی کو ایک خط میں لکھا)

ایک مکان میں یہ نیاز مند اور شمس الدین اور چند لوگ بیٹھے تھے۔ لیکن نیاز مند اس مکان کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک اس طرف سے جناب قبلہ عالم حضور چھوہروی تشریف لے آئے اور شیر محمد آپ کے پیچھے تھا۔ آپ نے ایک کو حکم فرمایا کہ اسے میرے پیچھے سے ہٹاؤ تاکہ میرے پیچھے نہ آئے۔ اس نے شیر محمد کو جبراً پکڑ لیا بلکہ اس کے چہرے پر دو طمانچے بھی لگائے اور اس کی ناک سے خون جاری ہو گیا۔ اس کے بعد آپ تیزی سے آگے بڑھیں اور اسی دوران آپ سے نور کا ایک شعلہ ظاہر ہوا ایسا معلوم ہوا کہ اس نور میں جل گیا۔ اس عاجز نے یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آپ کے پیچھے جب میں گیا تو اس جگہ کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا کہ جناب قبلہ عالم بھی وہاں ہیں اور دیکھا کہ اس نور کے شعلے سے زانو سے پاؤں تک زخمی ہے۔ اس دوران مرزا غلام مصطفیٰ جو اب کشمیر کا رئیس اعظم ہے نظر آیا۔ جناب نے ایک دوکاندار سے سبز پھل بادام وغیرہ، اور گوسفند کے پائے کا گوشت مرزا صاحب کو پیش کرنے کے لئے خریدا اور گوشت کا یہ ٹکڑا اس نیاز مند کے حوالے کیا۔ اور جناب مرزا مذکور کے پاس ہی تشریف فرما ہوئے اور مجھے

حکم دیا کہ گوشت کا ٹکڑا لے کر مجلس میں حاضر ہوں۔ نیاز مند جب مجلس میں آیا تو وہاں بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔ مرزا موصوف اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے جانے کا ارادہ کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک لڑکا بھی تھا۔ جناب جب اس کے پیچھے گئے تو مجھے فرمایا کہ گوشت کا یہ ٹکڑا مرزا موصوف کو پیش کروں اور اسے کہا کہ گوشت کا یہ ٹکڑا برکت کے لئے اپنے گھر میں رکھوں۔ مرزا مذکور نے اسے اپنے ہاتھوں پکڑا اور اپنے خادموں میں سے ایک کو دے دیا کہ اس کے گھر لے جائیں۔ جناب مرزا مذکور کے پیچھے گئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ اسی دوران مرزا غلام مصطفیٰ نے خاتون کا لباس پہن لیا لیکن اس کی مردانہ شکل باقی رہی۔ نوجوان لڑکا اس کے پہلو میں تھا۔ آپ نے لڑکے کے بارے میں گفتگو کا آغاز کیا تو غلام مصطفیٰ نے آپ سے کہا کہ یہ لڑکا مجھ سے اس وجہ سے خفا ہے کہ میں نے دوسرا نکاح کیا ہے۔ اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟



مکتوب بنام

عبدالحمید خان صاحب رنگون برما

مکتوب نمبر: ۶۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ ط

ان الله وملكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا

تسليما ۞ ط

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

محب خاص و خاص الخاص من جناب عبدالحمید خان صاحب مزید درجاتکم

فی الكونین من عند الله

السلام علیکم ورحمة الله، منجانین الحمد لله علی کل حال ۞ آج

ہی آپ کا محبت نامہ خدا رسولؐ کا محبت شامہ بمعہ جناب احمد اللہ صاحب کا خیال متروک

الحال والا پہنچا۔ مہا! اس بے بیچ نے سالہا سال محنت جمع کتب و طائف اور درود شریف

کہ تعدادی سو سے زیادہ ہیں و قدرے قدرے ادعیہ، برف مکررات، بتدقیقات صوری،

معنوی، تیس پاروں میں (درود شریف) لکھا، لکھوایا گیا۔ بامیدیکہ شاید اس رئیس المذنبین

کا کفارہ گناہا کبیرہ و صغیرہ کا ہو کر برضائے محبوب رب العلمین محبت و محبوبی خدا و

رسولؐ کے اور بوسالت اس کے وصل اصلی و معیت حاصل ہو۔

اے مہبان خدا و رسولؐ! یہ وہ درود شریف ہے کہ آپ خداوند کریم جل و علی کوئی

عبادت من عبادات قرآنی و منظوری و مقبولی خویش نہیں ادا کرتا، سوائے درود شریف کے اور دوسرے ایمانداروں کو بھی اس کی ہدایت فرماتا ہے۔

اس درود شریف کا ایک ایک پارہ کلام اللہ شریف کے پاروں سے ورقہ یا زیادہ قدرے زیادہ ہے اور یہاں اُس چندہ وغیرہ سے ہرگز ہرگز نہ ارسال کریں اس بے علم نے اُس کو (یعنی نسخہ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ شریف کو) آپ لوگوں کے اظہار محبت طبع کرنے والی کے بعد دیکھنا شروع کیا ہوا ہے۔ اس لیے کہ بعض بعض کے واسطے تداہق لفظی، معنوی وغیرہ تبدیل، تغیر کرنے کی ضرورت ہے۔ وقتیکہ بکرم اللہ و فضلہ دیکھا گیا، انشاء اللہ تعالیٰ برجسری وہاں ہی ارسال کیا جاوے گا۔

مکرر عرض کہ آپ کو بمعہ مہمان و معاونان درود شریف، اگر تکلیف ہو یا بے بیج سے کسی طرح سوء ظنی ہو تو اس چندہ کرنے والے کام کو معطل فرمائیں۔ میں خود بخود اس اظہار راز طبع کرانے درود شریف کے سے بہت نادم ہوں۔ خیر، و لیکن یہ ندامت بغلبہ محبت و بکمال خدمت آپ لوگوں کے سے ہوئی ہے۔ قبل اس کے جو منجانب اللہ اس بندہ پر وارد اور نازل ہوا وہ بزریر ظل فضل الہی، حمد و شکر و صبر پر گذرانہ کہ بے صبری سے اظہار راز۔ اللہم استر عوراتنا و امن روعاتنا امین یا رب العالمین ﷻ و کجمع مہربانان اندرون بیرون والگان کے، بعد تسلیم اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ اللہم تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ اللہم اهدنا الصراط المستقیم ﷻ اور دو روپیہ لفافہ میں سے پہنچ گئے ہیں۔ مگر اس کے بعد کچھ روپیہ پیسہ نہ ارسال کرنا۔ حضرت جناب مظہر محبت کل آنجناب کے فرماتے تھے، یعنی جناب حافظ جی صاحب کہ میرا محرم کے بعد سنگا پور جانے کا ارادہ ہے شاید کسی کام کے لئے، وہ چلے گئے یا نہیں؟

از عبد الرحمن چھوہروی

مکتوب بنام میاں عبدالغفور صاحب رنگون

مکتوب نمبر: ۶۸

از عبدالرحمن

بھئی و مخلصی حضرت جناب میاں عبدالغفور صاحب دام مغفرتکم من اللہ
السلام علیکم ورحمة اللہ یہ دو تعویذ، آپ کے پاس رکھنے کے لیے اور
باقی ترکہا (اسم ذات شریف کے تعویذات) دن رات ہمیشہ ایک ایک کھانے کے واسطے
خداوند کریم آپ کی دو جہانی امراضوں کو رفع دفع فرمائے اور دو جہانی عرضیوں کے واسطے
نفع عطا فرمائے، آمین یارب العالمین ۞

از عبدالرحمن چھوہروی

(تاریخ مہرڈاک ہری پور: ۷- اگست، ۱۹۲۳ء)

رنگون: ۱۳- اگست، ۱۹۲۳ء)

☆☆☆☆☆

مکتوبات بنام

حضرت میر سید عبدالعزیز پشاور

مکتوب نمبر: ۶۹

حضرت جناب میر سید عبدالعزیز صاحب دام فتوحاتکم من عند اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانین الحمد للہ علی کل حال ○
یا وہاب یار زاق افتح لنا ابواب الرزق ○ یہ چوداں بار فجر قبل از نماز بہتر والّا بعدہ
اور چوداں بار بمغرب و عشاء اور باقی سب وظائف جو آپ پڑھتے ہیں، الحمد للہ و
الشکر للہ، ان میں سے صلوة نجات یعنی درود تنجینا بہا الی آخرہ یاراں دفعہ پڑھا
کریں اور اس جانب سے بھی دعاء ثم الدعاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بفضلہ کرمہ دو جہان میں
خوش رکھے اور مکرر خداوند کریم آپ کو اپنے محبوبوں کے ساتھ رکھے، مارے، اٹھائے
اور سہ کرر آنکہ رزاق مطلق آپ کے ادائے دین کا سبب بخش کر سبب بے سبب افتتاح
یعنی کشائش در کشائش عطا فرماوے آمین یا رب العلمین ○ اور معصومان وغیرہ کی صحت
کے لیے دعاء بدرگاہ رب العلیٰ و تعویذ گلوبند و خوردنی ارسال ہیں و بجمیع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

اور ٹائپ لکھنے کے واسطے بھی دعاء کی گئی ہے اللہم تقبل منا انک انت
السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم ○ اور محمد رمضان خان کے
واسطے اور ان کے فرزند کی شفا کے واسطے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء ہے۔ اور یہ حیلہ بھی

کریں۔ کہ نیم پاء تخم شوشنیو یعنی کلونجی جس کو پنجابی میں کوچری کہتے ہیں اور نیم پانجد سفید (سفید تل)، دونوں کو پیس کر ایک چھٹانک روغن گاؤ میں مس کر یا غسل یعنی ماکھیوں خالص جو کہ شیری نہ ہو اس لیے کہ شیری بنتری ہوتا ہے یا رلیداز خالص ہرگز نہیں ہوتا۔ خلاصہ کہ ماکھیوں خالص میں خلط کر، محمد رمضان صاحب کے فرزند کی والدہ ماجدہ صاحبہ آپ جتنا جتنا طبیعت قبول کرے دن رات دونوں وقت کھایا کریں۔ (ضرورت) پرہیز کی ہے نہ دوائی کی۔ خداوند کریم دونوں کو شفاء عطا فرماوے آمین یا رب العالمین ﷻ اور ان دونوں کے واسطے تعویذ دو دو گلوبند اور کھلانے کے بھی ارسال ہیں۔ مکرر اللہ تعالیٰ شفاء عطاء فرماوے۔ آمین بحمید احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۷۰

بہ نستعین

محکم و مخلصی حضرت جناب میر عبدالعزیز صاحب دام اعزاز کم فی الدنيا

والآخرة

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانین الحمد للہ علی کل حال ○ و

من یتق اللہ یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ

فہو حسبہ ﷻ آپ کے نواز شامہ سے معلوم ہوا کہ آپ نوکری سے تخفیف میں ہو گئے

ہیں۔ یہ دو بشارات جو کلام اللہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں، انسان کی سب

مشکلات کے لیے کافی ہیں۔ مگر بشرطیکہ بنی آدم متقی و متوکل ہو۔ متقی اُس کو کہتے ہیں جو

شخص ہر حال میں خدا سے ڈرنے والا ہو۔ تنہائی میں خدا سے ڈرے اور خلق اللہ میں بھی

خدا ہی سے ڈرے۔ یعنی ہر حال میں اور ہر آن فان میں خدا تعالیٰ کی بے فرمانگی اور نمک حرامگی سے بچتا رہے۔ یہ اس سبب سے ہے کہ خدا اور رسول اور ان کے محبت محبوبوں کی رضا پر چلے اور انکی بے رضائیوں سے بچے اور خداوند کریم اپنے بمعہ محبوبان کے رضائیوں پر چلاوے اور اپنے معہ محبوبان مجاہد کی بے رضائیوں سے بچاوے۔ اور دو جہانی مشکلیں حل فرماتا ہے اور حل فرماوے۔ بر ضرور بر ضرور اپنی نماز و روزہ وغیرہ احکام شرعی کو باستقامت تقویٰ اور توکل کے ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں۔ ہر وقت میں خدا و رسول سے لکھ نہ موڑیں۔ اور آپ غم نہ کریں، خداوند کریم اور سبب رزق کا بہتر عطا فرماوے گا آمین اور اس جانب سے دعائے ثم الدعاء ہے اللہم تقبل مننا انک انت السميع العليم ۞

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۷

کار ساز کار ما در کار ما
فکر ما در کار ما آزار ما

بجہ خاص من جناب سید محمد عقیل صاحب دام محبتکم فی سبیل اللہ

تسلیم، آپ کے چچا سید محمد ظلیل صاحب بہت ہی زیرک ہیں۔ مگر اس امر میں واللہ اعلم کیا سبب ہے، خدا نخواستہ احتمال ہے کہ آپ کا ماموں رحمت سعید صاحب تحریری حصہ پختہ شدہ قانونی کو بدرخواست تقسیم کرا کر علیحدہ ہو جانویں۔ آپ کے پاس ان کے نہ ہو سکنے کی کیا سند ہے، اور ہوگی۔ اور یہ عجیب لطیفہ بھی ہے، کہ فرمانے میں فرماتے ہیں کہ 'مزدور خوشدل کند کار بیش' اور عمل میں ارثی فیصلہ کرواتے ہیں۔ اور برخورداران عبدالعزیز و عبدالحفیظ نابالغان کی حق تلفی کی قیامت میں ذرہ داری بھی ہوگی۔ الاماں!

اور حضرت مرحوم صاحب واللہ اعلم کس طرح لکھوا کر لکھ دیتے یا نہ۔ وہ بہت بڑے صاحب اقبال اور زیرک تھے۔ اور بہر صورت و بہر طرح شادی کا کام ادا فرض، واجب و سنت ضروری ہے۔ اگر کسی طرح جناب مائی صاحبہ معظمہ شامل ہو سکیں کر لیں، واللہ حتی المقدور بے اوقاتی سے (بچنے کے لئے) ادا کرنا ضرور بر ضرور ہے۔ اس کاغذ کو بعد دید باید درید۔ آئیندہ مرضی مبارک، میں نے جو اپنے زعم میں عند اللہ و عند الرسول بہتر سمجھا لکھ چکا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ۔

از خاکپابوس قادریاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۱۱۔ ستمبر ۱۹۱۱ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۷۲

عاشقان را زہد و تقویٰ و خلوت درکار نیست
کار باغم عشق وحدت بہر بمنزل میرساند

هو اللہ المستعان

حضرت جناب سید عبدالعزیز و سید عبدالحفیظ صاحبان عفی اللہ عنہما

السلام علیکم و رحمة اللہ، منجانین الحمد اللہ علی کل حال
آپ دونوں صاحبان اس بے بیج کے خاص محبت زادگان ہیں۔ آپ نماز، روزہ وغیرہ ہر قسم کی خدا و رسول کی رضاء سے تکاسل و تغافل نہ کریں۔ خداوند کریم دونوں جہان میں باعزت و لحاظ رکھے، مارے، اٹھائے گا آمین یا رب العالمین۔ اور مخصوص بخدمت حضرت جناب سید محمد خلیل صاحب تسلیم اور اس جانب سے بجمع مہربانان بعد تسلیم دعاء ثم

الدعاء اللهم تقبلنا انك انت السميع العليم و تب علينا انك انت التواب
الرحيم ۞ یہ تعویذ برخوردار سید عبدالحفیظ صاحب کے لیے۔

از عبد الرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۷۳

خداوند دم بدم ہر دم عطاہا سے عطا کردی۔ براز و ہم نیاز عبد الرحمن حب وصل پیدا۔

بہ نستعین

بیادت و نیابت دستگاہ حضرت جناب شاہ صاحب دامت محبتکم فی سبیل اللہ
السلام علیکم و رحمة اللہ، متجانبین الحمد للہ علی کل حال۔ حضور
کی جانب سے دس روپے واسطے امداد مدرسہ اسلامیہ محمدیہ عالیہ اعظمیہ کے پہنچے۔ اللہم
تقبلها منهم واجعل لهم راضیة مرضیة. فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ اور
اس جانب سے بھی دعاء ثم الدعاء۔ آمین یا رب العالمین۔

از محبت خاکپا بوس قادریاں

عبد الرحمن قادری چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۷۴

یفعل اللہ ما یشاء گر خواندہ
پس چرا در فکر و حیراں ماندہ

بجب خاص من برخوردار سید عبدالعزیز صاحب دام حفظکم فی حصن اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانبین الحمد للہ علیٰ کل حال۔ جس وقت آپ کی جانب سے نواز شامہ مغموم شامہ پہنچا۔ اس ہی وقت دعاء کی گئی تھی۔ اور اس وقت بوقت تحریر بھی دعاء کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تردد سے بھی نجات بخشے اور امتحان میں کامیابی عطا فرماوے۔ مگر آپ دونوں امر کا جواب لکھیں اور مکرر یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خوشنودی و خوش وقتی دو جہانی عطا فرمائے گا۔ اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ اور برخوردار عبدالحفیظ کو بھی اللہ تعالیٰ اطمینان قلبی تحریری و متعلمی عطا فرماوے، آمین یارب العالمین۔ اور پشاور والوں کے لئے بھی دعاء ہے۔ اللہ تعالیٰ اتفاق بخشے، اور برخوردار کو بھی عطا فرمائے آمین۔ اور مخلص بحضور عالی حضرت جناب سید محمد خلیل صاحب السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ وبعده اس جانب سے دعاء۔ اللهم تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب الرحيم۔ اور مکرر، سہ کرر عرض کہ آپ بڑے صاحب سے دعاء کراؤ کہ خداوند باتفاق معاونان اہل اسلام مدرسہ اسلامیہ کی کتب خانہ اور تعمیر اور معلمان و متعلمان کی ترقی برترقی بخشے۔ آمین۔

از محبت درویشاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۷۵

اللهم انصرنا علی القوم الکافرین ۞

برخوردار سعادت مند عبدالعزیز سلم ربکم

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ علیٰ کل حال ۞ یا فتاح افتح

علینا باب قلوبنا بحرمت جمیع انبیانک واولیانک برحمتک یا ارحم

الراحمین^ط آپ کے امتحان کے لیے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ اور آپ بھی بہر
نماز درود شریف اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراہیم
و علی ال ابراہیم انک حمید مجید^ط ایک سو گیاراں (۱۱۱) بار پڑھا کریں اور نماز
ہرگز ہرگز قضا نہ کریں اور یہ تعویذ اپنے پاس رکھیں خ۔ داوند کریم آپ کو دو جہانی امتحان
میں کامیابی بخشے آمین یا رب العالمین^ط و برخورداران ابرار حسین و ولایت حسین عفی
عنہما اللہ بعد تسلیم۔ دو روپیہ آپ کی جانب سے پہنچ گئے ہیں۔ وکمجمع احباء تسلیم۔

از محبت درویشاں

عبدالرحمن قادری چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۷۶

کار ساز کار ما در کار ما
فکر ما در کار ما آزار ما

بخدمت حضرت جناب سید محمد عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ، خداوند کریم آپ کے خاندان
عالی شان کو قلب سلیم وصلاحیت باکمال ایمان عطا فرما کر دو جہاں میں باحفظ و امان رکھے،
مارے، اٹھاوے، اور ادائے مدیونی حکومتی (جس طرح) چاہے اللہ تعالیٰ بفضلہ کرمہ عفو
فرمائے یا بالخیر سبب خیر خیر ادائے (ادائیگی) دے کر عطا کردہ شدہ چک کو بار عطا فرمائے،
آمین یا رب العلمین۔ اور اس جانب سے سب امور خیر کے لئے اور صاحبزادہ سید محمد
جعفر صادق صاحب کی شفا کے واسطے بدرگاہ مجیب الدعوات دعاء ثم الدعاء۔ اللہم تقبل
منا انک انت السميع العليم وتب علینا انک انت التواب الرحيم۔ اور صاحب

زادہ صاحب کے لئے یہ دو تعویذ گلو بند اور باقی اسم ذات شریف کی ترکیبیں (کاٹے ہوئے تعویذات) بکثرت ارسال خدمت ہیں۔ جب جب جس وقت چاہیں پلائیں اور پلایا کریں۔ اللہ تعالیٰ شافی مطلق ان کو اور ہم تم، سب کو شفاء ظاہری باطنی دو جہانی عطا بخشنے، آمین۔ اور حضرت جناب مائی معظمہ مکرمہ بمعہ بر خودار سید محمد عبدالحفیظ صاحب یہاں اس مسافر خانہ کو سرفراز فرما کر ایک ہی شب گزار کے، بہت ہی عرض بر عرض کی گی، مگر علی الصبح بطرف ایبٹ آباد کے تشریف ارزانی فرما گئے۔ خداوند کریم ان کو بھی اس جہان میں خوش با امان اور اس جہان میں با ایمان و لقا اپنے کے خوش رکھے۔ آمین۔ و مخصوص بخدمت حضرت جناب سید محمد عقیل صاحب اور جناب کے ماموں صاحب وغیرہ کو تسلیم۔

از عبد الرحمن چھوہروی



مکتوب نمبر: ۷۷

حضرت جناب سید عبدالعزیز صاحب دام اعزاز کم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانین الحمد لله علی کل حال ۞ دو عدد نواز شامہ آپ کی جانب سے بمضمون قریب الواحد پہنچے۔ آپ بہر نماز ایک سو یاراں (۱۱۱) بار درود شریف اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراہیم علی ال ابراہیم انک حمید مجید دو سو فجر میں تین سو بعشاء پڑھا کریں۔ والا دونوں وقت میں ادا کریا کریں۔ ورنہ اسے ایک ہی وقت میں پڑھ لیا کریں۔ خداوند کریم دو جہانی امتحان میں کامیابی عطا فرماوے گا۔ آمین اور خان صاحب کی شفاء کے لیے بدرگاہ مجیب الدعوات دعاء ثم الدعاء۔ اور دو تعویذ گلو بند اور باقی ترکہا (اسم ذات شریف کے تعویذات) کھلانے کے واسطے دن رات میں جس وقت چاہیں کھایا کریں اور جو صاحب لکھنو میں قطب کہلاتے ہیں اپنے آپ کو قطب کہلانا، خیر، اور مکرر کہ خداوند کریم دو

جہان میں خیر کرے۔ اور اگر محبوب کچھ کہہ کر کہلاتا ہے، والشکر لله علی ذالک و علی کل نعمانہ تعالیٰ عزوجل بندے کو ہر حال میں ہر کسی کی طرف حسن ظن چاہیے۔
وخص بخدمت حضرت جناب شاہ صاحب کلاں و خان صاحب وغیرہ وجميع احباء
تسلیم ○

اور سید محمد عقیل صاحب کی ترقی کے واسطے اس جانب سے دعاء ثم
الدعاء۔ اللهم تقبل منا انک انت السميع العليم۔

از عبدالرحمن چھوہروی



مکتوب نمبر: ۷۸

بیادت پناہ جناب سید محمد عبدالعزیز شاہ صاحب سلمہ رب الالہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد لله علی کل حال ○ جناب خالہ
صاحبہ معظمہ کی آنکھوں کی شفاء کے لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم فکشفنا عنک
غطانک فبصرک الیوم حدید ○ آپ یا اور کوئی صاحب اس آیت شریف کا دم کریا
کریں یا چاہیں الحمد شریف کی بمعہ بسم اللہ شریف کے دم کریا کریں اور یہ تعویذ برسر باندھیں
اور باقی ترکہا (اسم ذات شریف کے تعویذات) دن رات کھلایا کریں۔ اور اس جانب سے
سب امور آپ کے ماقبل تحریر شدہ کے واسطے اور آنکھوں کی شفاء کے لیے دعاء ثم الدعاء
قبول ہو آمین یا رب العلمین ○ وجميع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی



مکتوب نمبر: ۷۹

محبت خاص من احسن التميز برخوردار سيد عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی

سبیل اللہ

تسلیم مسنون۔ اگرچہ تعویذ مرسلہ گم ہو گیا ہے۔ مگر خفگی نہ کریں۔ اس سے زیادہ اسماء الہیہ والا اور (تعویذ) اس جانب سے زیادہ شفقت سے لکھ کر ارسال ہے۔ اس جانب کا تعویذ گم جانے سے بہت بڑا یہ خوف ہے کہ بے ادبی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دو جہانی امتحان میں پاس کرے۔ اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ محبت خاص جناب سید محمد عقیل صاحب کی اطلاع بخشیں کہ ہندوستان میں ہیں یا یہاں پشاور میں اپنی نوکری پر آگئے ہیں۔ اور یہ تعویذ مرسلہ اپنے پاس بطرف راست رکھیں۔ خداوند کریم پاس (کامیابی) عطا فرماوے۔

از محبت درویشاں

عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۸۰

کار ساز کار ما در کار ما
فکر ما در کار ما آزار ما

محبتی و مخلصی جناب سید عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانین الحمد للہ علی کل حال ۞ وہ

ترکیں (اسم ذات شریف کے تعویذات) ایک ایک آپ کھا لیا کریں۔ دونوں کاموں میں

خداوند کریم بہتری اور ترقی عطا فرماوے۔ جناب کی مستورہ مکرمہ کی سردردی و بدخوابی کے رفع وغیرہ ملحوظی محفوظی کے لیے تعویذ ارسال ہیں۔ ایک سر میں باندھنا دو گلوبند باقی ترکہا (اسم ذات شریف کے تعویذات) دن رات کھلایا کریں۔ مشورتاً یہ ہے کہ آپ جلد تر بلکہ وہاں سے شتاب بر شتاب ہی اپنی اہلیہ صاحبہ کی رخصتی حاصل کر لیں۔ واگر وہاں منظور نہ ہو بہت ہی جلد پشاور آ کر ایک دو روز میں رخصتی دستیاب اگرچہ خدا تعالیٰ اور حضرت رسول اکرم ﷺ کے نزدیک یہی طریقہ نہایت کار خیر بلکہ صحابہ کرام کا معمول بھی اسی طرح کا تھا۔ یہی طریقہ اصلی سنت کا ہے مگر اس زمانہ کے لوگ اپنی جہلی رسومات کے سبب سے ایسے معاملہ کو بہت سخت مکروہ جانتے ہیں۔ ولہذا مکرر آنکہ آپ اس کام کو وہاں ہو کہ یہاں ہو جلد طے کر لیں اس میں تاکید بر تاکید ہے۔ اور مکرر، سہ کرر، چہار کرر عرض کہ آپ ضرور بر ضرور نماز و وظائف معمول پہ کے میں ہرگز ہرگز تغافل و تکاسل نہ کریں۔ اور اس جانب سے آپ کی دینی دنیوی دو جہانی مشکل کاموں کے حل کے لیے دعا۔ ثم الدعاء۔ اللہم تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت التواب الرحيم ط و بجمع صاحبان وغیرہ احباء تسلیم۔ اس نواز شامہ کا (جواب) معطل ہرگز نہ کرنا تھا مگر بعد ز بیماری کے تعطیل ہوئی۔

از خاکپا بوس قادریاں

عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۸۱

بج خاص من حضرت جناب سید عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی سبیل اللہ
السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ ط قبل اس کے بھی ایک خط بمعہ

تعویذ ارسال کیا گیا ہے واللہ اعلم پہنچا ہے یا نہ۔ ولہذا آپ کے دوبارہ فرمانے کے سبب دوسرا نیاز نامہ ارسال ہے آپ ضرور بر ضرور وہاں ہی یا پشاور جلد تر آ کر رخصتی حاصل کر لیں۔ عند اللہ تو ہرگز ہرگز کوئی گناہ کی بات اس امر میں نہیں مگر جہانداری کی چند قیل و قال پر وبال ہوتی رہتی ہے۔ خیر اللہ خیر کرے۔ یہ دو تعویذ بمعہ اسم ذات شریف ارسال ہیں۔ آپ اور اپنی مستورہ صاحبہ مکرمہ کو بھی کھایا کھلایا کریں اور مکرر، سہ کرر، چہار کرر عرض کہ آپ بڑے شخص کی اولاد ہیں اور اس بے ہیج کے خاص الخاص دلہند کے فرزند ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ یہ تینوں لحاظ رکھ کر یعنی ایک دین محمدی دوسرا والد صاحب کا تیسرا اس بے ہیج کے تعلق کے شرم (کی وجہ) سے نماز وغیرہ سب امور دینیات کے پابند ضرور بر ضرور رہا کریں اور اس جانب سے دعائیں الدعاء ہے۔

از عبدالرحمن قادری چھوہروی

اور وظیفہ درود شریف کا ایک بار بہر نماز بخشوع و خضوع پڑھ کے دل پر پھوک کر

دعاء کریا کریں خداوند کریم دو جہانی سرخروئی عطا فرمائے گا آمین یا رب العالمین ۞

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۸۲

سیادت پناہ حضرت جناب سید عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال، خیریت جانبین کی مطلوب ہے۔ مالک

مطلق ادھر ادھر دونوں جہاں میں خیر فرماوے۔ آپ کا خط آئے ہوئے مدت بہت گزر گئی

ہے مگر اس بے ہیج کو جواب دینے میں اس واسطے دیری ہو گئی کہ اکثر اوقات مہمانوں کی

آمد و رفت سے فرصت نہیں ہوتی اور نیز تساہل طبع بھی ہے۔ اور ضعف عمری بھی لاحق ہے۔

اسلئے امید ہے کہ آپ خفا نہ ہوں گے۔ یہ آپ نہ خیال فرمائیں کہ اس بے پتہ کو آپ لوگوں کے ساتھ محبت نہیں، خدا تعالیٰ اس تعلق کو ہمیشہ ترقی پر کرے آمین ثم آمین۔

آپ ہر نماز کے ساتھ درود شریف اللہم صل علی محمد و علی ال محمد و بارک وسلم کا ایک ایک سو دفعہ پڑھا کریں، یعنی پانچ نمازوں کے ساتھ پانچ سو دفعہ اور نماز صبح کے ساتھ اور خفتاں کے ساتھ یا اللہ یا ہادی یا رشید دو سو دفعہ صبح و دو سو دفعہ خفتاں کو۔ اور نماز آپ ہرگز نہ قضا کرنا۔ اور جو خدا کے رضا کے کام ہیں وہ کرنا اور جن کاموں پر خدا کی ناراضگی ہے وہ ہرگز نہ کرنا۔ اور نیز آپ تحریر فرمائیں کہ شادی کا کام کیوں سرانجام نہیں ہوا اور نیز جو شادی کی بابت آپ کی خفیہ ہمرازی جو اس جانب تھی اس کا کیا حال ہے۔ باعث نہ سرانجام ہونے شادی کا تحریر فرمائیں، باقی اس جانب سے آپ کے سب کاموں کے لئے دعاء ثم الدعاء۔ سب مہربانوں محبوبوں کو السلام علیکم قبول ہووے۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(از قلم کاتب محو علی)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۸۳

سادت پناہ محبی و مخلصی برخوردار عبدالعزیز صاحب دام حکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال، خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ آپ کا خط موصول ہوا، حال معلوم ہوا۔ آپ کی والدہ صاحبہ کی بیماری کے لئے دعاء کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔ اور تعویذ بھی ارسال کئے جاتے ہیں۔ دو برائے گلے کے باندھنے کے اور ترکیبیں (اسم ذات شریف کے تعویذات) کھلانے کے واسطے اور تعویذ برائے برخوردار

عبدالحفیظ کے بھی ارسال کئے جاتے ہیں وہ بس گلے میں باندھے اور ترکیں (اسم ذات شریف کے تعویذات) کھاوے۔ اور باقی اس جانب سے دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ شفا کامل عاجل عطا فرماوے آمین۔ اور آپ کے لئے بھی دعاء کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا شوق ذوق عطا فرماوے۔ اور پابند نماز روزہ کرے اور دونوں جہان میں ترقی فرماوے۔ اور دعاء بھی کی گئی ہے واسطے برخوردار سید محمد عقیل کے کہ خدا اس کے دل کو نرم کرے کہ پشاور آجاوے۔ اور انشاء اللہ وصیت بھی کی جاوے گی کہ وہ واپس اپنی نوکری پر آجاوے۔ اور نیز واسطے برخوردار عبدالحفیظ کے تعویذ روانہ کیا جاتا ہے۔ اس کو اچھی طرح مڑھا کر گلے میں باندھے۔ ترقی دو جہاں کے واسطے کافی ہوگا۔ نیز حضرت جناب مائی صاحبہ کی خدمت میں میری جانب سے برخوردار عبدالعزیز کا عقد ہونے کا آپ عبدالحفیظ مبارکباد کہنا کہ شکر الحمد للہ کہ خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یہ کام سرانجام فرمایا۔ مائی صاحبہ کو بہت بہت مبارکباد ہووے۔ بخدمت محبی ابرار حسین صاحب و مخلصی حافظ ولایت حسین صاحب وغیرہ بجمع احباء تسلیم۔ ان ترکوں (اسم ذات شریف کے تعویذات) سے کچھ ترکیں عبدالحفیظ کھائے باقی مائی صاحبہ کھانویں۔

از عبدالرحمن چھوہروی "عفی عنہ"

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۸۴

حضرت جناب میر صاحب دام محبتکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ منجانین الحمد للہ علی کل حال۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے آپ کا فرزند ارجمند پیدا ہونے کا سن کر بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔

بفضل اللہ تعالیٰ اللہ مبارک

بارک ہو ، مبارک ہو ، مبارک ہو ، مبارک

یہ تین تعویذ صاحب کے گلوبند اور باقی ترکہا (اسم ذات شریف کے تعویذات) جب چاہیں کھلائیں اور کھلایا کریں۔ اور اس نعمت عظمیٰ کے نزول کے عوض میں آپ ضرور بر ضرور اسراف اور عیاشی اور کمینہ بازی اور فتنہ بازی وغیرہ کے برضائے خدا اور رسول و بروج پر فتوح مشائخان فرض جان کر پرہیز، پرہیز، پرہیز کریں اور کریا کریں۔ اور اس کے شکریہ میں آپ نماز، روزہ اور باقی عبادات کا پابند بال تاکید رہیں اور رہا کریں۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ﴿ وجمع اہباء تسلیم۔ (بندہ مسکین فضل سبحان کا السلام علیکم)

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۸۵

حضرت جناب سید عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانبین الحمد للہ علی کل حال ○
آپ کا نوازش نامہ فرحت شامہ پہنچا۔ مگر اس بے بیج نے آپ کے خط فرحت نمط پہنچنے سے اول بمعہ جمع تعویذات مطلوبہ کے ایک نیاز نامہ ارسال کر دیا تھا، واللہ اعلم پہنچا یا نہ۔ اگر آپ کو نہیں پہنچا تو باز آپ اطلاع دیویں کہ اور تعویذ ارسال کئے جانویں۔ اور ایک تعویذ آپ کے واسطے اور دو تعویذ آپ کی مستورہ صاحبہ کے لئے اور باقی اسم ذات شریف واسطے کھانے کے ارسال ہیں۔ دونوں صاحب کھایا کریں۔ اور مکرر آنکہ آپ کے ماموں صاحب (نے) فقط اپنی اہلیہ صاحبہ کے لئے تعویذ طلب (کئے) تھے، وہ ان کو ارسال کئے

گئے ہیں۔ باقی انہوں نے کچھ نہیں لکھا۔ ان کا کاغذ ارسال کر دیتا، لیکن اس جگہ کے کاغذات طلباء لوگ واسطے پڑھنے کے لے جاتے ہیں۔ وہ کاغذ بھی کوئی طالب علم لے گیا ہے۔ وجمیع احباء درجہ بدرجہ تسلیم قبول ہو۔

از عبد الرحمن چھوہروی



مکتوب نمبر: ۸۶

بسیادت پناہ سید عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانین الحمد للہ علی کل حال ○
آپ کا نواز شامہ پڑھتے ہی وہ نواز شامہ کہیں روپوش ہو گیا ہے۔ اس لئے تعطیل جواب ہوئی۔ اب آپ کے دو جہانی دینی و دنیاوی مقاصد کے لئے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ اللہم تقبل منا انک السميع العليم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ اور یہ ایک تعویذ اپنے پاس رکھیں اور دوسرے دو تعویذ برخوردار کے گلو بند اور باقی ترکہا (اسم ذات شریف کے تعویذات) کھانے کے لئے۔

از عبد الرحمن چھوہروی



مکتوب نمبر: ۸۷

محبت خاص من جناب سید عبدالعزیز صاحب مزید اعزاز کم فی الکونین

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ حضرت! آپ بخفگی مایوس نہ ہوویں۔ اس واسطے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو مرچ وغیرہ کڑوی چیزیں بامید شفا کے دیتے

کے سب امور دینی و دنیاوی کے لیے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء ہے۔ اور سب سے بڑی عرض یہ ہے کہ آپ ہر حال میں نماز، روزہ وغیرہ عبادات، فرائض و نوافل و وظائف کا پابند رہیں۔ اور مکرر عرض کہ ہرگز، ہرگز، ہرگز اپنی نماز و روزہ وغیرہ وظائف و سب صلاحیت سے تکاسل و تغافل نہ کریں (یعنی پوری صلاحیت سے ادا کریں)۔ خلاصہ کہ آپ خدا و رسول ﷺ کی رضاء کو نہ چھوڑیں اللہ تعالیٰ دونوں جہان کی عزت بخشے گا آمین۔ و بجمیع احباء تسلیم۔ اور شاید چار عدد آپ کے لفافہ واپسی موجود ہیں اور نہ بھیجا کریں۔ اور یہ آپ کے بال بچوں وغیرہ سب کے لیے کھانے کے تعویذ ارسال ہیں۔

از عبد الرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۸۹

محبت خاص من جناب سید العزیز صاحب دام محبتکم فی سبیل اللہ
السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ، منجانین الحمد للہ علی کل
حال ۞ آپ کو اللہ تعالیٰ دو جہان میں خوش رکھے اور ادائے دین کا بھی سبب عطا
فرماوے۔ اور بیماری و حالت خفیہ کے لیے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ یہ دو تعویذ
گلوبند اور ترکہا (اسم ذات شریف کے تعویذات) کھلانے کے واسطے مگر جلد جلد کھلائیں۔
اور اگر اللہ تعالیٰ فرزند عطا فرماوے تو اگر آپ کو اور مائی صاحبہ معظمہ کو منظور ہے تو کریم
عبداللہ نام رکھیں، والا غلام فاطمہ۔ اور مکرر عرض کہ آپ ہر کام بتوکل کامل خداوند کریم کو
سپرد کر باتسلی و تسکین سعی بلیغ کریا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب مشکلیں دو جہانی حل فرمائے
گا۔ اور سہ کر عرض ہے کہ آپ تابعداری خدا و رسول و والدہ صاحبہ معظمہ کی میں ہرگز ہرگز
تکاسل و تغافل نہ فرمایا کریں۔ اور قبل اس کے حضور کی جانب سے ایک نوازش نامہ شوق
شامہ بطلب عرضی یا عرضیاں کے شرف صدور ہوا، اس بندہ نے بہت تلاش کی اور کرائی مگر
عرضی کوئی دستیاب نہ ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب اور گلڑ کی گڑگڑ مضر نہیں بحکم و تعزمن

تشاء و تذلل من تشاء بيدك الخير انك على كل شئ قدير ۞ وبخدمت حضرت
جناب سید محمد عقیل صاحب و محمد حفیظ صاحب وغیرہ احباء تسلیم ۞

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۹۰

حضرت جناب سید عبدالعزیز صاحب دام عزتکم فی الکونین

السلام علیکم ورحمة الله، الحمد لله آپ کا خط فرحت نمت پڑھنے سے
اس لئے زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ وہ محبت خاص و خاص الخاص من حضرت
جناب سید میر عبدالرشید صاحب مرحوم و مغفور کا یاد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عفو و شفاعت
حضرت ﷺ کے آپ کے حق میں قبول و منظور فرماوے۔ اور ان کی اولاد تمام کو خداوند
کریم دو جہان (میں) خوش اپنے محبوبوں میں رکھے۔ اور محبوبوں ہی کے طائفہ میں مارے اور
قیامت کو اٹھاوے۔ اور آپ بھی اپنے نماز، روزہ، وظیفہ کی بہت زیادہ تاکید پابندی کریا
کریں۔ اور مکرر یہ کہ آپ کے صاحبزادہ صاحب کو اللہ جل شانہ صحت کلی امراض جسمانی
سے عطا فرماوے آمین۔ اور واسطے اعمال صالحہ کے چھاتی دراز (شرح صدر) فرماوے۔
آمین۔ اوائل کے نوازشات میں آپ نے کچھ روپیہ سرکار میں دینے کا لکھا تھا، اس کا
مفصل حال اور اپنے صاحبزادہ کے کام بہتر کرنے اور ملازمت وغیرہ کے احوال سے مطلع
فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اس جانب سے سب مشکلات کے حل کے واسطے دعاء ثم الدعاء
آمین یارب العالمین۔ اور محبت خاص من سید محمد عقیل صاحب کی جانب سے دیروز دو روپیہ
نذرانہ و خبر خیریت بھی پہنچ گئی ہیں۔ اللہ قبول فرماوے آمین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

برخوردار سعادتمند سید عبدالعزیز صاحب دام اعزاز کم فی الدارین

السلام علیکم ورحمة اللہ - منجانین الحمد لله علی کل حال ۞
 والشکر لله کہ آپ باخیر پشاور پہنچ گئے ہیں۔ اور آپ ضرور بر ضرور پابندی شریعت یعنی نماز،
 روزہ اور وظائف درود شریف سو سو بار بہر نماز اور یہ ورد درود شریف اور نماز میں ہرگز
 نکاسل و تغافل نہ کریں اور اپنے کام میں بھی۔ اور عرصہ سے محبت خاص من حضرت جناب
 سید محمد عقیل صاحب سے کوئی خیر خیریت نہیں پہنچی، خداوند کریم دو جہان میں خیر بخشے۔
 بخدمت حضرت جناب سید محمد عقیل بعد السلام علیکم ورحمة اللہ برکاتہ آنکہ گاہے گاہے اپنی خبر
 خیریت سے اطلاع ضرور بر ضرور بخشا کریں کہ آپ کے اس بے ہیج کو حالی، خیالی، تحریری
 و تقریری یاد سے دل بند من و حق پسند من حضرت جناب سید امیر صاحب (سید عبدالرشید
 صاحب) مرحوم و مغفور بہت زائد از حد یاد آتے رہتے ہیں۔ اور ان کی یادگار اور ان کے
 لیے اور اس بندہ کے واسطے نزد پروردگار غفار، بخشہار کی بخشش کی امید واری (ہے)۔
 خداوند کریم ان پر ہم تم سب پر دو جہان میں راضی ہو۔ روز ترقی رہے اور مکرر یہ کہ اگر
 امکان اور وسعت اور محبت ہو تو تفسیر روئی اردو خرید کر عنایت مرحمت فرمانویں کہ اس بے
 ہیج کے مدرسہ میں اور اس بندہ کو بھی اس تفسیر کی زائد از زائد حاجت ہے، والا خیر۔ جواب
 مع صواب سے مطلع بخش کر ممنون فرمانویں اور اس جانب سے دو صاحبوں کے لیے اور
 برخوردار مولوی ابرار حسین کے حصول دو جہانی مطالب کے لیے بھی دعاء ثم الدعاء۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

حضرت جناب سید میر عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ منجانین الحمد للہ علی کل حال آپ اپنے اندروں والگاں (گھر والوں) یعنی ہماری دخترم صاحبہ کے احوال اور ان کے تپ دق والے وہم سے اور بوقی برخوردار عبدالقیوم وغیرہما کی بیماری سے مطلع بخشیں اور اس جانب سے جناب مائی صاحبہ وغیرہم کی بیماریوں کی شفاء کے لیے بدرگاہ مجیب الدعوات دعاء ثم الدعاء۔ اور برخوردار میر رفعت سعید کے واسطے بھی دعاء ہے۔ اور اس کی طرف وصیتاً عرض ہے کہ آپ اور سب کے سب نماز روزہ وغیرہ پابندی شریعت و طریقت میں محکم رہیں۔ اور ظاہر باطن اپنا آراستہ موافق رضاء خدا و رسول کے رکھیں اور رکھا کریں من کان للہ کان اللہ لہ جو شخص اللہ واسطے ہو گیا اللہ اُس کے لیے دو جہان میں کافی ہے۔ اور اپنے روزگار وغیرہ سے اطلاع کریں اور اسم ذات شریف اگر موجود ہو تو سب بیماریوں کو کھلایا کریں۔ وَاللّٰہُ آپ لکھ کر کھلانویں اور باتا کید عرض کہ برخوردار دوست محمد چھوڑ (چھوڑ شریف) جو کہ دیال (پچھلے سال) آپ کی خدمت میں آپ کی پرورش سے پشاور میں واسطے مزدوری کے رہا ہے، دوست محمد مذکور بعرصہ ۱۶،۱۵ یا کم زیادہ ایام گذرے ہیں کہ راولپنڈی واسطے بھینس خریدنے کے گیا تھا۔ اُس کے ہمراہی واپس آگئے ہیں اور وہ نہیں آیا۔ اور روپیہ جو کہ بھینس خریدنے کے واسطے لے گیا تھا وہ بھی ہمراہی اس کے لے آئے ہیں اور دیروز حاجی صحبت اُس کی تلاش کے واسطے راولپنڈی جا کر آج آگیا ہے۔ جس کے پاس جا کر رہا اُس نے کہا کہ وہ یہاں سے چلا گیا ہے۔ ولہذا لکھا جاتا ہے کہ اگر دوست محمد وہاں پہنچا ہے یا کسی اور جگہ سے جس کسی سے اُس کی آشنائی، تعلق داری ہو تو تلاش کر کے اس کو اپنے گھر کو روانہ فرمانویں وَاللّٰہُ اگر نہ ہو یا نہ ملے تو جواب سے جلد

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۹۳

یا ہادی یا رشید

محبی و مخلصی جناب میر عبدالعزیز صاحب سلم ربکم

السلام علیکم ورحمة اللہ ، الحمد للہ علی کل حال ۞ آپ اپنے حل
امتحان کے لیے کوشش اور سعی زیادہ تر فرمائیں، تاکہ آپ کو خداوند دو جہانی امتحان میں
پاس کرے۔ مگر بشرطیکہ آپ روزہ، نماز اور راست گوئی اور راست خوئی اور راست جوئی اور
راست پوئی اور راست ظاہری اور راست باطنی اور راست قلبی اور راست خیالی اور راست
حالی رہیں، الیٰ حین الوفات ثابت قدم رہیں اور اللہ تعالیٰ بفضلہ و کرمہ بکلیج امور محبت
خدا و رسول آپ کو ثابت قدم رکھے۔ اس جانب سے بھی دعاء ثم الدعاء۔ آمین یا رب
العالمین از محمد فضل سبحان عفی عنہ۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

نمی خواہم کہ از عالم جدا باش
بہر جائیکہ باشی با خدا باش

هُو هُو هُو

از عبدالرحمن

حضرت جناب میر عبدالعزیز صاحب دام اعزاز کم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ الحمد للہ علی کل حال آپ اگر کوہاٹ ہی
میں رہیں تو رہیں اس جانب سے کوئی ممانعت نہیں۔ مگر خدا و رسول کی تابعداری سے ہرگز
ہرگز تکاسل و تغافل نہ کریں اور خلاصہ کہ اس بے بیج کی رضاء خدا و رسول کی رضا پر ہے۔
اگر خدا و رسول راضی ہے یہ بندہ بھی راضی ہے۔ ویکمیع اندرون بیرون والگان کے لئے
تسلیم، دعاء ثم الدعاء۔ آمین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

ایک دوسرے مکتوب میں یہ تحریر موجود تھی:

میر صاحب کے نام، از عبدالرحمن چھوہروی

بعد السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ اس جانب سے دعاء ثم الدعاء، ثم الدعاء، ثم الدعاء۔

اللہم تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت التواب الرحيم.

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۹۵

از حضور والا شان جناب حضرت قبلہ عالم مدظلہ چھوہر شریف

بخدمت جناب شاہ صاحب جی دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ علیٰ کل حال ۵ آپ کی اس دفتر سے تبدیلی کی نسبت دعاء کی گئی ہے۔ خداوند کریم کی درگاہ میں آپ کے جمیع مقاصد دینی و دنیاوی کے لیے دعاء ہے۔ اللہم تقبلنا انک انت السميع العليم ۵ اور مکرر یہ کہ آپ اپنے وظائف میں تکاسل و تغافل نفرمانویں و جمیع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہر وی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۹۶

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

بخدمت شریف جناب شاہ صاحب دوام حکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علیٰ کل حال ۵ خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر فرما کر اپنی محبت میں رکھے، مارے، اٹھاوے۔ آپ وظیفہ یا اللہ یا مغنی چھ (۶) سو بار خفتاں اور پانچ (۵) سو بار صبح پڑھا کریں۔ ہمیشہ پڑھتے رہیں جب تک کچھ اور حکم تحریر نہ ہو۔ باقی جریان کے واسطے یہ نسخہ استعمال فرمادیں: اسبغول نیم پاؤ، تخم ملنگ نیم پاؤ، سمندر سوک ایضاً، بادام ایضاً، بہی دانہ ایضاً۔ ماسوائے اسبغول کے باقی اشیاء کوٹ کر رات کو پیالہ دودھ کا ہو یا نصف پیالہ دودھ بکری کا ہو تو بہت بہتر ہے یا گائے کا ہو اگر دونوں کا نہ مل سکے تو بھینس کے ساتھ۔ رات کو دودھ تریل (شبنم) پر رکھ چھوڑیں اور کف دست ان ادویات کا دودھ میں ڈالیں۔ صبح کو وہ گاڑھا ہو جاوے گا وہ

کھانویں۔ اسی طرح بوقت عصر کے بھی کف دست ادویات دودھ میں ڈال کر کھایا کریں
جب تک دوا کھانویں تو نان بے نمک باروغن زرد کھایا کریں۔ مرچ سرخ وغیرہ اشیاء گرم
نہ کھانویں۔ باقی سب امور کے لیے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔

از عبد الرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۹۷

سیادت پناہ حضرت جناب شاہ صاحب دام حکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علیٰ کل حال خیریت جانہین کی مطلوب ہے۔ اللہ
تعالیٰ دونوں جہان میں خیر فرماوے، آمین۔ آپ کی محبت کے موافق آپ کو اس جانب
کے خط وغیرہ خیریت کے نہیں پہنچ سکتے۔ بہ باعث کم فرصتی و نسیان کے۔ آپ کے
کاغذات آتے رہتے ہیں، آپ کو چاہیے کہ درود شریف اللہم صل علیٰ (سیدنا)
محمد و علیٰ ال (سیدنا) محمد و بارک و سلم ﷺ بہر نماز سو بار پڑھا کریں اگر دن
کو نہ ہو سکے بسبب کم فرصتی کے تو رات کو پڑھا کریں اور نماز کی پابندی کرنی قضا نہ کرنا
اور ہر وقت خدا کی یاد میں مشغول رہا کریں۔ آپ کے مقاصد دارینی کے لیے اس جانب
سے دعاء ثم الدعاء ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دونوں جہان کے کام برلاوے اور آپ کو ہر غم
و الم دو جہانی سے خلاصی بخش کر اپنی محبت میں رکھے، مارے، اٹھاوے۔ آمین یارب
العلمین۔ آپ کے صاحبزادوں کے لیے بھی دعاء ہے۔ خدا ان کو ہر مرض وغیرہ سے
صحت بخشے آمین۔ خدا کی محبت میں کوشش کرو کہ خدا اپنا عشق آپ کو عطاء فرماوے۔ جب
کامل محبت آپ کو اس محبوب حقیقی کی ہوگئی تو وہ کارساز آپ کے سب کام کر دے گا۔

العبد فقیر عبد الرحمن

سکنہ چھوہراں، ڈاک خانہ ہری پور ضلع ہزارہ

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۹۸

قدم الخروج قبل الولوج^ط

(ترجمہ: آگے داخل ہونے سے پہلے نکلنے کا خیال کرو)

بخدمت شریف جناب شاہ صاحب دام محبتکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علیٰ کل حال^ط خیریت جانہین کی مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ
دونوں جہان میں خیر فرماوے اور اپنی محبت میں رکھے مارے اٹھاوے آمین یا رب
العالمین۔ اگر واقعی آپ کا یہ ملازمت چھوڑنے کا ارادہ ہے تو آپ کو چاہیے کہ آپ پہلے
دوسری معقول ملازمت کا فکر فرمائیں۔ جب آپ کو یقینی طور سے معلوم ہو جاوے کہ
دوسری ملازمت مجھ کو مل جاوے گی تب ملازمت جس پر آپ مقرر ہو اس کو چھوڑنا، ایسا نہ
ہو کہ اس کو بھی چھوڑ دو اور پھر دوسری ملازمت نہ ملے، نہ ادھر کے نہ ادھر کے۔ بقول شخصے
کہ ”پہلے فکر کرو باہر نکلنے کا آگے داخل ہونے کے“۔ زیادہ اس جانب سے آپ کے لیے
دعاء ثم الدعاء۔ خدا آپ کو دونوں جہان میں آسودہ حال رکھے، مارے، اٹھاوے با محبت
خود آمین ثم آمین فقط۔ وجميع اہباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

از حضور پر نور قبلہ عالم چھوہروئی کے تحریر کیا گیا۔

هو الرحمن امنابه

بخدمت شریف جناب شاہ صاحب دام حکم فی اللہ

تسلیم، آپ کے بہت خطوط آتے رہتے ہیں۔ مگر یہ بندہ بسبب کم فرصتی و نسیان الطبع و ضعف عمری کے جواب دینے سے قاصر رہتا ہے۔ اس واسطے امید ہے کہ آنجناب میری ان معذوریوں کو مد نظر رکھ کر اپنے دل مبارک میں خفگی نہ لاویں گے۔ آپ کا کلی حال آپ کے خطوں سے معلوم ہو گیا۔ اس عاجز کی دعاء ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ کے حال پر رحم فرماوے۔ اور آپ کے سب قبائل کو آپ کے ساتھ متفق کرے۔ اور وہ رزاق حقیقی آپ کو دو جہاں میں روزی کشادہ بخش کر آسودہ حال کرے۔ اور سب (غموں) سے نجات بخش کر آپ کو خوشی عطا فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔ جناب مولوی ابرار حسین صاحب کو بھی فرمانویں کہ بر خودار محبوب الرحمن یہاں بالکل نہیں آیا۔ اگر مل جاوے تو اس کو ادھر روانہ کرو۔ آپ کو چاہیے کہ نماز کے پابند رہیں اپنا اوقات ضائع ہرگز نہ کرنا۔ خدا کی یاد میں مشغول رہنا وہ کریم، رحیم رحم فرماوے گا۔

از عبدالرحمن چھوہروئی

از جانب کاتب خط محو علی آپ کو و مولوی ابرار حسین و ولایت حسین و محمد حسین

وغیرہ جمیع احباء پرسان حالاں کو السلام علیکم قبول ہو۔ فقط مورخہ ۹۔ شوال المبارک

(از قلم مولوی محو علی کاتب دربار عالیہ)

☆☆☆☆☆

بخدمت شریف جناب شاہ صاحب دام جبکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال۔ خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں جہان میں خیر فرما کر اپنی محبت میں رکھے، مارے، اٹھاوے، آمین ثم آمین۔ آپ خدا کی محبت میں شاغل رہیں اور سب دکھ، درد و تکالیف اللہ کے حوالے کریں اور اُس کے حکموں کے پابند رہیں، اُس کے نام کا شغل رکھیں۔ امید ہے اللہ آپ پر فضل و کرم کرے گا۔ آپ کی سب مصیبتوں کے لیے اور جناب سید عبدالحفیظ کے لیے اس جانب سے دعاء ہے۔ اللہ آپ کی سب تکلیفیں دور کرے اور آپ کو دونوں جہان میں آسودہ حال رکھے۔ اور خدا برخوردار سید عبدالحفیظ کو امتحان میں پاس کرے اور کلی امراضوں سے صحت یاب کرے اور اپنی محبت میں رکھے، مارے، اٹھاوے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین فقط۔

فقیر عبدالرحمن

موضع چھوہر شریف

ڈاک خانہ ہری پور ضلع ہزارہ

۲۶۔ مارچ، ۱۹۱۸ء

(دستخط مولوی محو علی کاتب)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۰۱

از عبدالرحمن

بجب خاص سن حضرت جناب میر عبدالعزیز صاحب دام اعزاز کم فی الکونین
السلام علیکم، بعد ادائے آداب کے عرض خدمت یہ ہے قبلہ دو عالم نے رب
ال عزت کی درگاہ میں دعاء کری ہے خداوند کریم فضل و کرم فرماوے اور یہ دوائی فرمائی ہے:
گوا مین (چھٹانک)، ماتخ (چھٹانک)، کمرکس (چھٹانک)، موجرس (چھٹانک)۔ اگر حمل
ضائع نہیں ہوا ہے تو یہ دوائی دیویں ورنہ نہ دیویں اگر ضائع ہو گیا ہے تو یہ دوائی نہ دیویں۔
(طریقہ استعمال) پیس کر دودھ کے ساتھ پھکی ماریں اس جگہ سب خیریت ہے۔ ملازمت
کے بارے میں بھی دناء کرائی گئی ہے۔ خداوند کریم فضل و کرم فرماوے۔

(یہ مکتوب سید رفعت سعید کے قلم سے ۲۔ جولائی ۱۹۲۳ء کو لکھا گیا۔)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۰۲

کل شیء ہالک الا وجهہ

حضرت جناب سید عبدالعزیز صاحب دام اعزاز کم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ ﷻ آپ کا نامہ غم شامہ مرحومہ مغفورہ غلام فاطمہ کی
وفات کا پہنچا۔ غم دوگونہ وار دہوا۔ ایک بجائے اولاد کا چھوڑا دوسرا نام اُس کا اس بے بیچ
کا رکھا ہوا مقرر ہوا۔ اللہم اجعلہا لنا فرطا واجعلہا لنا اجرا ذخرا واجعلہا لنا
شافعة و مشفعة ﷻ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر اور اجر دو جہانی اور بدلہ دو جہان میں بہتر بر بہتر
عطا فرماوے اور آپ کے واسطے قیامت میں شفیعہ مقبول الشفاعة ہوگی آمین یا رب

العالمین - اور یہ دو تعویذ آپ کے اندروں والگان (گھر والوں) کے لیے گلوبند اور باقی ترکھا (اسم ذات شریف کے تعویذات) دن رات کو کھانے کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ بفضلہ و کرمہ اُن کو بھی صبر جمیل و اجر جلیل عطا فرما کر بدلہ دو جہانی بہتر بخشے۔ اور یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ ہم سب کا ارادہ ہے آنے کا، حضرت! سب کے قدم رنجہ فرمانے میں حرج اور خرچ زیادہ تر ہے۔ اور اس بندہ کی دعاء، ثم الدعاء، ثم الدعاء ہے۔ آپ اس جگہ ہویں یا وہاں ہی ہویں، آپ کی کشائش دینی و دنیوی کے واسطے بدرگاہ مجیب الدعوات دعاء ثم الدعاء۔ اللّٰهُمَّ تَقْبَلْ مِنَّا انْكَ انْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتَبَّ عَلَيْنَا انْكَ انْتَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ ۞

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۰۳

بمحب خاص من حضرت جناب میر سید عبدالعزیز صاحب ترقی در جاتکم فی

الکونین من اللّٰہ

تسلیم، آپ کے سب امور کے لیے بدرگاہ مجیب الدعوات دعاء، ثم الدعاء، ثم الدعاء۔ مگر آپ بھی اپنے حکومتی کاموں میں ساعی اور امانتدار زیادہ تر رہیں۔ اللہ تعالیٰ دو جہان کی کامیابی عطا فرمائے گا آمین۔ اور تعویذ ارسال ہیں جیسے سمجھیں خرچ کریا کریں اس جانب سے اجازت ہے۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

کار ساز کار ما در کار ما

فکر ما در کار ما آزار ما

بجھی و مخلصی حضرت جناب میر عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ علی کل حال جناب مولوی محمد

حسن صاحب کے واسطے گیارہ سو بار سورہ اخلاص مع بسم اللہ شریف ہر روز اور بہر نماز درود

شریف اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد وبارک وسلم ایک

سو بار پڑھا کریں۔ اور یہ تعویذ ان کے پاس رکھنے کا۔ اور اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔

اور آپ کے ادائے دین کے لیے اس جانب سے اور ترقی درجات کو نینی اور دفع مہمات

دارینی کے واسطے خواہ تحصیل داری وغیرہ یا اور کسی سبب سے حاصل ہو دعاء ثم الدعاء۔

اور آپ نے جو وعدہ تیس روپیہ کا کیا تھا کہ میں قرض خواہان کو ماہ ب ماہ دیتا

رہوں گا آیا اُس وعدہ کی وفا جاری ہے یا نہ۔ اور بار بار آپ کو فضول خرچ سے منع کیا گیا

ہے۔ اور غیر انسانوں (غیر محرم) کی (طرف) نظر کرنے سے بھی منع ہے، منع ہے، منع ہے:

عبد اللہ نظر حرام ہے جو کیجئے سمجھ نظیر

ایہہ شرک خفی جلی ہے اس مٹھے بہت فقیر

اے محبت من! جس وقت آپ کو خواہش ہو اسی وقت آ کر اپنی منکوہ حلال سے

جس قسم کی چاہیں محبت رکھیں۔ اس میں خدا و رسول سب رضا بر رضا ہے۔ جس کو خداوند

کریم نے اپنے گھر میں حلال عطا کیا ہوا ہے وہ حرام کی طرف کس طرح جاتا ہے اور جا

سکتا ہے؟ اس بڑی بے فرمانی اور ناشکری کے سبب اُس کے فضل و کرم سے (ہم محروم ہو

سکتے ہیں۔ مگر) ہم تم وغیر ہم سب کے سب، اُس کے قہر و غضب سے امن و امان میں ہیں

والشکر للہ علی ذالک وعلی نعمانہ تعالیٰ۔ یہ اُس کی جانب سے آپ پر بہت بڑا

فضل ہے۔ بلکہ آپ کے آباؤ اجداد کے لحاظ سے یہ کرم و فضل ہے یعنی یہ موجب آسودگی اس جہان کے ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس جہان میں بھی ہم تم سب کو بالحاظ و با محبت بزمہ محبوبان خویش اٹھائے آمین۔ اور میاں محمد رمضان کی چوری (کے نقصان کے ازالے) کی بھی دعاء کی گئی ہے۔

اور مکرر یہ کہ آپ فضول خرچی اور نظر حرام یعنی غیر محرم کے دیکھنے اور اُس کے شفقت، محبت سے بچیں اور بچتے رہیں۔ اور اس جانب سے دعاء ثَمَّ الدَعَاءِ کہ خداوند کریم آپ کو ان دونوں اموروں قبیحہ سے نہ نہ، بلکہ کل امور شنیعہ سے بچا دے۔ اللّٰهُمَّ تَقْبَلْمِنَا اِنكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتَب عَلَيْنَا اِنكَ اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔ بخدمت مولوی عبدالغفور صاحب وغیرہ وجميع احباء تسلیم۔

(یہ مکتوب آپ کے خاص ہاتھ مبارک کا لکھا ہوا تھا مگر دستخط مبارک نہ تھا)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۰۵

حضرت جناب سید عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ علی کل حال ○ آپ کی جانب سے تین چار نوازشنامہ بمضمون واحد رونما ہوئے... سب کے سب کثرتوں سے وحدت ظہور میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مع اہل و عیال آپ کی سب مشکلوں کے حل کے لئے بفضلہ و کرمہ شفا ظاہری، باطنی، دنیوی، اخروی عطا فرماوے آمین۔ اور اس جانب سے دعاء ثَمَّ الدَعَاءِ۔ اللّٰهُمَّ تَقْبَلْ مِنَّا اِنكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتَب عَلَيْنَا اِنكَ اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔ اور یہ تعویذ مرسولہ آپ جس جس کو جس جس طرح چاہیں کھلائیں اور گلوبند بھی ہیں۔ اور بسم اللہ شریف کے تعویذ بھی ارسال کریں اور آپ کے ایک نوازشنامہ پر یہ تھا کہ ایک جناب جن جن صاحب کی خدمت میں بھیج چکا

ہوں جس میں ایک جوڑا۔۔۔۔۔ پشاور کی ہے۔ یہ میں نہیں سمجھا کہ کیا چیز ہے اور یہ کس کے لئے ہے۔ مکرر آنکہ بدرگاہ خداوند کریم اس جانب سے بھی دعاء ثم الدعاء وجمع احباء تسلیم۔ اور آپ کے دو تین لفافہ موجود ہیں اور نہ ارسال کریں۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۰۶

کار ساز کار ما در کار ما
فکر ما در کار ما آزار ما

بجسی و محبت زاده خاص من جناب سید عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ، بحکم ان لیس للانسان الا ما سعی ۞ کی برضاء رسول ﷺ سعی کامل مکمل فرمانے میں ہرگز دریغ نہ کریں اور نہ کرانویں اور چین جانا آپ کے لئے مناسب نہیں۔ یہاں ہی کی کوشش خداوند کریم قبول فرمائے گا اور فرماوے، اور اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ اللہم تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علینا انک انت التواب الرحیم ۞ آپ سب امیر صاحب کی اولاد کا لحاظ اس بے بیچ کو اپنی اولاد سے یعنی فرزندوں سے زیادہ ہے۔ آپ خواہ جائیں یا نہ جائیں۔ تعطیل جواب محض بے فرصتی و ضعف عمری و ضعف بدنی اور سبب نہ ہونے کاتب خادم و بکثرت کار بار کے ہے نہ بقلت محبت، الامان، الامان! وچہ جائیکہ ایسے دل بند خاص الخاص کی اولاد کے ساتھ۔ محو علی کاتب ہے مگر یہاں مستقل ہو کر نہ رہا۔ مخلص بخدمت سید محمد عقیل صاحب و عبدالحفیظ صاحب و برخوردار مولوی ابرار حسین صاحب و حافظ ولایت حسین صاحب تسلیم۔ آپ کی اور ان سب کی اولاد کے لیے، واسطے اعمال صالح کی عمر

درازی و خیر کے واسطے دعاء ثم الدعاء۔ اور آپ اپنا پتہ فارسی میں لکھا کریں۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۰۷

هُوَ الْحَقُّ

از حضور قبلہ والا شان جناب حضرت قبلہ و کعبہ دو عالم صاحب مدظلہ از چھوہر شریف ہزارہ

محکمی ام خاص الخاص جناب حضرت سید عبدالعزیز صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ ، الحمد للہ علی کل حال ○ آپ ہر حال

میں اللہ کی رضا پر راضی رہویں اور رہا کریں۔ اس طرف سے دعا میں دریغ نہ ہوگا۔ اللہ

تعالیٰ آپ کو دو جہان ترقی و اعزاز و قرب خود عطا فرماوے۔ ضروری تحریر ہے کہ آج آپ

کے کاغذ سے روپیہ سرکاری اندیشناک کا اظہار ہوا ہے۔ تو میری طبیعت بہت غمناک و

متردد ہوئی ہے۔ لہذا ضروری، ضروری، ضروری تحریر ہے کہ بدین و شنیدین عریضہ ہذا کے

جناب میر محمد عقیل صاحب سے اگر روپیہ مل سکیں تو ورنہ ضرور کوئی اور صورت کر کے اس

حساب سے بے باک ہو کر پھر اس طرف تحریر کریں، کہ تسلی ہووے باقی دعا ہے۔ گھر میں

اور برخورداران کو سلام و دعا۔ تھوڑی تحریر پر فوری عمل کریں۔ انشاء اللہ عرس کے بعد

برخوردار کلاں جناب اسٹیشن ماسٹر صاحب صدر پشاور کے برخوردارش کی فاتحہ کو آویں گے

جناب اسٹیشن ماسٹر صاحب کو السلام علیکم۔

اور تاریخ عرس مبارک آخری ختم یازدہم شریف ربیع الثانی بحساب قمری یعنی جو

کہ یہ چاند اب ظہور میں آئے گا، اس کی یازدہم، برخوردار میر رفعت سعید صاحب نے

تاریخ طلبی تھی۔ اس کو خبر دینا۔ اور آبنوی تسبیحوں کی آرام سے اطلاع بخشیں اور اس جانب

سے آپ کی سب مشکلات کے لئے دعاءِ ثَمِّ الدَّعَاءِ، ثَمِّ الدَّعَاءِ۔

از عبد الرحمن چھوہروی



مکتوب نمبر: ۱۰۸

بھئی و مخلصی حضرت جناب میر عبدالعزیز صاحب دام عزتکم فی الدارین

خیرا

السلام علیکم ورحمة اللہ علیہ یہ دونوں کاغذِ مرسلہ آپ کی جانب سے جو کہ آپ نے واسطے دعا کرانے کے بھیجے تھے، عرصہ طول سے یہاں نظر سے یہ دونوں گم ہوئے رہے۔ اب آپ کی امانت سمجھ کر واپس ارسال خدمت ہیں۔ اگر آپ کو آپ کی امانت پہنچ جائے تو والشکر للہ۔ برخوردار عبدالقیوم کے گلے کے واسطے تعویذ دو گلوبند باقی ترکان (اسم ذات شریف کے تعویذات) کھلانے کے لئے۔ اور آپ کے چار عدد لفافہ یہاں موجود ہیں اور نہ ارسال کریں۔ اور آپ کے سب امور و مشکلیں حل کے واسطے اور قیامت کے مغفرت اور قبولیت شفاعت کی واسطے اس جانب سے دعاءِ ثَمِّ الدَّعَاءِ۔ اور آپ بھی نماز، روزہ وغیرہ عبادات کا پابند رہا کریں۔ خداوند کریم دونوں جہان میں آپ کو خوش رکھے گا۔ آمین یا رب العالمین وجميع احواء تسلیم۔ برخوردار و برخوردار کے لئے بھی دعاء۔

از عبد الرحمن چھوہروی

محبت خاص الخاص من شاہ اسد الحق صاحب مرحوم کی اجازت والا وظیفہ: بیدک الخیرانک علی کل شی قدیر یا اللہ یا معزی مدل یا عزیز یا ناصر یا نصیر ۷ بوقت عشا ۲۱ بار و فجر ۲۳ دفعہ سر برہنہ با وضو با خلاص قلب، بے حرکات، بے کلام پڑھا کریں۔



محکم خاص من جناب میر عبدالعزیز صاحب مزید عز تکم فی الدارین

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ علی کل حال ۞ جناب کی جانب سے ورود کاغذات بکثرت بر مضمون واحد و اخراجات و حاجات وحدت پہنچے ہیں۔ مگر ایک بکثرت اشتغال اللہ فی اللہ کے، دوسرا محرر اشاعت اور دلہندم اللہ فی اللہ خدمات ادا کرنے والا تحریری وغیرہ برخوردار محو علی یہاں سے رخصت ہو کر اپنی گھر میں پہنچ کے چند ایام بیمارہ بیماری تپ ہو کر وہاں ہی ہمشیریاں میں فوت ہو گیا ہے۔ اللہم اغفر له ولجميع اخواننا الذین سبقونا بالایمان ۞ یعنی اے اللہ تعالیٰ بخش اُس کو بمع میر صاحب وغیرہ سب پیر بھائیوں وغیرہ کو آمین۔ فی الحال بندہ بہت مغموم ہے بسبب ہجر محو علی وغیرہ جدائی پیر بھائیوں کے۔ اللہ تعالیٰ میرے سب پیر بھائیوں کو دو جہان میں خوش رکھے آمین۔ آپ ”یا اللہ یا مغنی“، چھ سو عشاء، پنج سو فجر پڑھا کریں اور الحمد شریف باتصال بسم اللہ شریف اکتالیس (۴۱) بار رات کو اور ایضاً (یعنی اتنا ہی) دن کو پڑھا کریں اور درود شریف بہ ہر نماز ایک ایک سو بار۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دو جہان میں خوش رکھے گا اور آپ پر حکام زمانہ بھی اللہ تعالیٰ مہربان کر دے گا۔ باقی وظائف میں جیسا چاہیں کریں۔ اور ادائے قرض، آپ کی شفاء مرض کے لیے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ اور آپ بھی کچھ سعی کریا کریں اور دو جہانی حساب میں اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔ اور آپ کے اندرون بیرون والگان کو اللہ تعالیٰ با شفاء و خوش رکھے۔ وجمع برخورداران آپ کے اور میر محمد عقیل صاحب کے شفاء وغیرہ کے لیے اس جانب سے تعویذ و دعاء۔ اللہم تقبلنا انک انت السميع العليم وتب علینا انک انت التواب الرحيم ۞

اور اپنے فرزند وغیرہ کے ساتھ بے رحمی ہرگز ہرگز نہ کرنی چاہئے یعنی نہ مارنا

ایک دن حضرت ﷺ نے حسین علیہ السلام کو پیار یعنی بوسہ دیا۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے دس بیٹے ہیں میں نے کسی کو بوسہ نہیں دیا حضرت ﷺ نے (تنبیہ کرتے ہوئے) فرمایا کہ ”تجھ سے اللہ تعالیٰ نے رحم چھین لیا ہے۔“ آپ کو واسطے کفالت رمضان شریف وغیرہ دو جہانی مشکلات کی حل کے لیے خداوند کریم کا رحم فضل کافی کفیل ہے اور ہوگا۔ مکرر آنکہ آپ اپنے وظائف میں ہرگز ہرگز تغافل و تساہل نہ فرمائیں۔ خداوند کریم آپ کو بمعہ اہل و عیال بال بچوں کے خوش رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

وخص میر محمد عقیل صاحب وغیرہ جمیع احباء تسلیم و دعاء ثم الدعاء۔ و بر خوردار میر عبدالحفیظ صاحب کے لئے بھی تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۱۰

محسب و مخلصی جناب شاہ صاحب سید عبدالعزیز صاحب دام جبکم فی اللہ
تسلیم، الحمد لله علیٰ کل حال، خیریت جانبین کی مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ
جانبین میں خیر فرما کر اپنی محبت میں رکھے، مارے، اٹھاوے۔ آنجناب کہ بہت سے
کاغذات موصول ہوئے۔ حالات معلوم ہوئے۔ باعث کم فرصتی، تساہل طبع، وضعف عمری
کے جواب میں تکاسل ہوتی ہے۔ آپ خفگی نہ فرمائیں۔ بڑے بڑے آپ جیسے سادات
عظام و علماء کرام وغیرہ بندگان خدا کے کاغذات پڑے رہتے ہیں مگر اس بے ہیج کو نہ اتنا
وقت فرصت کا ملتا ہے کہ ان کے جواب حسب منشاء سائل دیئے جاسکیں۔ نسیان بھی حد
سے زائد ہے۔ ایک جگہ خط چھوڑا وہاں ہی پڑا رہا ان سب معذوریوں کے باعث جواب
میں دیری ہوتی ہے۔ مکان کی بابت بار بار آپ تحریر فرماتے ہیں۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ

ایک جگہ امکان ہو سکے تو دونوں بھائیوں کا رہنا ایک مکان میں بہتر ہے اس میں دو فائدے ہیں، دینی و دنیاوی۔ کرایہ بھی نصف ایک ایک کو دینا پڑے گا۔ اس میں بہت کفایت ہوگی۔ باقی وہ آپ کے محرم، آپ ان کے محرم، مستورات کا ایک جگہ رہنا بہت اچھا ہوتا ہے۔ آگے آپ جس طرح مناسب سمجھیں آپ کی مرضی۔ باقی برخوردار رفعت سعید کی ہنجیروں (گلے کی بیماری) کے واسطے تعویذ روانہ کیا جاتا ہے گلے میں باندھنا اور ترکیں اسم ذات کھلانا آگے روانہ کی گئی ہیں اب (بھی) روانہ کی جاتی ہیں۔ باقی رت سر یا ایک چھوٹا سا جانور ہے باہر زمینوں میں ہوتا ہے اس کو مار کر ایک کڑاہی میں تل کر یعنی اس طرح تلنا کہ سڑ کر سیاہ نہ ہو جاوے سرخ ہو اور پھر اس کو اسی کڑاہی میں یعنی جس کڑاہی میں گھی میں تلاتا تھا رگڑنا کہ ایک مرہم سی بن جاوے۔ پھر اس مرہم کو کوئے یا مرغ کے پر یعنی کھنڈ سے ہنجیروں پر لگانا، اگر وہ جاری ہیں۔ اللہ فضل و کرم کرے۔ آپ کی دونوں خواہیں مبارک ہیں ان کے سننے سے آپ کی کامیابی کی امید واری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ اور ترکیں بسم اللہ شریف کی اگر والدہ صاحبہ آپ کی اور بھائی محمد عقیل صاحب نہ کھاسکیں تو آپ ان ترکوں کو گھول کر پی لینا۔ اور اپنی اہلیہ کے ساتھ اتفاق رکھا کریں سختی سے نہ پیش آیا کریں۔ آپ کو آگے ایک تعویذ یعنی دو تعویذ روانہ کئے گئے تھے۔ ان کو اپنے دائیں بازو کے ساتھ چاندی یا چمڑے میں مڑھا کر باندھنا یا پگڑی کے ساتھ۔ باقی سب امور ظاہری و باطنی کے لئے اس طرف سے دعا ہے۔ اللہ آپ کو خوشحال کرے۔ والدہ عبدالقیوم کا جانا میں پسند نہیں کرتا۔ اپنی اہلیہ کا اپنے پاس ہونا ہر حال میں بہتر ہے۔ ان کو گاؤں نہ روانہ کرنا۔ نانی عبدالقیوم کا جانا اپنے گاؤں میں ان کی اور آپ کی رضا اور آپ کی دونوں بیوی خاوند کی رضا جس طرح چاہو کرو زیادہ دعا۔ و بجمع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(از قلم کاتب محولی)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۱۱

بخدمت حضرت جناب میر عبدالعزیز صاحب مزیدہ درجاتکم فی الدنیا

والآخرة

السلام علیکم ورحمة اللہ الحمد للہ علی کل حال۔ ضرور بہ ضرور آپ
پابند نماز و روزہ کا رہیں۔ اور جو کہ درود شریف قبل اس کے لکھا گیا ہے اس کو ادا کرنا اور
علاوہ اس سے یا اللہ یا مغنی گیارہ دفعہ دن اور گیارہ بار رات کو پڑھ لیں۔ خداوند کریم
ان اسماء پاک اپنے کے لحاظ سے قرض سے بھی نجات عطا فرمائے گا۔ اور باقی بھی اللہ
تعالیٰ ترقی روزگار و نوکری عزت دار بنخشے گا۔ اور اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ آمین یا
رب العلمین۔ اور یہ تعویذ برخورداران کو جیسے چاہیں گلے میں باندھیں اور کھلائیں۔ اس
جانب سے دعاء ثم الدعاء۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۱۲

بخدمت حضرت جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دام محبتکم فی سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، منجانین الحمد للہ علی کل حال۔ اس
جانب سے آپ کے لئے مع سب لواحقین اندرون بیرون والگان کے واسطے سب امور
دینی و دنیوی دو جہانی کے لئے دعاء ثم الدعاء۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو دو جہان میں خوش
رکھے۔ اللهم تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت التواب
الرحیم۔ و تعویذ برخوردارہ غلام فاطمہ اور دو تعویذ برخوردارہ کی والدہ مکرمہ کے لئے اور ایک

تعویذ آپ کے واسطے اور ایک تعویذ بر خوردار عبدالقیوم کے گلے میں باندھنا۔ اور باقی ترکہا
(اسم ذات شریف کے تعویذات) سب کو بلکہ اور جس جس کو چاہیں کھلائیں اور کھلایا کریں

ہر درد کی دوا ہے یہ نام خدا
ہر مرض کی شفا ہے یہ نام خدا

اور مکرر، سہ کرر، چہار کرر عرض کہ آپ ضرور بر ضرور بالتاکید نماز و وظائف میں
وغیرہ سب کے سب اوامر میں نکاسل و تغافل ہرگز نہ کریں۔ اور جو جو نواہی ہیں حتی
المقدور ان سے پرہیز کریا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دو جہان میں خوش با دوستان خویش
رکھے گا۔ آمین یا رب العلمین۔ وخصص بہ خدمت حضرت جناب سید محمد عقیل صاحب و
عبدالحفیظ صاحب وغیرہ وجمع احباء بعد تسلیم دعاء ثم الدعاء۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۱۳

اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وهو القوی العزیز

محکم و مخلص حضرت جناب میر عبد العزیز صاحب دام اخلاصکم فی سبیل

اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ۔ الحمد للہ۔ آپ کے سب کے غم، ہم، عرض،

مرض، قرض کے سے نجات کے لئے اس جانب سے دعاء ثم الدعاء۔ اور یہ بھی حیلہ دوائی

کا اپنی اور اپنی مستورہ کے کھلانے کے واسطے۔ وہ یہ ہے:

اسپغول، تخم ملنگ، تخم مغز بادام، بہی دانہ چاروں پا، پا (پاؤ، پاؤ)۔ مگر اسپغول نہ

پینا اور ایسا ہی مصفا کر کے باقی تین دوائیوں کو پیس کر چاروں کو ملا کر ہر روز ایک ایک کف دست ایک پیالہ دودھ میں پا کر (ڈال کر) اپنے واسطے اور ایک کف دست پیالہ دودھ میں پا (ڈال) کر اپنی مستورہ صاحبہ کے لئے ایسے بلند جگہ میں رات کو رکھنا جس جگہ تریلی (شبیم) بھی وہاں اس پر پڑے اور باد سرد بھی چولہے (چلے)۔ صبح نہار ہی آپ دونوں کھایا کریں۔ خداوند کریم دونوں کو فائدہ شفا عطا فرمائے گا۔ آمین یا رب العلمین

اگر (اس سے) اللہ تعالیٰ نے فائدہ بخشا تو آئندہ کے واسطے بھی اس کاغذ کو نگاہ رکھنا، شائد اپنے یا کسی اور کے لئے درکار ہو۔ اور یہ تعویذ بھی جس جس صاحب کو چاہیں کھلائیں اور کھلایا کریں۔ اور گلوبند بھی ہیں۔ اللہ یشفیکم بجمیعان۔ اور بار بار یہ عرض ہے کہ اپنی نماز اور روزہ وغیرہ عبادات و خدا ترسی و رحم کو نہ چھوڑیں۔ واللہ یشفی من یشاء الی صراط مستقیم۔ و بجمع احباء تسلیم باد۔

از عبدالرحمن چھوہروی



مکتوب نمبر: ۱۱۴

سیادت پناہ حضرت جناب شاہ صاحب دام محبتکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال، خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ مالک مطلق دونوں جہاں میں اپنے فضل و کرم سے خیر فرماوے۔ آپ کا ایک عدد خط آگے بھی تشریف آوری فرما ہوا تھا، مگر باعث نسیان و تساہل طبع کے جواب میں دیری ہو گئی۔ نیر اب آپ کا دوسرا الفافہ پہنچا، آپ کے سب کاموں کیلئے اس جانب سے دعاء کی گئی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کے سب کاموں میں آسانی فرماوے، اور دونوں جہان کی مشکلات حل فرماوے۔ اور آپ کو ہر طرح کے غم و الم سے نجات بخش کر اپنی محبت

میں مستغرق فرماوے، آمین یا رب العالمین۔ اور مکرر۔۔۔۔ کے لئے بھی دعاء ثم الدعاء،
وہم جمع احباء وغیرہ تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۱۵

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

سیادت پناہ حضرت جناب شاہ صاحب دام حکم فی اللہ

السلام علیکم، الحمد لله علی کل حال، خیریت جانین کی مطلوب ہے،
مالک حقیقی دونوں جہان کی خیر فرماوے، آمین۔ آپ کے خط آئے ہوئے بہت دیری ہو گئی
ہے جواب میں کہ باعث نسیان و تساہل طبع کے جواب نہیں دیا جاتا۔ آپ کے سب
امورات ظاہری و باطنی کے لئے دعاء کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کے
سب کاموں کو سرانجام بخیر فرماوے۔ آپ کے غم الم دو جہانی کو باخوشی تبدیل فرماوے اور
آپ کو اپنا عشق و محبت عطا فرماوے، آمین۔ آپ کے برخوردار، نور چشم عبدالقیوم کے لئے
اور اس کی والدہ کے گلے کیلئے تعویذات روانہ کئے جاتے ہیں اور کھانے کے لئے بھی اور
دعاء بھی کی جاتی ہے، کہ وہ شافی مطلق اپنے فضل و کرم سے شفاء عاجل کامل عطا فرماوے
آمین یا رب العلمین۔ و بخدمت جناب سید محمد عقیل صاحب و برخوردار محمد حفیظ صاحب و
مولوی ابرار حسین صاحب و حافظ ولایت حسین صاحب و فقیر محمد صاحب وغیرہ وہم جمع احباء
تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۱۶

بخدمت جناب شاہ صاحب جی دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ علی کل حال، عرض یہ ہے کہ آپ مکان کی نسبت کچھ فکر نہ کریں، آپ کے اخراجات اور آپ کے بھائیوں کے باہم جھگڑا کے فیصلہ کے واسطے بھی دعاء کی گئی ہے۔ اور برخوردار عبدالقیوم و برخوردار و برخوردارہ غلام فاطمہ کی بیماری کے واسطے بھی دعاء کی گئی ہے اور تعویذ بھی ارسال خدمت ہیں۔ اگر شربت صندل خالص ملے تو ہر دو بچگان کے لئے مفید انشاء اللہ ہوگا۔ گنڈوں کی نسبت بھی کچھ فکر نہ کریں۔ از جانب جناب جن جی صاحب السلام علیکم وخصص بخدمت حضرت میر محمد عقیل صاحب و جناب میر عبدالحفیظ وغیرہ بجمیع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

مکتوب نمبر: ۱۱۷

سیادت پناہ حضرت جناب شاہ صاحب دام حبکم فی اللہ

تسلیم ما وجب، الحمد للہ علی کل حال، خیریت جانین کی مطلوب ہے خدا تعالیٰ دونوں جہان میں خیر فرماوے۔ دو تعویذ چھوٹے بچے کے گلے میں باندھنے کے لئے روانہ کئے جاتے ہیں اور باقی اس کے کھانے کے لئے روانہ کئے جاتے ہیں، ان کو کسی چیز میں یعنی دودھ یا پانی میں گھول کر اس کو پلوانا۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق اس کو ہر مرض سے شفا بخشے گا۔ نیز اس جانب سے آپ کے ہر امور دینی و دنیوی کے لئے دعاء ثم الدعاء اللہ تعالیٰ سب خیر فرماوے، و بجمیع احباء تسلیم وخصص بخدمت جناب مائی صاحبہ

کی خدمت میں اسلام علیکم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(از قلم کاتب محو علی)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۱۸

یادت پناہ حضرت جناب شاہ صاحب دام محبتکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ آپ کا نوازش نامہ آیا، حال معلوم ہوا مگر باعث کم فرصتی و تساہل طبع کے جواب جلدی نہیں دیا جاتا، آپ خفگی نہ فرمائیں۔ آپ کے کل اموروں کے لئے دعاء بدرگاہ مستجاب الدعوات کی گئی ہے، وہ مالک مطلق اپنے فضل کرم سے سب کام آپ کے آسان فرماوے، آمین ثم آمین۔ آپ کے ہر ایک امور کے لئے علیحدہ علیحدہ تعویذ روانہ کئے جاتے ہیں (مطابق) تحریر کے استعمال کرنا۔ امید ہے وہ قادر برحق اپنا فضل و کرم کرے گا۔ آپ کے لئے اور آپ کی اہل خانہ کے لئے دو تعویذ لفافہ میں بند ہیں، مگر اوپر کی طرف اور آپ کی ممانی صاحبہ کے لئے جو تعویذ ہے، اور دور ہونے اثرات جنات وغیرہ کا وہ کاغذ میں اندر بند ہے اور ترکوں (اسم ذات شریف) والے تعویذ ہیں۔ ان کو آپ اپنی ممانی کو کہنا کہ وہ آپ کے ماموں کو ایک ایک ترک کر کے کسی چیز میں کھلا دیوے، امید ہے خدا خیر کرے گا۔ وجمعہ
جاء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۱۹

سیادت پناہ حضرت جناب شاہ صاحب دام محبتکم فی اللہ

تسلیم الحمد للہ علی کل حال، خیریت جانین کی مطلوب ہے، اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر فرماوے۔ آپ کا خط آیا حال معلوم ہوا، آپ کے تحریر کرنے کے مطابق تعویذ پشاور بھیجے گئے ہیں، آپ تسلی فرمائیں۔ باقی آپ کے سب امور دینی و دنیوی کے لئے اس جانب سے دعاء کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے سب کام آسان فرماوے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی حیثیت و طبیعت کے موافق ملازمت بھی اپنے فضل و کرم سے عطا فرمادے، اور ہر ایک کام میں بہتری فرماوے اور اپنا فضل و کرم کرے، آمین ثم آمین۔ باقی تعویذ بھی بھیجا جاتا ہے، اس کو اپنے پاس رکھنا اور ترکیں (اسم ذات شریف کے تعویذات) کھانا امید ہے اللہ تعالیٰ ہر مرض سے شفا بخشے گا، وجمع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۲۰

مہربان بندہ سید عبدالعزیز صاحب زید اقبالکم عند اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ برکاتہ کہ یہاں من کل الوجوه خیر خیریت ہے۔ اور خیریت آپ کی درکار، آپ کا خط ملا۔ مطلب مندرجہ اس کا معلوم ہوا کہ جو تحریر کیا گیا ہے، کہ ہمارے نماز، روزہ اور وظائف خوانی میں قصور آ گیا ہے، یہ بھی اللہ کی جانب سے آزمائش ہے۔ اپنی خاطر کو بجا اور تسلی دے کر خداوند کریم کی عبادت میں اچھی طرح سے مشغول رہیں، وظائف خوانی میں اپنی جان کو قید کرنا۔ امید ہے اپنے فضل و کرم سے

مطالب اور مآرب دو جہانی عطا فرمائے گا۔ تسلی فرمانویں اور جو آپ نے دربارہ جانے مصر یا بصرہ کو تحریر کیا ہے۔ اپنے اہل و عیال سے جدا ہونا اچھا نہیں ہے، آگے مرضی مبارک آپ کی، آپ کا اگر جانا بہتر ہے ”بہر جائیکہ باشی با خدا باش“ تب خیر۔ اور تعویذ اسم ذات شریف وغیرہ ارسال ہیں۔ جس جس کو جیسے جیسے چاہیں استعمال میں لائیں۔ وبخدمت سید عبدالحفیظ صاحب و مولوی ابرار حسین صاحب و جناب حافظ ولایت حسین صاحب وغیرہ و بجمیع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی



مکتوب نمبر: ۱۲۱

هُوَ

بمحب خاص من شاہ صاحب جی دام محبتکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ الحمد للہ علی کل حال عرض یہ ہے کہ بمبئی جانے کی نسبت خدا پر توکل کریں، خداوند کریم کے دست قدرت میں بھلائی برائی ہے۔ آپ کی تنگدستی کی نسبت فکر ہے، خداوند کریم کشائش فرمائے گا۔ جملہ بیماریوں کے لئے دعاء کی گئی ہے۔ رت سر یا پرند نہیں ہے، چھپکلی کی شکل پر باہر جو درختوں پر ہوتا ہے، اس کا سر سرخ ہوتا ہے، پنجابی میں رت سر یا، اردو میں گرگٹ، (اور) فارسی میں سرخ سر کہتے ہیں۔ آپ باہر کسی دیہات میں جا کر دریافت فرمائیں، عام معروف جانور ہے۔ قل شریف بمعنی سورہ اخلاص ہے اور برخورداران عبدالحفیظ اور رفعت سعید کو نماز کی تاکید فرمائیں۔ اور وہ بھی بعد ہر نماز الحمد شریف اور قل شریف بمعنی بسم اللہ گیارہ گیارہ بار پڑھ کر سینہ پر پھونک کر دعاء فرمایا کریں۔ خداوند کریم دو جہان کے امتحانات میں کامیاب کرے گا۔ اور

مکان کی نسبت دعاء کی گئی ہے۔ اور اگر آدمی پشاور آنے والا مل گیا تو ریت وغیرہ دم کر کے ارسال کی جائے گی آپ کا مکان مامون رہے گا۔ تعویذ خواہ چمڑے میں خواہ چاندی میں رکھیں اختیار ہے۔ بسم اللہ شریف کے تعویذ ارسال ہیں، جس طرح استعمال کریں آپ کو اختیار ہے۔ اگر آئندہ آپ خط روانہ کریں تو لفافہ نہ کریں کیونکہ آپ کے دو لفافہ اب بھی باقی ہیں، وجمع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی



مکتوب نمبر: ۱۲۲

بھٹی و مخلصی جناب سید عبدالعزیز صاحب سلم ربکم

السلام علیکم خیریت جانین کی مطلوب ہے، اللہ تعالیٰ ادھر ادھر دونوں جہان میں خیر کرے۔ آپ خطوط آتے رہتے ہیں، مگر بکثرت مہمانوں کے و تکاسل طبع کے جواب نہیں دیتا، خفگی نہ فرمانا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی عبادت کی استطاعت بخشے اور سب غم و الم سے چھڑادے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ نماز نہ قضا کرنا، اپنا روزانہ وظیفہ جو ہے وہ بھی پڑھتے رہنا۔ اور واسطے حضرت جناب سید محمد عقیل کے واسطے دعاء کی گئی ہے، اللہ ان کو اپنی نوکری پر واپس لاوے۔ اور نیز عرصہ سے ان کا ایک کاغذ آیا تھا، جس میں لکھا تھا کہ میرا ارادہ ہے یہاں ہی گھر رہنے کو ہے۔ باقی دعاء کی گئی ہے، باقی خدا آپ لوگوں کو اپنی والدہ کی تابعداری میں رکھے، مارے، اٹھاوے، آمین۔ آپ کے امتحان کے واسطے دعاء کی گئی، اللہ آپ کو امتحان میں کامیاب کرے، آمین ثم آمین۔ مکرر آنکہ آپ کی خوشی اور محبت کے لئے لکھا جاتا ہے، کہ اس بار حضرت جناب سید محمد عقیل صاحب نے مبلغ ۱۵ روپوں خدمت ادا کی ہے، یعنی اس بے ہجج کو انہوں نے ۱۵ روپے لہ فی اللہ ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

ان کو دونوں جہان میں بالمحاذ رکھے، مارے، اٹھاوے، آمین و بجمع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۲۳

۷۸۶

هو الرحمن انا به

سیادت پناہ جناب میر سید عبدالعزیز صاحب دام حکم فی سبیل اللہ

تسلیم الحمد للہ علی کل حال، خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ

دونوں جہان میں خیر فرما کر اپنی محبت میں رکھے، مارے، اٹھاوے۔ آمین یارب
العالمین۔ آپ کی عرض شملہ روانہ کی گئی ہے۔ امید ہے کہ شاید پہنچ گئی ہو۔ اللہ اپنے فضل
و کرم سے منظور فرماوے۔

آپ کے فرمانے مطابق کارڈ بطرف ماموں صاحب رحمت سعید کے لکھا گیا

ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کو نرم کرے اور وہ آپ کو روپیہ سے امداد دیویں، تو بہت بہتر

ہے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ ے بار قل اعوذ برب الفلق و ے بار قل اعوذ برب الناس

صبح کو پڑھ کر دم کیا کریں۔ اور اسی طرح ے بار قل اعوذ برب الفلق و ے بار قل اعوذ

برب الناس شام کو پڑھ کر اپنے گھر میں جہاں بچھو ہیں پڑھ کر دم کیا کریں۔ امید ہے اللہ

اپنی اس کلام کی برکت سے ان موذیات کو دور کرے، تو اس کے فضل و کرم سے کوئی بعید

نہیں۔ اس عاجز کی طرف سے آپ کے ہر ایک امور ظاہری و باطنی کیلئے دعاء ہے۔ اللہ

تعالیٰ آپ کے حال پر رحم و کرم فرماوے اور آپ کی یہ تنگدستی دور کرے۔ آمین یارب

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۲۴

هُوَ الْحَقُّ هُوَ الْعَزِيزُ

من جانب حضور انوار رحمانی جناب حضرت قبلہ عالم صاحب از چھوہر شریف

برخوردار نور چشم مثل فرزند ارجمند میر صاحب سلمہ العزیز

السلام علیکم بعد از دعاء برخورداراری کے آنکہ کئی خطوط آپ کے موصول ہوئے، لیکن بوجہ کم فرصتی کے جواب میں دیری ہوتی رہی ہے۔ آپ کے لئے بمعہ برخوردار عبدالقیوم سلمہ کے اور اس کی والدہ صاحبہ کے اور برخوردار رفعت سعید اور بڑی مائی صاحبہ کے دعاء قلبی سے ہرگز دریغ نہیں ہے اور نہ ہوگا، اور نہ خدا کبھی کرے۔ اللہ آپ کو دونوں جہان کی اعزاز ہا بخش کے ہم کو ممنون فرمانویں آمین۔ جناب مکرمہ مائی صاحبہ کا خواب خیالات ہیں (خدا مبارک کرے گا) اور آپ کی خواب بچھوؤں والی بہت ہی عمدہ ہے۔ الحمد للہ کہ اللہ جل شانہ نے آپ کو کسی تکلیف سے جو آپ پر موجود ہے یا آنے والی ہو خلاص کر دیا ہے۔ اللہ آئندہ بھی محفوظ رکھے آمین ایسی ہی دوسری آپ کی خواب برخوردار عبدالقیوم کی خیریت و صحت کی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ یہ خوابیں بخیریت مبارک کرے، آمین ثم آمین۔ برخوردار رخصت سعید طول عمرہ کی خواب کو بھی خدا خیریت سے مبدل فرماوے کہ بخیریت بچ گیا ہے، ایک بڑی تکلیف سے۔ آئندہ بھی اللہ خیریت فرماوے۔ اور میرے خیال میں اگر ممکن ہو سکے تو آپ اس مکان کو جن کا آپ نے ذکر فرمایا ہے تبدیل فرمانویں ورنہ تاہم خدا کے سپرد کریں۔ ہمارے سب امور خیر و شر کا وہی حامی ہے

ومن يتوكل على الله فهو حسبه۔ مگر ہر امر و ہر حال میں اسی پر توکل کامل چاہئے اللہ نصیب کرے، خدا آپ کے سب امور حل و آسان کرے گا۔ بفضل اللہ اور ضروری کہ گھر میں آپ شدت اور سخت روئی نہ رکھانویں۔ بالخصوص الفاظ قطع تعلق و مثلہ سے ہمیشہ پرہیز ضروری رکھا کریں، کہ عند اللہ اشد منع ہے۔ ایسے الفاظ کے استعمال سے سراسر خدا کی ناراضگی آجاتی ہے، بلکہ آپ کے لفظ تحریر شدہ سے (کہ اگر تو نے یہ کام کیا تو قطع تعلق ہو جائے گا) خوف قطع کا ہے۔ یہ آپ کسی عالم کامل سے مسئلہ بھی پوچھ کر عمل کریں، آئندہ توبہ کریں۔ اور آپ ہر نماز کے بعد ایک سو بار درود شریف ضرور پڑھ کر دل پر پھونکا کریں، خطا ہو جاوے دوسرے وقت ادا کر لیا کریں۔ اور ہر حال میں آپ استقلال اختیار کرا کریں اور باخدا رہا کریں، کہ خدا آپ کے سب اہم کو آسان فرماوے گا۔

تم خدا کو اپنا بناؤ کہ وہ کیا چیف کمشنر بلکہ سب دنیا کو تمہارا کر دے گا اور حکام الوقت کو زیادہ تنگ مت کرا کرو نازک وقت سر پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو بمعہ کل عیال کے بلکہ سب کو ہر تکلیف ظاہری باطنی و ہر مرض سے بچاوے اللہم آمین۔ تعویذات تم سب عیال کے واسطے گلے اور پینے کے ارسال ہیں۔ آئندہ تمہارے واسطے ہمیشہ دعائیں ہیں کہ اللہ آپ کو دونوں جہان میں باعشق خود و حبیبش سرفراز فرمائے۔ آمین باحبا و جناب مکرمہ مائی صاحبہ کو تسلیم و بجمع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

خاکسار و غمزدہ راقم الحروف چن عفی اللہ عنہ

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۲۵

یادت پناہ حضرت جناب شاہ صاحب دام جبکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال۔ خیریت جانین کی مطلوب ہے، اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں خیر فرماوے، اور اپنی محبت میں رکھے، اٹھاوے، آمین۔ آپ کا خط آئے بہت دن گزر گئے، مگر باعث کم فرصتی کے جواب نہ عرض کیا گیا۔ آپ کے خط سے آپ کی سب حقیقت معلوم ہوئی۔ آپ کو چاہیے کہ آپ پابند نماز و روزہ کے اچھی طرح ہویں، نماز وقت پر پڑھا کریں۔ ہر ایک امر میں پابندی شریعت کی کیا کریں، اپنا وقت بالکل ضائع نہ کیا کریں۔ وقت ملازمت سے جب فارغ ہویں، تو مشغل اپنا خدا سے کرنا، غیر مجلس سے گریز کرنا۔ بلکہ آپ کو چاہئے کہ رات دن ہر وقت اُس محبوب حقیقی کی محبت میں سرگرم ہو کر اس کا عشق حاصل فرمائیں۔ جب اس خدا کے ہر حکم کے موافق تابعداری کریں گے اور اس کی محبت میں شاغل ہوں گے تو وہ آپ ہی قادر مطلق آپ کے ہر ایک کام کا کفیل ہو جاوے گا۔ اس جانب سے آپ کے ہر امور کے لئے دعاء ہے، وہ مالک مطلق آپ کو ہر غم و الم سے خلاص کر کے اپنی محبت کامل عطا فرماوے۔ آمین یا رب العلمین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۲۶

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

یادت پناہ جناب شاہ صاحب دام جبکم فی اللہ

الحمد للہ علی کل حال۔ خیریت جانین کی مطلوب ہے، اللہ تعالیٰ دونوں

جہان کی خیر فرماوے۔ آپ کی ارسال شدہ عرضی شملہ روانہ کی گئی ہے اور ایک عدد جوابی کارڈ بطرف جناب سید رحمت سعید صاحب کے بھی لکھا گیا ہے خدا ان کے دل پر رحم فرماوے اور آپ کو امداد دے دیویں۔ میں نے بہت اچھی طرح لکھا ہے اگر ان کو کچھ خیال ہوا تو امید ہے کہ وہ آپ کی کچھ امداد فرماویں گے۔ الا خیر وہ مالک الملک اپنا فضل فرماوے، وہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے، اور امید ہے کہ اللہ اپنا فضل و کرم کرے گا۔ آپ خفا اور رنجیدہ دل نہ ہویں، ضرور وہ رحم کرے گا۔ آپ پابند نماز ہوں اور اس کو رات دن یاد کیا کریں، اور اس کے آگے اپنی عاجزی ظاہر کریں۔ وہ مہربان از مادر پدر ہے، مگر بندہ کو چاہئے کہ اپنا دل اس کی طرف رجوع کرے، اور آپ گیارہ سو دفعہ (۱۱۰۰ بار) وظیفہ شریف یا اللہ یا مغنی رات کو بعد از نماز نختن پڑھا کریں اور گیارہ سو دفعہ یا اللہ یا مغنی بعد از نماز صبح پڑھا کریں، اور درود شریف بھی ہر نماز کے بعد اکیس دفعہ پڑھا کریں، امید ہے کہ اللہ فضل و کرم کرے گا۔ اور آپ اپنا بال و بچہ منگوارہ نہ روانہ فرماویں جب تک کہ سید رحمت سعید صاحب کا جواب نہ واپس آوے جب انہوں نے کچھ جواب دیا تو پھر دیکھا جاوے گا۔ آپ کے امورات ظاہری باطنی کے لئے اس جانب سے دعاء ہے۔ خدا آپ کی حالت رنجیدہ پر رحم فرماوے۔ آمین یا رب العلمین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۲۷

از حضور قبلہ عالم حضرت چھوہروی صاحب قدس سرہ

محبت و مہربان میر عبدالعزیز صاحب سلمہ الرحمن

السلام علیکم ورحمة اللہ الحمد للہ علی کل حال آپ کے اکثر خط مل

چکے ہیں مگر باعث عدم فرصت و معذوری کے جواب نہیں روانہ کیا گیا۔ یہ دیری بے التفاتی کا باعث نہیں ہے۔ آپ کے دوست صالح محمد کی بیماری اور برخوردار عبدالقیوم کی بیماری سے صحت یابی ہونے کے لئے دعاء کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کارساز حقیقی ہے۔ آپ کی جمیع مشکلات اور حاجات کے لئے بھی دعاء کی گئی ہے خداوند کریم دعاء قبول کرنے والا ہے۔ اپنے وظائف مقررہ میں سستی و تکاسل نہ کریں۔ آپ کی ہر دو خواہوں کی نسبت دعاء کی گئی ہے کہ خداوند کریم نتیجہ بہتر اور خیر پیدا و ظاہر فرمائے۔ آپ کی قرضہ کی نسبت بھی دعاء ہے۔ صاحبزادہ محمد عبدالقیوم کے واسطے اور اہل کتبہ کے لئے تعویذات کھانے کے لئے ارسال ہیں۔ مکرر آنکہ آپ کی خواہیں بہت ہی مبارک ہیں، تسلی فرمائیں۔

اس کے بعد کاتب کے قلم سے یہ لکھا ہے: از خاکسار اکرم خان محرر درگاہ عالیہ بعد السلام علیکم کے معروض ہوں کہ حضور والا کی ذات بابرکت کو آپ کی قرضہ اور قلیل تنخواہ کی نسبت خیال ہے، مگر ساتھ ہی آپ کی روحانی تعلیم کا بھی خیال ہے، فقر آپ کی ذات مقدس کا خاصہ ہے۔ آپ خط میں اسم شریف نہ لکھا کریں، صرف بمعہ دیگر القاب کے مولانا چھوہروی قادری تحریر فرمادیا کریں۔ نیز ارشاد حضور یوں ہے کہ آپ بہت لفافہ واپسی نہ ارسال کیا کریں۔ سابقہ لفافہ جات آپ کے موجود ہیں۔ جناب قبلہ جن جی صاحب اور دیگر اصحاب مکان سے السلام علیکم۔ خاکسار سگ درگاہ کرم خان مدرس۔۔۔۔۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(تاریخ مہر ڈاک: ۲۷۔ مارچ، ۱۹۲۰ء)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۲۸

بھئی و مکرمی جناب شاہ صاحب عبدالعزیز دام حبکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال، خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ آپ کا

خط آیا حال معلوم ہوا۔ جو آپ نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ اب پڑھنے کا نہیں ہے اور مجھ سے رائے پوچھتے ہو کہ منگوارے ماموں صاحب کے پاس بقیہ زندگی صرف کروں گا۔ سو شاہ صاحب کسی کا مقولہ ہے کہ ”دیوانہ بکار خود ہوشیار“۔ اگر میری رائے چاہتے ہیں تو میں یہ رائے دیتا ہوں کہ اس سے پہلے آپ کے آباء اجداد سب نوکری پیشہ کرتے رہے ہیں اور انہوں نے تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ سو میں آپ کو ہرگز یہ رائے نہیں دیتا کہ آپ تعلیم چھوڑ کر منگوارے چلے جانویں۔ تعلیم میں دو جہانی فوائد ہیں، آپ تعلیم ہرگز نہ چھوڑیں، چاہے منگوارے میں رہیں یا لکھنؤ میں، مگر تعلیم ضرور حاصل کریں۔ اسی تعلیم کے ذریعہ سے انسان، انسان کامل بنتا ہے اور ترقی حاصل کرتا ہے اور دین و دنیا میں عزت پاتا ہے۔ آگے آپ کی مرضی جس طرح چاہو کرو۔ (آگے اپنی قلم خاص سے تحریر فرمایا)

نمی خواہم کہ از عالم جدا باش
بہر جائے کہ باشی با خدا باش

یہ دوسرا نیاز نامہ بحضور حضرت جناب شاہ صاحب کلاں کی خدمت میں پیش کر
ممنون کریں و جمع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن قادری چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۲۹

هُوَ

سیادت پناہ حضرت شاہ صاحب دام حکم فی اللہ

تسلیم، الحمد للہ علی کل حال، خیریت جانہین کی مطلوب ہے، آپ کے بہت سے نوازش نامے آتے رہتے ہیں۔ مگر بوجہ کم فرصتی و تساہل طبیعت کے جواب آپ

کے خطوں کے نہیں دیئے گئے آپ خفگی بالکل نہ کرنا۔ یہ سب باعث کم فرصتی و تساہل طبع ہے نہ کہ کم محبتی کی بات ہے۔ دل تو چاہتا رہتا ہے کہ جواب لکھوں، مگر کیا کروں۔ اور آپ کے بھائی صاحب سید محمد عقیل کے واسطے دعاء کی گئی۔ اور آپ کے سب امورات کے لئے دعاء کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ سب کام آسان کرے۔ اور دو جہان میں باعزت و با محبت خود رکھے، اور مارے اور اٹھاوے۔ اور مکرر یہ کہ آپ کو لازم بلکہ واجب ہے کہ اپنی نماز، روزہ، ورد و وظائف وغیرہ دینی وراثت اپنی ابا اجداد سے ہرگز ہرگز تکاسل و تغافل نہ کریں کہ اس میں عزت داری و وقار (وقار) کو نینی متصور ہے۔ اللہم تقبل منا انک انت السميع العليم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

یہ تعویذ برائے پاس شدنی امتحان کے اپنے پاس رکھیں۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۳۰

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

سیادت پناہ حضرت جناب شاہ صاحب دام حبکم فی اللہ

تسلیم، الحمد لله علی کل حال، خیریت جانین کی مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ادھر ادھر دونوں جہان میں خیر فرماوے۔ آپ کا خط پہنچا حال معلوم ہوا۔ اس سے پہلے آپ کی طرف جواب لکھا گیا ہے، امید ہے پہنچا ہوگا۔ آپ کو چاہئے کہ آپ کوشش بلیغ فرما کر، نفس کو غیر خیالاتوں سے بچا کر، اپنے آپ کو خدا کی یاد میں مشغول کیا کریں، کہ خود وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لیس للانسان الا ما سعی۔ آپ بہت سعی فرمایا کریں، اپنا وقت نہ ضائع کرنا۔ کچھ دنیوی کام ضروری ہو تو اُس کام کو کر کے آپ دن رات ہمیشہ خدا

کی یاد میں مشغول و مصروف ہونا۔ غیر شرع کوئی کام نہ کرنا، کسی غیر، فحش مجلس میں بیٹھ کر اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرنا کہ جو وقت گزر جاتا ہے وہ واپس ہو کر کبھی نہیں آتا آخر کو خسارہ اٹھانا پڑتا ہے۔ اپنے بیگانے سے تعلق دلی توڑ کر کے اپنے دل کو خدا کے ساتھ لگاویں ہر وقت اس محبوب حقیقی کے ذکر فکر میں مستغرق رہا کریں، آپ کا کوئی سانس اللہ اللہ کے ذکر سے خالی نہ ہو، اندر باہر اندر باہر اللہ ہی اللہ ہو۔ اس جانب سے دعاء ہے کہ محبوب مطلق اپنے عشق میں رکھے، مارے، اٹھاوے آمین ثم آمین۔ بجمیع تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی



مکتوبات بنام

حضرت مولوی عزیز اللہ صاحب

مکتوب نمبر: ۱۳۱

از عبدالرحمن

هُوَ الْحَقُّ هُوَ

محبین مخلصین مولوی عزیز اللہ صاحب و حبیب اللہ صاحب دام علم و

اعمالکما مع اتحاد و اتصالکما فی سبیل اللہ!

السلام علیکم ورحمة اللہ منجانین الحمد للہ علی کل حال آپ

بعد از ادائے وظائف مکتوبی و معمولی وغیرہ کے سے اب اپنی غیریت و انانیت و قاذورات

بشریت من کل الوجوه فنا کر کے بمعیت بقا باللہ میں ہُوَ ہُوَ بکثرت کر کر، ہُوَ ہُوَ ہُوَ،

بوحدت واحد ہو کر بسا کریں، بس بس یہ جائے ادب ہے، اللہ بس غیر اللہ ہوس، چنانچہ کسی

نے فرمایا ہے

تو مشو ہرگز کمال این ست و بس

تو مہماں اصلا وصال این ست و بس

و بشرط ملاقات بجمع احباء تسلیم۔

از عبدالرحمن چھوہروی

دفع ہوئے ردیہ کے واسطے، جہاں جہاں آپ صاحبان کے امکان میں ہو، ہر شہر کے امام وغیرہ شہری لوگوں کو فرمائیں کہ بوقت نماز فجر یا عشاء تمام نمازی جمع ہو کر تین ہزار درود شریف پڑھ کر دعاء کیا کریں، خداوند کریم بفضلہ و کرمہ و شفاعت رسولہ حضرت محمد ﷺ نجات عطا فرمائے گا۔ آمین یا رب العالمین۔ ازیں جانب دعاء تم الدعاء۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۳۲

بمضورین اقدسین سلمکما اللہ تعالیٰ

تسلیم، الحمد للہ۔ یہ بے ہیچ ان ایام میں امراض جسمانی سے بفضل اللہ و کرمہ شفا یاب ہے اور باطنی میں مضمحل۔ آپ دعاء فرمائیں بمجمع حضور صاحبان و مولوی فقیر اللہ صاحب تسلیم۔ اور مولوی صاحب کے احوال سے مطلع بھی فرمائیں۔ اور لالہ عبداللہ کی سازواری و اتصال و اتحاد کروا کر ممنون فرمائیں۔

از محبت مغمومان

از عبدالرحمن چھوہروی

(مکتوب ہذا قاضی عزیز اللہ صاحب مدرس دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ سے ملا۔)

☆☆☆☆☆

مکتوب بنام

حضرت مولوی عزیز الدین فیروز پوریؒ،

فیروز پورہ، کشمیر

مکتوب نمبر: ۱۳۳

بجب خاص و خاص الخاص من جناب مولوی صاحب دام علم و اعمالکم فی

سبیل اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ، الحمد للہ علی کل حال اس طرف ہزارہ
میں بھی ہوئے رذیلہ یعنی مرض و باء ہوئی ہے۔ مگر قلیل قلیل کسی کسی شہر ایک یا دو آدمی،
رضاء بقضاء فوت ہوئے اور کسی کسی شہر میں خیر ہی گذری ہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ اس مرض
مذکورہ سے بالکل خیریت ہے۔ آئندہ بھی خداوند کریم ادھر ادھر خیر و شفا، ہدایت بخشے
آئین۔

مکرر عرض کہ حضور آپ اگرچہ بسبب بیمار یوں کے ضعیف البدن و اضعف
الطاقت ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء جسمانی روحانی، دو جہانی عطا بر عطا فرماوے۔ تاہم بھی
آپ اپنے وظائف، معمولات، ذکر مکررات و فکر پاس انفاس ہر حال آن فان میں سے
تغافل و تکاسل فرمانویں۔ اور مکرر کہ آپ محبین و مخلصین قاضی شمس الدین صاحب و ملک

عبدالعزیز صاحب نمبر دارکو فرمانویں کہ گھوڑی خاص اپنی سواری کے لیے درکار ہے۔ اس لیے کہ یہ بے بیچ زیادہ از حد ضعیف البدن کم طاقت بھی ہے کہ مسجد شریف اسٹیشن والی کے کام کرانے کے واسطے ضرورت ہے۔ اگر گھوڑی دستیاب ہو چکی ہو تو کسی خاص معتبر مہربان اس طرف قدم رنجہ فرمانے والے کے ذریعہ سے ارسال فرمانویں۔ واللہ سعی کر کر خرید کر ارسال فرمانویں۔ تاکہ اس کے سبب سے کوئی خدمت مسجد شریف، مدرسہ و مسجد اسٹیشن وغیرہ کی کرا کر کی جاوے۔ وجمیع احباء تسلیم اس جانب سے دعاء ثم الدعاء فہو الدعاء۔

از عبدالرحمن قادری چھوہروی



مکتوب بنام

حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب^{رح}، خلیفہ

باغ، پونچھ، کشمیر

مکتوب نمبر: ۱۳۴

مولانا علاؤ الدین صاحب خلیفہ باغ پونچھ کو آپ نے تحریر فرمایا:

اکتالیس (۴۱) روز، ہر روز اول یاراں (۱۱) بار بسم اللہ شریف بمعہ تین تین
الف کے لکھ کر اسم ذات شریف تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) بار لکھا کریں۔ مگر ایک
وقت ایک بار دن میں اور ایضاً ایک بار رات لکھیں۔ اور بوقت لکھنے درود شریف پڑھیں یا
”یا اللہ یا غفور“ کا ورد کریں۔ اگر تمام زکوٰۃ بطریقہ چلہ روپوش ہو کر ادا ہو تو بہتر ہے
والا خیر۔ مگر ہر حال میں کثرت درود شریف کا وظیفہ شرط اعظم ہے۔ پرہیز گوشت و بدبودار
ہر چیز۔ (زبانی ارشاد فرمایا کہ اس میں روزہ رکھا جاوے ضروری ہے)۔

☆☆☆☆☆

مکتوبات بنام

عبدالعزیز نمبردار صاحب، فیروز پورہ، کشمیر

مکتوب نمبر: ۱۳۵

محکم و مخلصی برخوردار عبدالعزیز صاحب نمبردار دام حبکم فی اللہ

السلام علیکم ورحمة اللہ الحمد للہ علی کل حال۔ خیریت جانین
مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں خیر فرماوے اور اپنی محبت میں رکھے، مارے،
اٹھاوے۔ آمین۔ جو کہ بابت وظیفہ اللہ لا الہ الا ہُو کے آپ نے لکھا ہے کہ مجھ سے
تعداد ایک ہزار بوقت صبح باعث تساہل طبع پورا نہیں ہو سکتا۔ واضح ہو کہ جب آپ لوگ
دنیا (کے) کاموں، جھگڑوں اور تنازعوں میں لگے رہتے ہو اور جب گفتگو کشمیری زبان میں
کثیر کر سکتے ہو یا فارسی، اردو اور پنجابی وغیرہ میں تو وہ باتیں آپ بخوبی ادا کر سکتے ہیں مگر
وظیفہ نہیں ادا ہوتا۔

دنیاوی گفتگو، دنیا کے کاموں میں جب آپ بہت وقت خرچ کر کے اپنے کام
کاج پورے کر سکتے ہو تو خدا کی محبت میں اگر تھوڑا سا وقت خرچ کرنا آپ لوگوں کو کہا
جاوے کہ اتنا وظیفہ پڑھنا ہے تو وہ آپ سے ادا نہیں ہو سکتا، اس وظیفہ کے پڑھنے کے
لیے ہزار ہا عذر معذرت پیش کی جاتی ہیں کہ ”وظیفہ میں کمی کی جاوے“۔

برخوردار! یہ کم محبتی کی نشانی ہے۔ سو ایسی کم محبتی نہیں چاہئے۔ بلکہ آدمی کو تو

چاہئے کہ دنیا کے کاموں میں تھوڑا سا وقت خرچ کر کے خدا کی محبت میں بہت زیادہ وقت خرچ کرے۔ خیال کرنا چاہئے آدمی کس لیے پیدا کیا گیا۔ یہ محض عبادت اور محبت خدا کے لیے پیدا ہوا ہے نہ کہ دنیا کے لئے۔ اس واسطے آپ کو چاہئے کہ صبح کے وقت اگر وظیفہ مذکور نہ پڑھ سکو تو جتنے وقت یعنی ظہر، عصر یا شام، نختن تک پورا کرو اور ضروری پڑھنا چاہئے۔ اگر ایک جگہ بیٹھ کر نہ پڑھ سکیں تو چلتے پھرتے تعداد ایک ہزار پوری کر دیا کرو (یومیہ)۔ یہ آپ کے لئے خاص رعایت ہے کمی بالکل نہیں کرنی۔ آپ کی بیماری، ظاہری، باطنی، امورات دو جہانی کے لیے اس جانب سے دعاء ہے۔ خدا تعالیٰ دونوں جہان آسودہ حال اور اپنی محبت میں رکھے، مارے، اٹھاوے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

از عبدالرحمن چھوہردی

مکرراً خلاصہ یہ کہ محبت حقیقی کی محبت کو اصل سمجھنا اور باقی محبتوں کو فرع جاننا، اللہ بس باقی ہوس، وجمع مہمان خصوصاً مولوی صاحبان وغیرہ کو درجہ بدرجہ تسلیم ماوجب۔

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۳۶

محبت خاص من برخوردار عبدالعزیز صاحب نمبردار دام حبکم فی اللہ

السلام علیکم ، الحمد للہ علی کل حال محبوب حقیقی جانبین میں خیریت فرماوے۔ اور اپنے شوق، ذوق میں ہمیشہ رکھے، مارے اور دن قیامت کے اٹھاوے آمین۔ آپ صلوٰۃ العظمیٰ شریف جمعہ کے روز ایک ایک بار پڑھا کریں اور درود مستغاث شریف ہر روز میں تین بار پڑھیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے آپ کے دونوں جہان کی مشکلات حل فرماوے گا۔ نیز آپ کے سب امورات کے لیے اس جانب سے دعاء کی گئی ہے۔ وہ قادر مطلق اپنے فضل و کرم سے آپ کے سب مقاصدات

برلاوے۔ آمین، ثم آمین۔ اور آپ کو سب غموں و ترددات دو جہانی سے خلاصی بخش کر اپنے عشق میں مستغرق فرماوے آمین یا رب العالمین۔ بمجمیع احباء و پرسان اس جانب سے تسلیم قبول باد۔

از عبدالرحمن چھوہروی

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۳۷

هُوَ الْحَقُّ

ع دشمن چه کند چو مہربان باشد دوست

از حضور والا شان جناب حضرت قبلہ و کعبہ دو عالم صاحب مدظلہ از چھوہر شریف ہزارہ

بمبھی و مخلصی ام جناب عبدالعزیز صاحب نمبردار دام اقبالہ

السلام علیکم، الحمد لله علی کل حال۔ آپ کی خیریت و ترقی اقبال دو

جہانی خداوند کریم سے ہمیشہ مطلوب ہے۔ دعاء ہے کہ باری تعالیٰ آپ کو دینی اور دنیوی

عزتیں بخشے اور دونوں جہان کی ترقی و کامیابی عطا فرماوے اللہم آمین۔

آپ ہر حال میں خدا کو نہ بھولیں۔ آپ کے مبلغ دس روپیہ داخل لنگر ہوئے ہیں

جزاکم اللہ فی الدارین خیر الجزا۔ آپ کے واسطے دو تعویذ ارسال ہیں ہمیشہ آپ

اپنے پاس رکھیں اور ہر روز اکتالیس روز تک رات کے وقت وضو میں ”یا حی یا قیوم“

تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) بار پاک جگہ پڑھا کریں اور دن کو اکتالیس (۳۱) روز

تک باصوم (روزہ دار) رہیں۔ باقی پرہیز کوئی نہیں یہ زکوٰۃ ختم کر کے پھر لکھیں۔

اور جناب حضرت مولانا محمد شاہ صاحب کی خدمت میں بشرط اتفاتی ملاقات کے

السلام علیکم۔ بجمیع احباء السلام علیکم۔ خصوصاً جناب حضرت مولانا مولوی عزیز اللہ صاحب و حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب و بخدمت جناب حضرت شمس الدین شاہ صاحب بشرط ملاقات از خاکسار تا بعد از احقر چنان عفی اللہ عنہ بھی درجہ بدرجہ السلام علیکم۔ یہاں ہر طرح بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے، الحمد للہ تعالیٰ علی نعمانہ۔

از عبدالرحمن چھوہروی

(از قلم حضرت قبلہ جناب پیر صاحب)

☆☆☆☆☆

مکتوب نمبر: ۱۳۸

هُوَ الْحَقُّ

از چھوہر شریف

از حضور والا شان جناب فیض مآب حضرت قبلہ و کعبہ مدظلہ
بغالی خدمت شریف والا شان جناب محبی ام خاص الخاص عبدالعزیز صاحب

نمبردار

السلام علیکم قبل ازیں نیز بخط جناب حضرت مولانا مولوی عزیز الدین صاحب ہم نوشتہ شدہ است۔ مکرر عرض کہ حضرت قبلہ پیر یوسف شاہ صاحب سجادہ نشین، حضور والا شان قبلہ دو عالم خواجہ احمد صاحب مرحوم بارہ مولہ را ازیں جناب اذن عام خلافت شدہ است۔ بجمیع احباء مبارک شدہ الحمد للہ۔ نیز عرض کہ اگر صاحبزادہ صاحبش برائے تعلیم بفریوز پورہ تشریف آوری فرماید، پرورش او شاں ہم حظ حاصل کردہ، ماجور من عند اللہ۔ و ایں جانب برو خصوصاً مشکور اند، جزاک اللہ فی الدارین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

جناب قبلہ و کعبہ ام صاحب مدظلہ، قبل ازیں سخت بیمار شدہ ہنوز بفضلہ رو بصحت
اند۔ دعاء فرمائیں کہ باری تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائیں۔ بقلم خاکسار تا بعد از غلام چن عفی
اللہ عنہ السلام علیکم۔

ترجمہ:

بغالی خدمت شریف والا شان جناب محبی ام خاص الخاص عبدالعزیز صاحب

نمبردار

السلام علیکم

اس سے پہلے جناب مولانا عزیز الدین صاحب کو خط لکھا گیا مزید عرض یہ ہے
کہ حضرت قبلہ پیر یوسف شاہ صاحب سجادہ نشین، حضور والا شان قبلہ دو عالم خواجہ احمد
صاحب مرحوم بارہ مولہ کو اس طرف سے خلافت اور اذن عام عطا کیا گیا ہے۔ تمام احبا کو
اس کی بہت بہت مبارک الحمد للہ۔ مزید عرض ہے کہ اگر ان کے صاحبزادہ صاحب تعلیم
کے لئے فیروز پورہ تشریف لائیں تو ان کی پرورش کر کے فیض اور اللہ کی بارگاہ سے اجر
حاصل کریں۔ اور میں بھی اس پر آپ کا مشکور ہوگا۔ جزاک اللہ فی الدارین۔

از عبدالرحمن چھوہروی

جناب قبلہ و کعبہ ام صاحب مدظلہ اس سے پہلے سخت بیمار ہوئے تھے اب اللہ
کے فضل سے صحت مند ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں صحت کامل عطا فرمائے۔ بقلم خاکسار
تا بعد از غلام چن عفی اللہ عنہ السلام علیکم۔

☆☆☆☆☆

حصہ دُوم

انتخاب از تصانیف

اصل اصول شریف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين اما بعد

که این وظیفه شریفه موسومہ باصل اصول شریف از دلریش ولولہ کیش احقر
الانسان فقیر محمد عبد الرحمن بن وارث النبی الامی سید العاشقین و سید المعشوقین شیخ الكل والجز
ذی العلو والمجد حضرت خواجہ شیخ فقیر محمد عفی اللہ عنہما محض از عطیات الہی نائمانہی ظاہر
گشت۔ والشکر لله على ذلك و على كل نعمائه تعالى و میگوید

بدان فرحک الله تعالى بفوز اصل اصولک کہ زکوٰۃ اصل اصول شریفه
اینکہ بصر وقت صبح صادق دو شنبہ غسل کرده جامہ نو یا نو شسته پوشیده دو رکعت نفل صلوة
اعتکاف خوانده بہر رکعت بعد الحمد بیست و ہشت بار سورہ اخلاص و بعدہ ہر روز اول و آخر
درود شریف یکصد و بیست و ہشت بار میانش بیست و ہشت ختم تمام کند ہر ختم یکصد و بیست
و پنجمین اصل اصول شریف خوانده باشد ہر مدتہ کہ میسر بود ادا کرده آید بقیودات ذیل

لباس و خوراک پاک و طیب و طاہر و صائم الدہر باحسن ارادت و صلوة با
جماعت و نان پز با طہارت و مع ترک جلالی و جمالی با تلذذ کمالی اصل و صالی لایزالی و
بسوخت بخورات وقت سحر از مشک و لوبان و عنبر بہر نماز استعمال عطر و دائم با وضو و غسل جمعہ و
آخرش باز دو رکعت صلوة الوداع بقراءة صلوة اعتکاف مذکورہ خوانده فارغ شدہ حتی المقدور
صدقہ بفقیران الی الحق و معصومان مطلق خرج نماید۔

افادات و فیوضات آن ظاہر و باہر است از طوالت عمر و ترقی علم و تبحر و مزید عمل

متاثر و زیادتی تلذذ عشق و محبت و وسعت رزق و روزی روزانہ و اجرائے صدقات جاودانہ
حاصل کہ لایزال و لایزال شمس عاملہ و لایغایت یوح کاملہ الی یوم الدین آمین یا رب
العلمین!

زہے وحدت بکثرت بس قبولت
ز میم احمد احد اصل اصول است
بلوح اول تغیر حرف قرآن
بہ بنیاد تہجی ہم نزول است
مقطعات رمز با مجاہد
بشارات بحجوبان حلول است
لہذا فیض ثقلینی بہ کونین
حصول است و حصول است و حصول است

ترجمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين اما بعد

کہ یہ وظیفہ جس کا نام اصل اصول شریف ہے اس دلریش ولولہ کیش احقر
الانسان فقیر محمد عبد الرحمن بن وارث النبی الامی سید العاشقین و سند المعشوقین شیخ الكل والجز
ذی العلو والمجد حضرت مولانا شیخ فقیر محمد عنفی اللہ عنہما کو محض اللہ کی بے حساب و بے انتہا
عطاؤں کے سبب عطا ہوا۔ یہ فقیر اس نعمت اور اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا

ہے۔

اللہ تعالیٰ تجھے تیرے اصل اصول کی برکات اور کامیابیوں سے کامران و شادمان کرے۔ جان لے کہ اصل اصول شریف کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پیر کے روز صبح صادق کے وقت غسل کرے اور نئے یا تازہ دھلے ہوئے کپڑے پہنے۔ دو رکعت نفل نماز اعتکاف اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اٹھائیس (۲۸) مرتبہ سورہ اخلاص اور اس کے بعد ہر روز اول آخر درود شریف اور درمیان اٹھائیس (۲۸) ختم اصل اصول شریف کے اس طرح کہ ہر ختم میں اصل اصول شریف سو لاکھ (۱،۲۵،۰۰۰) مرتبہ، جتنی مدت میں بھی ہو سکے، پورے کرے۔ اس کے لئے پابندیاں یہ ہیں:

لباس اور خوراک پاکیزہ و حلال ہو۔ دن کو روزہ سے رہے اور اپنی ارادت کا حسن قائم رکھے۔ نماز باجماعت ادا کرے۔ کھانا باطہارت پکائے اور اس کے ساتھ ترک جلالی جمالی اور اصل کے وصل کے ذوق کا لحاظ رکھے۔ سحر کے وقت مشک، لوبان اور عنبر کے بخور جلائے۔ ہر نماز کے ساتھ عطر استعمال کرے اور ہمیشہ با وضو رہے۔ ہر جمعہ کو غسل کرے۔ آخر میں پھر اسی طریقہ سے دو رکعت صلوة الوداع ادا کر کے فارغ ہو۔ اور حسب استطاعت فقراء کے لئے کچھ صدقہ کرے۔

اس کے فوائد اور فیوضات واضح اور ظاہر ہیں یعنی عمر درازی، ترقی و وسعت علم، پر اثر عمل میں فروغ، لذت عشق حقیقی و محبت میں اضافہ، وسعت رزق اور صدقات و خیرات کی ابدی توفیق حاصل ہوگی کہ ان برکات میں کبھی کمی نہ ہوگی اور قیامت تک اس کے عمل کی تاثیر و جذبہ کم نہ ہوگا اور نہ ہی اس کے عروج کا سورج غروب ہوگا۔ آمین یا رب العالمین!

اشعار

”کثرت کے باوجود قبولیت وحدت کی ہی ہے۔ احمد کے میم سے ظاہر ہے کہ اس کا اصل اصول احد ہے۔ پہلی لوح میں مفاہیم قرآنی کا مختلف بیان حروف تہجی کے تغیر

انتخاب از مجموعہ صلوات الرسول ﷺ

مجموعہ صلوات الرسول ﷺ آپ کی عدیم النظر تصنیف ہے جو اپنی ضخامت، ندرت اور معارف و معانی کے اعتبار سے پوری تاریخ اسلام میں منفرد اور نادر ہے۔

آپ کی یہ تصنیف آپ کے حال کی عکاس ہے۔ اس میں آپ نے اپنے احوال و مقامات کو بیان کرنے کے لئے روایتی طریقہ کی طرح کوئی دعویٰ نہیں کیا بلکہ دعا کا طریق اختیار فرمایا۔ آپ نے کہیں بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں اس مقام پر فائز ہوں بلکہ فرمایا اے اللہ مجھے اس مقام پر فائز کر دے۔ دعویٰ کو دعا سے بدل کر آپ نے تاریخ تصوف میں ایک نئی روایت کا آغاز فرمایا۔ یہ نہ صرف آپ کے آداب بارگاہ الہی کے عارف ہونے کی دلیل ہے بلکہ آپ کے متوسلین کے لیے ایک منہج عمل بھی ہے۔ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کا نام قرآن حکیم کی ان آیات مبارکہ سے معنوی ربط رکھتا ہے:

وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ط آلا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ط (۹۹:۹)

”اور رسول ﷺ کی دعائیں۔ سن لو! بیشک وہ ان کے لئے باعث قرب الہی

ہیں۔“

إِنَّ صَلَوَاتِكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط (۱۰۳:۹)

”(اے محبوب!) بیشک آپ کی دعا ان کے لئے باعث تسکین ہے“

مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کے ہر جزو کا آغاز سورہ فاتحہ اور اختتام سورہ اخلاص پر ہوتا ہے۔ آپ کا ہر جزو کے مندرجات و مضامین کو فاتحہ و اخلاص کے درمیان

یعنی مقام 'آمین' پر رکھنا اس تصنیف کے مقبول بارگاہ الہی ہونے کی دلیل ہے۔ دعا ایک ذہنی رویہ اور طرز فکر ہے جو دعا کرنے والے کے طرز عمل کو متعین کرتا ہے۔ بعینہ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ قاری کے ذہنی رویے اور طرز فکر کی تربیت کا ضابطہ ہے جو اسے ایک محمود طرز عمل تک لانے کا ذریعہ بنتا ہے۔

اس میں دلائل الخیرات و دیگر کتب صلوة کی خصوصیات کے ساتھ ساتھ شامل و سیرت نبوی ﷺ، تعلیمات سلوک اور حقائق و معارف کو ایسے احسن انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ قاری کو حضور اکرم ﷺ پر صلوة و سلام پڑھتے ہوئے نہ صرف حضوری کی کیفیت نصیب ہوتی ہے بلکہ اسے آگہی و معرفت کی روشنی بھی عطا ہوتی ہے۔ آپ کی یہ تصنیف حضور اکرم ﷺ کے امی ہونے کے فیضان کے تسلسل کی مظہر بھی ہے۔ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کلیتاً وھب اور آپ کے علم لدنی کا شاہکار ہے۔ آپ کی یہ تصنیف ۳۰ اجزاء پر مشتمل ہے۔ ان اجزاء کے عنوانات یہ ہیں:

- | | |
|------------------------|------------------------|
| ۱۔ فی نورہ و ظہورہ | ۲۔ فی صلوتہ و سلامہ |
| ۳۔ فی بدنہ و اعضائہ | ۴۔ فی لباسہ و ملبسہ |
| ۵۔ فی نسبہ و حسبہ | ۶۔ فی شرفہ و شرافتہ |
| ۷۔ فی اسمائہ و صفاتہ | ۸۔ فی سیادتہ و سیدہ |
| ۹۔ فی تحمیدہ و تمجیدہ | ۱۰۔ فی اسرآنہ و معراجہ |
| ۱۱۔ فی تہلیلہ و تسبیحہ | ۱۲۔ فی حلمہ و حلمہ |
| ۱۳۔ فی دعائہ و التجانہ | ۱۴۔ فی قالہ و مقالہ |
| ۱۵۔ فی نبوتہ و رسالتہ | ۱۶۔ فی عزتہ و عظمتہ |

- ۱۷۔ فی شفاعتہ و وسیلتہ
 ۱۸۔ فی قدرہ و اقتدارہ
 ۱۹۔ فی آیاتہ و بشاراتہ
 ۲۰۔ فی حبہ و محبوبیتہ
 ۲۱۔ فی علمہ و علم غیبہ
 ۲۲۔ فی معجزاتہ و خوارقاتہ
 ۲۳۔ فی دعواتہ بتوسل صلواتہ
 ۲۴۔ فی اوامرہ و نواہیہ
 ۲۵۔ فی شہودہ و مشہودہ
 ۲۶۔ فی خلقہ و اخلاقہ
 ۲۷۔ فی قربہ و قرابتہ
 ۲۸۔ فی وصلہ و معیتہ
 ۲۹۔ فی لواء حمدہ و مقام محمودہ
 ۳۰۔ فی خیر خلقہ و خیر امتہ
- ۳۰ اجزا پر مشتمل اس تصنیف کا ہر جز و حضور اکرم ﷺ کی کسی نہ کسی شان کے بیان پر مشتمل ہے۔ یوں تو اس کے محاسن بے حد و شمار ہیں تاہم چند کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے:

۱۔ حب نبوی ﷺ

۲۔ شان نبوت ﷺ

۳۔ حب اہل بیت و حب صحابہ ﷺ

۴۔ حضرت غوث اعظم ﷺ سے تعلق

۵۔ اکابر صوفیاء کا منہج

۶۔ آیات قرآنی کی تفسیر کا منہج

۷۔ سالک کے لئے دستور زندگی

تصوف کا اعلیٰ اطلاق

۹۔ مختلف علوم و فنون کا بیان

۱۰۔ طریقہ محبوبیہ کا بیان

۱۔ حبِ نبوی ﷺ

یہ تصنیف از اول تا آخر محبت رسول ﷺ کا شاہکار ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے بدن مبارک، لباس مبارک، اوصاف و اخلاق غرضیکہ ذات نبوی سے متعلق ہر شے پر درود و صلوة پڑھتے ہوئے علم لدنی کا دریا بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ کے رخسار مبارک پر صلوة و سلام پڑھتے ہوئے رخسار مبارک کے لئے سات الفاظ ”خد، عارض، وجنہ، عذار، سمان، عرنین اور وافد“ استعمال کیے گئے۔ جز سوم ’فی بدنہ و اعضائہ‘ میں حضور اکرم ﷺ کے بدن مبارک کا ذکر ایسے انداز سے کیا گیا ہے گویا کوئی ماہر علم الابدان اور طبیب کلام کر رہا ہو۔ یہی حال بقیہ ابواب کا ہے یہاں جزو ۲۰ سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ قَصْرِهِ فِي الْقُصُورِ وَ يَمِينِهِ فِي الْأَيْمَانِ وَ شَمَالِهِ فِي السَّمَائِلِ (۱) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ فَوْقِهِ وَ تَحْتِهِ وَ قَدَامِهِ وَ خَلْفِهِ (۲) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آسَاسِهِ فِي الْأُسُسِ وَ بَيْتِهِ فِي الْبُيُوتِ وَ بَيْتِ أَصْحَارِهِ فِي الْأَبْيَاتِ (۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ حَائِطِهِ فِي الْحَيْطَانِ وَ أُسْطُوَانَتِهِ فِي الْأَسَاطِينِ وَ سَقْفِهِ فِي السَّقُوفِ (۴) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ سَطْحِهِ فِي السُّطُوحِ وَ سَلْمِهِ فِي السَّلَالِمِ وَ مِرْقَاتِهِ فِي الْمِرَاقِي (۵) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ صُفْتِهِ فِي الصُّفَاتِ وَحُجْرَتِهِ فِي الْحُجْرَاتِ وَظُلْمَتِهِ فِي الظُّلُمَاتِ
 (۶) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ سَاحَتِهِ
 فِي السَّاحَاتِ وَ سُدَّتِهِ فِي السُّدَّاتِ وَ سُرَادِقَتِهِ فِي السُّرَادِقَاتِ (۷) اللَّهُمَّ صَلِّ
 وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ بَابِهِ فِي الْأَبْوَابِ وَ
 مِصْرَعِ بَابِهِ فِي الْمِصَارِيعِ وَ أُسْكُفَتِهِ فِي الْأُسْكُفَاتِ (۸) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ رِجْلِ بَابِهِ فِي الْأَبْوَابِ وَ مِزْلَاجِهِ فِي
 الْمِزَالِيجِ وَ عَضَادَتِهِ فِي الْعَضَادَاتِ (۹) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
 عَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ سَكِّهِ فِي السُّكَاكِ وَ سِلْسِلَتِهِ فِي السَّلَاسِلِ وَ قُفْلِهِ
 فِي الْأَقْفَالِ (۱۰) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
 عَلَىٰ مِفْتَاحِهِ فِي الْمِفْتَاحِ وَ طَرِيقَتِهِ فِي الطَّرِيقِ وَ زِقَاقِهِ فِي الزِّقَاقِ (۱۱) اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ سِكِّتِهِ فِي
 السِّكِّكِ وَ خَوْخَتِهِ فِي الْخَوْخَاتِ وَ بَيْرِهِ فِي الْأَبَارِ (۱۲) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ مُفْتَسِلِهِ فِي الْمُفْتَسَلَاتِ وَ كَنِيْفِهِ
 فِي الْكِنَائِفِ وَ مَسِيلِ مَائِهِ فِي الْمَسِيلَاتِ (۱۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اِنْبِتِهِ فِي الْأَوَانِي وَ قَلْبِهِ فِي الْقِلَالِ وَ جَرَّتِهِ
 فِي الْجَرَّاتِ (۱۴) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَىٰ جَفْنَتِهِ فِي الْجَفَانِ وَ اِبْرِيْقِهِ فِي الْاِبَارِيقِ وَ اِدَاوَتِهِ فِي الْاِدَاوِي (۱۵) اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اُثْفِيْتِهِ فِي الْاُثْفِيَّاتِ
 وَ قِدْرِهِ فِي الْقُدُورِ وَ مِجْمَرِهِ فِي الْمَجَامِرِ (۱۶) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ بُرْمَتِهِ فِي الْبُرْمِ وَ طَنْجِيرِهِ فِي التَّنَاجِيرِ وَ
 تَنْوَرِهِ (۱۷) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ

طَابِقِهِ فِي الطَّوَابِقِ وَ طَبِيبِهِ فِي الطِّبَّاسِ وَ مَرَكِبِهِ فِي الْمَرَائِكِنِ (۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى مِغْفَرَتِهِ فِي الْمَغَارِفِ وَ مِلْعَقَتِهِ فِي الْمَلَاعِقِ وَ دَلْوِهِ فِي الدَّلَائِءِ (۱۹) (۲۲-۲۱:۲۰)

”اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے محل پر محلات میں اور دائیں طرف پر دائیں اطراف میں اور بائیں طرف پر بائیں اطراف میں (۱) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے اوپر والی جانب اور نچلی اور اگلی اور پچھلی جانب پر (۲) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے مکان کی بنیاد پر بنیادوں میں اور مکان پر مکانات میں اور آپ کے دامادوں (خاندان) کے مکانوں پر مکانات میں (۳) اے اللہ صلوة و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کی دیوار پر دیواروں میں اور ستون پر ستونوں میں اور مکان کی چھت پر چھتوں میں (۴) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے مکان کی چھت پر چھتوں میں اور سیڑھی پر سیڑھیوں میں اور سیڑھی کے ہر درجے پر درجات میں (۵) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے چھپر پر چھپروں میں اور حجرہ پر اور حجروں میں اور سایہ دار جگہ پر سایہ دار جگہوں میں (۶) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے صحن پر صحنوں میں اور چوکھٹ پر چوکھٹوں میں اور خیمے پر خیموں میں (۷) اے اللہ صلوة و السلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے دروازوں پر دروازوں میں اور دروازے کے کواڑ پر کواڑوں میں اور دہلیز پر دہلیزوں میں (۸) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے دروازے کے نچلے حصے پر دروازوں میں اور دروازے کی

چٹنی پر چٹنیوں میں اور دروازے کی چوکھٹ کے دونوں بازوؤں پر، چوکھٹوں کے بازوؤں میں (۹) اے اللہ! صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے دوازے کی نیکی پر بلیوں میں اور زنجیر پر زنجیروں میں اور تالہ پر تالوں میں (۱۰) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کی چابی پر چابیوں میں اور آپ کے راستے پر راستوں میں اور آپ کی گلی پر گلیوں میں (۱۱) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے کوچہ پر کوچوں میں اور کھڑکی پر کھڑکیوں میں اور کنوئیں پر کنوؤں میں (۱۲) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے غسل خانہ پر غسل خانوں میں اور پردے پر پردوں میں اور آپ کے پانی کی گزرگاہ پر پانی کی گزرگاہوں میں (۱۳) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے برتن پر برتنوں میں اور آپ کے مٹکے پر مٹکوں میں اور گھرے پر گھروں میں (۱۴) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے پیالے پر پیالوں میں اور لوٹے پر لوٹوں میں اور چھوٹے مشکیزے پر مشکیزوں میں (۱۵) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے چولھے کے پتھروں پر پتھروں میں اور ہنڈیا پر ہنڈیوں میں اور عود سوز پر عود سوزوں میں (۱۶) اے اللہ صلوة و السلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کی ہانڈی پر ہانڈیوں میں اور دھات کی دیگی پر دیگیوں میں اور آپ کے تنور پر (۱۷) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے تھال پر تھالوں میں اور ہاتھ دھونے کے برتن پر ان برتنوں میں اور لگن پر لگنوں میں (۱۸) اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر اور آپ کے چمچے پر چمچوں میں اور چمچی پر چمچیوں

میں اور آپ کے ڈول پر ڈولوں میں (۱۹)۔“

۲۔ شانِ نبوت ﷺ

حضور اکرم ﷺ کی سیرت مطہرہ اور صورت مبارکہ کے بیان کے ساتھ ساتھ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ میں حضور اکرم ﷺ کے خصائص، کمالات اور مختلف شانوں کو بھی انتہائی موثر پیرائے میں بیان کیا گیا ہے آپ کی شانِ علم بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الَّذِي
قَطَرَتْ فِيهِ قَطْرَةٌ مِّنْ بَحْرِ الْعِلْمِ الْأَزَلِيِّ وَ أَعْطَىٰ لَنَا عُلُومًا مِّنْ إِبْهَامِ الْعِلْمِ الْأَزَلِ
وَ الْأَبَدِ نَعْلَمُ بِهَا عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الَّذِي وَهَبَهُ اللَّهُ رِقَائِقَ عُلُومِ الْأَزَلِ وَالْأَبَدِ وَ عِلْمَهُ اللَّهُ
دَقَائِقَ فَهُومِ الْكَثْرَةِ وَ الْوَحْدَةِ وَ أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ عِلْمًا مِّنْ عُلُومِ كُتْلِهِ وَ قُدْرَةً مِّنْ
عُلُومِ كُنْ فَيَكُونُ وَ مِّنْ عُلُومِ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ (۲۱: ۳۶، ۳۷)

”اے اللہ! سیدنا محمد و آل محمد پر صلوة کامل نازل فرما جس محبوب کے دہن مبارک میں علم ازلی کے سمندر سے (علم کا) قطرہ ٹپکا۔ اور ہمیں علم ازلی و ابدی کے ابہام سے علوم عطا فرما جن سے ہم اولین و آخرین کا علم حاصل کر لیں۔ اے اللہ! سیدنا محمد و آل محمد پر رحمت کاملہ نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو علوم ازلی و ابد کے اسرار عطا فرمائے۔ اور انہیں کثرت و وحدت کی باریکیوں کے فہم کی تعلیم دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے تمام علوم سے علم اور کن فیکون اور ماکان و ما یكون کے علوم سے قدرت عطا کی۔“

۳۔ حب اہل بیت و صحابہ رضی اللہ عنہم

حب اہل بیت و صحابہ اہل حق کے ایمان کا جزو ہے۔ آپ نے مجموعہ صلوات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے بیان کا خصوصی التزام فرمایا۔ راہ اعتدال کو اختیار فرماتے ہوئے آپ نے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام کے ذکر خیر کو مجموعہ صلوات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ بنایا۔ جزو ۹ کے صفحہ ۳۱ پر آپ نے عقائد اہل سنت کا ذکر فرمایا۔ خلفاء راشدین، اہل بیت اطہار اور عشرہ مبشرہ کا ذکر بابرکت جزو ۲۰ کے صفحہ ۲۵، اور جزو ۲۵ کے صفحہ ۱۱، ۱۲ اور ۱۹ پر فرمایا۔ اس طرح جزو ۲۶ کے صفحہ ۲۶ پر خلافت راشدہ کی ترتیب کو بیان فرمایا۔ جزو اول کے صفحہ ۳ پر اسمائے الہی اور جزو ۱۶ کے صفحہ ۲۸ تا ۲۸ میں اسماء النبی کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اسمائے مبارکہ (۱۰:۲۵)، حضرت فاطمہ الزہراء کے اسمائے مبارکہ (۱۲:۳۰)، دوازده ائمہ کا ذکر (۱۲:۲۵)، چہارده معصومین کا ذکر (۱۲:۲۵) اور جزو ۳۰ میں اصحاب بدر کے اسمائے مبارکہ بیان فرما کر اہل بیت اطہار اور نمایاں صحابہ کرام کے ذکر اور اسمائے مبارکہ کو مجموعہ صلوات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ بنا دیا۔ علاوہ ازیں آپ نے اصحاب کہف کے اسمائے مبارکہ بھی جزو ۲۸:۳۷ میں بیان کئے۔ اہل بیت و صحابہ کرام سے نسبت و تعلق بیان کرنے والے چند اقتباسات یہاں دیئے جاتے ہیں:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ وَ نَسْئَلُكَ وَ نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِكِتَابِكَ الْعَزِيزِ وَ نَبِيِّكَ الْكَرِيمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِشَرَفِهِ الْمَجِيدِ وَ بِأَبَوَيْهِ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ بِصَاحِبَيْهِ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ ذِي النُّورَيْنِ عُثْمَانَ وَ إِلِهِ فَاطِمَةَ وَ عَلِيَّ وَ وَلَدَيْهِمَا الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ عَمِّيهِ حَمْرَةَ وَ الْعَبَّاسَ وَ زَوْجَتِيهِ خَدِيجَةَ وَ عَائِشَةَ ۝ اللَّهُمَّ ارْحَمْ أَبَا بَكْرٍ النَّقِيُّ وَ عُمَرَ النَّقِيُّ وَ عُثْمَانَ الزَّكِيُّ وَ عَلِيَّ بْنَ الْوَفِيِّ أَسَدِ اللَّهِ الْمُرْتَضَى وَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى وَ عَائِشَةَ الصِّدِّيقَةَ الْعُلْيَا وَ الْحَسَنَ الرَّضَى وَ الْحُسَيْنَ الشَّهِيدَ الْمُجْتَبَى وَ الشُّهَدَاءَ الْكُرْبَلَاءَ وَ السَّعْدَ

وَالسَّعِيدَ وَالطَّلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ
الْعَشْرَةَ الْمُبَشِّرِينَ وَسَائِرَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَالخُلَفَاءَ الرَّاشِدِينَ رِضْوَانُ اللَّهِ

تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ (۲۵:۲۰)

”اے اللہ! ہم تیرا وسیلہ اختیار کرتے ہیں اور تجھی سے سوال کرتے ہیں۔

اور تیری کتاب عزیز اور تیرے نبی کریم سیدنا محمد ﷺ کے طفیل تیری طرف توجہ

کرتے ہیں۔

اور ان کے شرف و مجد کے طفیل اور ان کے آباء حضرت ابراہیم و حضرت
اسماعیل کے طفیل اور دونوں صحابیوں ابوبکر و عمر کے طفیل اور ذی النورین عثمان اور آپ کی
آل فاطمہ و علی اور صاحبزادوں حسن و حسین کے طفیل اور چچوں حمزہ و عباس اور دونوں
بیویوں خدیجہ و عائشہ کے طفیل (تیری طرف توجہ کرتے ہیں)۔

اے اللہ! ابوبکر پر ہیزگار، عمر پاکیزہ، عثمان طاہر اور علی با وفا اسد اللہ مرضی اور
فاطمہ زہراء، خدیجہ الکبریٰ اور عائشہ صدیقہ بلند شان، حسن مجسمہ رضا، حسین شہید مجتبیٰ،
تمام شہداء کربلا، سعد و سعید، طلحہ و زبیر، عبدالرحمن بن عوف و ابو عبیدہ بن الجراح یعنی تمام
عشرہ مبشرہ اور دیگر تمام صحابہ کرام و تابعین اور خلفاء راشدین (اللہ ان سب سے راضی
ہو) پر رحم فرما۔“

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَصْحَابِ الْكِبْرِ وَالسِّحْرِ وَالْوَسْوَاسِ الْخَنَاسِ

الَّذِي يُوسِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

وَمِنَ الْبَلَاءِ وَالْآفَةِ وَالْعَاهَةِ وَاعْتَصِمْتُ بِكَ يَا اللَّهُ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْأَهْرَمَنِ وَالشَّيَاطِينِ وَالْجُنُودِ

وَالْآتِبَاعِ مِنْ آفَةِ وَعَاهَةِ بِحَقِّ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ مِنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى حَضْرَةِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَبِحَقِّ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ الْعَفَّانِ وَعَلِيَّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَسَيِّدِنَا أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ وَسَيِّدَةَ
النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَاثْنَا عَشَرَ إِمَامًا وَأَرْبَعَ عَشَرَ مَعْصُومًا صَلَوَةُ اللَّهِ وَ
سَلَامُهُ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ط

وَبِحَقِّ سَيِّدِنَا أَبِي مُحَمَّدٍ مُحْيِي الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ

(۱۲-۱۱:۲۵)

”اے اللہ! ہم متکبروں، جادوگروں اور وسوسے ڈالنے والے شیطان سے، خواہ
جنوں سے ہو یا انسانوں سے، تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔“

اور بلاس و آفات اور عیوب سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔ اے اللہ! میں
تیری بارگاہ سے وابستگی اختیار کرتا ہوں اور میں جن و انس کے شر، اہرمن، شیاطین اور ان
کے لشکروں اور ان کے پیروکاروں سے یعنی ہر آفت اور عیب سے تیری پناہ طلب کرتا
ہوں۔

اے اللہ! میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء و
مرسلین علیہم السلام، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان بن عفان،
حضرت علی بن ابی طالبؓ، سیدنا ابو محمد حسن، سیدنا ابو عبد اللہ حسین، سیدۃ النساء حضرت
فاطمۃ الزہراء، بارہ ائمہ کرام اور چودہ معصومین کی طفیل تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ ان تمام
کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، سلامتی اور رضامندی ہو!

اور میں حضرت سیدنا ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ أَنْتَ الْمَحْمُودُ وَ بِحَقِّ عَلِيٍّ وَ أَنْتَ الْأَعْلَى وَ بِحَقِّ فَاطِمَةَ وَ أَنْتَ فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ بِحَقِّ الْحَسَنِ وَ أَنْتَ الْمُحْسِنُ وَ الْحُسَيْنِ وَ أَنْتَ قَدِيمُ الْإِحْسَانِ وَ بِحَقِّ تِسْعَةِ الْمَعْصُومِينَ مِنْ ذُرِّيَةِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ

اِسْتَجِبْ دُعَانَا وَ اقْضِ حَاجَاتِنَا بِحُرْمَتِ جَمِيعِ الْمَعْصُومِينَ وَ الْمَظْلُومِينَ الْمَكْرُوبِينَ كَرَبَلَاءِ الْمُعَلَى يَا عَلِيُّ الْمَعَالَى ○ (۱۹:۲۵)

”اے اللہ میں تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سوال کرتا ہوں اور تو ہی محمود ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طفیل سوال کرتا ہوں اور تو ہی بلند تر شان والا ہے۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے طفیل سوال کرتا ہوں اور تو ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور حضرت حسن کے طفیل سوال کرتا ہوں اور تو ہی محسن ہے اور حضرت حسین کے طفیل سوال کرتا ہوں اور تو قدیم احسان والا ہے اور نو معصومین کے طفیل سوال کرتا ہوں جو حضرت حسین رضی اللہ عنہما و عنہم کی اولاد سے ہیں۔

اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما اور ہماری حاجات کر بلاء و معلی کے تمام معصومین، مظلومین اور کرب زدگان کے طفیل پورا فرما۔ اے بلند مراتب والے!“

۴۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت و تعلق کا اظہار آپ کے ہر قول و عمل سے ہوتا ہے۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا تعلق مَا نَظَرُ الْعَيْنِ اِلَى غَيْرِكُمْ (۲۲:۷) کا مظہر تھا۔ آپ کی ساری زندگی سلسلہ قادریہ کے احیاء و فروغ میں گزری۔ مجموعہ صلوات

الرسول ﷺ میں آپ نے حضرت غوث اعظم کا ذکر بہت ہی والہیت اور عقیدت و محبت سے کیا ہے۔ آپ نے حضرت غوث اعظم ﷺ کے اسمائے مبارکہ جزو ۲۴ کے صفحہ ۲۸ پر بیان فرمائے۔ علاوہ ازیں بھی مختلف مقامات پر مثلاً ۷: ۲۲، ۲۳ اور ۲۵: ۳۰ پر آپ نے حضرت غوث اعظم ﷺ کا ذکر فرمایا۔ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ سے چند اقتباسات یہاں پیش کئے جاتے ہیں:

اللَّهُمَّ ارْضَ عَن قُطْبِ الْأَقْطَابِ وَ فَرْدِ الْأَحْبَابِ وَ الْعَامِلِ عَلَى الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ وَالْقَائِلِ عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ قَدَمِي هَذَا عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ الْغَوْثِ
الْفَرْدِ الْأَوْحِدِ أَبِي الْمَكَارِمِ وَالْمَحَاسِنِ أَعْنِي بِهِ الشَّيْخَ شَيْخَنَا وَ مُرْشِدَنَا مُحِي
السُّنَّةِ وَالِدِينَ سَيِّدِنَا عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ قَدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ

وَأَعِدُّ عَلَيْنَا وَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ خُصُوصِيَّاتِهِ وَ نَفَحَاتِهِ وَ جَلْوَاتِهِ
وَ أَحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ تَحْتَ لِيْوَاءِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَالِدِنَا وَ
مَشَانِيحَنَا وَ مُعَلِّمِينَا وَ إِخْوَانِنَا وَ أَصْدِقَانِنَا وَ مُجِيبِنَا وَ كَافَّةَ الْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ
أَشْهَدُ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ وَ أَنْبِيَآئَهُ وَ رُسُلَهُ وَ الْحَاضِرِينَ مِنْ خَلْقِهِ إِنِّي تَائِبٌ
إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ مُجْتَنِبٌ مِنْ مَّحَارِمِهِ مُجْتَهِدٌ عَلَى طَاعَاتِهِ مُنِيبٌ إِلَيْهِ مُوَظِّبٌ
عَلَى خِدْمَةِ الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ بِحَسَبِ الطَّاقَةِ وَ إِنَّ سَيِّدِنَا وَ قُدُوتَنَا إِلَى اللَّهِ
تَعَالَى الشَّيْخُ مُحِي الدِّينِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيُّ قَدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ شَيْخَنَا وَ مُرْشِدَنَا وَ
مُقْتَدَانَا فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ اللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَ كَيْلِ (۳۹:۱۹)

”اے اللہ! تو قطب الاقطاب، یکتائے احباب، کتاب و سنت پر عامل اور
علانیہ یہ فرمانے والے کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے، غوث، یکتا، یگانہ، مکارم
و محاسن کے مالک یعنی ہمارے شیخ و مرشد محی السنۃ والدين سيدنا شيخ عبدالقادر الجيلاني سے

راضی ہو جا۔

اللہ ان کے باطن کو پاک رکھے اور ہم پر اور تمام اہل اسلام پر ان کی خصوصیات اور خوشبوئیں اور جلوے عام کرے۔ اور ہمیں ان کی جماعت میں سید المرسلین ﷺ کے لواءِ حمد کے نیچے اٹھائے۔ اور ہمارے والدین، مشائخ، اساتذہ، بھائیوں، دوستوں، محبوبوں اور تمام اہل اسلام کو بھی۔

میں اللہ، تمام فرشتوں، انبیاء و رسل اور مخلوق میں سے تمام حاضرین کو گواہ بنا کر اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول کی طرف لوٹتا ہوں (توبہ کرتا ہوں)۔ اور حرام امور سے دور رہنے، اس کی اطاعت کی کوشش کرنے، قلبی طور پر اس کی طرف رجوع کرنے اور اپنی استطاعت کے مطابق فقراء و مساکین کی خدمت پر ہمیشہ کار بند رہنے کا عزم کرتا ہوں۔

اور یہ کہ ہمارے سردار اور مقتدائے راہِ خدا، شیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ العزیز دنیا اور آخرت میں ہمارے شیخ و مرشد اور مقتداء ہیں۔ اور اللہ ہی ہمارے قول پر وکیل ہے۔“

يَا سَيِّدُ مُحَمَّدٍ الدِّينِ أَمْرُ اللَّهِ ط يَا شَيْخُ مُحَمَّدٍ الدِّينِ فَضْلُ اللَّهِ ط يَا أَوْلِيَا مُحَمَّدٍ الدِّينِ أَمَانُ اللَّهِ ط يَا مَسْكِينُ مُحَمَّدٍ الدِّينِ نُورُ اللَّهِ ط يَا غَوْثُ مُحَمَّدٍ الدِّينِ قُطْبُ اللَّهِ ط يَا سُلْطَانُ مُحَمَّدٍ الدِّينِ سَيْفُ اللَّهِ ط يَا خَوَاجِهَ مُحَمَّدٍ الدِّينِ فَرْمَانُ اللَّهِ ط يَا مَخْدُومُ مُحَمَّدٍ الدِّينِ بُرْهَانُ اللَّهِ ط يَا ذُرْوَيْشُ مُحَمَّدٍ الدِّينِ آيَاتُ اللَّهِ ط يَا بَادِشَاهُ مُحَمَّدٍ الدِّينِ قُوَّةُ اللَّهِ ط يَا فَاقِيْرُ مُحَمَّدٍ الدِّينِ مُشَاهِدُ اللَّهِ ط

يَا هَيْكَلُ الصَّمَدَانِي وَ قَنَدِيْلُ نُورَانِي وَ صَاحِبُ الْإِشَارَاتِ وَ الْمَعَانِي يَا شَيْخَ الثَّقَلَيْنِ يَا قُطْبَ رَبَّانِي يَا غَوْثَ الصَّمَدَانِي يَا مَحْبُوْبَ السُّبْحَانِي مُحَمَّدُ الدِّينِ أَبَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِي أَعِيْنُونِي وَ اْمُدِّدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا

رُوحُ الْقُدُسِ يَا جُنُودَ اللَّهِ يَا عِبَادَ اللَّهِ يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ أَنْتَ قُلْتَ اِسْمِي كَمَا لِسْمِ
الْأَعْظَمِ فَإِنِّي تَوَسَّلْتُ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ فَجَنِّبْنِي وَأَقْضِ حَاجَتِي بِقُدْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى

امین ○ (۲۹:۲۴-۳۰)

”اے سید محی الدین اللہ کے امر مجسم! اے شیخ محی الدین اللہ کے فضل مجسم،
اے غوث محی الدین اللہ کے قطب، اے سلطان محی الدین اللہ کی تلوار، اے خواجہ محی الدین
اللہ کے فرمان اے مخدوم محی الدین اللہ کی برہان، اے درویش محی الدین اللہ کی آیات
مجسم، اے بادشاہ محی الدین اللہ کی قوت مجسم، اے فقیر محی الدین اللہ کا مشاہدہ کرنے
والے!

اے صمدانی ہیگل، نورانی شمع اور صاحب اشارات و اسرار اور صاحب معانی و
حقائق۔ اے جنوں اور انسانوں کے شیخ! اے قطب ربانی! اے غوث صمدانی! اے محبوب
صمدانی محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی! میری مدد فرماؤ اور میری حاجات کے پورا
ہونے میں امداد کرو! اے روح مقدس! اے اللہ کے جنود و عساکر! اے اللہ کے عباد! اے
غوث الثقلین! آپ نے فرمایا کہ میرا نام اسم اعظم کی مانند ہے تو میں نے آپ کے اسم
اعظم کا وسیلہ اختیار کیا ہے۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ نجات دیجئے اور میری
حاجت روائی فرمائیے! آمین۔“

۵۔ اکابر صوفیاء کا منہج

آپ کا طریق تصوف اکابر صوفیاء کے منہج پر مبنی ہے۔ تصوف اسلام کی زریں اور
تابناک روایت آپ کی ذات اور تعلیمات، میں اپنی پوری جامعیت کے ساتھ سمٹی ہوئی نظر
آتی ہے۔ مثلاً آپ نے مکتوبات میں کئی احباب کو تسمیہ باتصال فاتحہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔
فاتحہ کو اس ترتیب سے پڑھنے کا ذکر حضرت شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر کے ہاں ’فتوحات مکیہ‘

میں ملتا ہے:

وصیة: اذا قرأت فاتحة الكتاب فصل بسملتها معها فى نفس واحد من غير قطع فانى اقول بالله العظيم..... قال الله تعالى..... بعزتى و جلالى و جودى و كرمى من قراء بسم الله الرحمن الرحيم متصلة بفاتحة الكتاب مرة واحدة اشهدوا على انى قد غفرت له و قبلت منه الحسنات و تجاوزت عنه السيئات ولا احرق لسانه بالنار و اجيره من عذاب القبر و عذاب النار و عذاب القيامة و الفرع الاكبر

(الفتوحات المكية جزو ۴، باب ۵۶۰، ص ۴۸۸)

آپ نے اکابر صوفیا کی تعلیمات و اصطلاحات کو بھی مجموعہ صلوات الرسول ﷺ میں بیان کیا مگر آپ نے ہر اصطلاح اور فکر کو عملی و اطلاقی صورت کے ساتھ بیان کیا۔ ان میں سے چند کی مثالیں یہاں دی جاتی ہیں:

۱۔ حیاتِ اسم، جسم اور رسم

۲۔ موجود و معدوم کا اسم سے تعلق

۳۔ ماثمت رائحة الوجود

۴۔ تجدد امثال

۵۔ اسرار توحید

۶۔ چہل کل

۷۔ منازل سلوک اور معرفت و تسخیر وجود

۸۔ فنا فی اللہ کا حال

حیاتِ اسم، جسم اور رسم

اللَّهُمَّ اَحْيِ لَنَا الْاِسْمَ وَ الْجِسْمَ وَ الرَّسْمَ حَيوةً طَيِّبَةً اَبَدًا دَائِمَةً مَسْتُورًا
مَعْمُورًا مَسْرُورًا مَوْفُورًا بِفَيْضِ فَضْلِ الْفَيَاضِ مُسْتَفِيضُ الْقَلْبِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ (۲۳:۲۶)

”اے اللہ! ہمارے نام، جسم اور رسم و نشان کو پاکیزہ، ابدی اور دائمی حیات کے ساتھ زندہ فرما۔ کہ یہ زندگی تیرے فیاض فضل کے فیض سے لپٹی ہوئی، معمور، مسرور اور فیض فراواں کی حامل ہو اور اس سے ہمارے دل فیضیاب ہوں۔ یہی عظیم کامیابی ہے۔“

موجود و معدوم کا اسم سے تعلق

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ
اِتِّصَالِ كُلِّ اِسْمٍ اِلٰى مَوْجُودٍ وَ مَعْدُومٍ (۲۳:۲۳)

”اے اللہ! سیدنا محمد و آل محمد پر صلوة کامل نازل فرما، ہر موجود اور معدوم کے ساتھ وابستہ اسم کی تعداد میں۔“

ما شمت راحۃ الوجود

وَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلوةً تَكْحَلُ
بِهَا بَصِيْرَتِيْ بِالنُّورِ الْمُرْشُوْسِ فِي الْاَزْلِ لِاشْهَدُ فَنَاءَ مَا لَمْ يَكُنْ وَ بَقَاءَ مَا لَمْ يَزَلْ
وَ رَاءَ الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ فِيْ اَصْلِهَا مَعْدُومَةٌ مَفْقُوْدَةٌ وَ كَوْنُهَا لَمْ تَشْمَ رَاحَةٌ
الْوُجُوْدِ فَضْلًا عَنْ كَوْنِهَا مَوْجُوْدَةٌ وَ اَخْرِجْنِيْ اللّٰهُمَّ بِالصَّلوةِ عَلَيْهِ مِنْ ظَلَمِ اَنَا
نَيْتِيْ اِلَى النُّورِ وَ مِنْ قَبْرِ جُثْمَا نَيْتِيْ اِلَى جَمْعِ الْحَشْرِ وَ فَرَقِ النُّشُوْرِ وَ اَفِضْ عَلَيَّ
مِنْ سَمَاءِ تَوْجِيْدِكَ اِيَّاكَ مَا تُطَهِّرُنِيْ بِهِ مِنْ رِجْسِ الْاَشْرَاكِ وَ اَنْعَشْنِيْ بِالمَوْتَةِ
الْاُوْلَى لِوِلَادَةِ الثَّانِيَةِ وَ اَحْيِنِيْ بِالْحَيوةِ الْبَاقِيَاتِ فِيْ هَذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ وَ اجْعَلْ لِيْ

نُورًا أَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ وَارَىٰ بِهِ وَجْهَكَ أَيَّمَا تَوَلَّيْتُ بِذُنِّ اِسْتِبَاهِ وَلَا اِتِّبَاسِ
نَاطِرًا بَعَيْنِ الْجَمْعِ وَالْفَرْقِ فَاصِلًا بِحُكْمِ الْقَطْعِ بَيْنَ الْبَاطِلِ وَالْحَقِّ دَالًّا بِكَ
عَلَيْكَ وَهَادِيًا بِإِذْنِكَ إِلَيْكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (۴۷:۱۷)

”اے اللہ! تو سیدنا محمد اور آپ کی آل اطہار پر ایسا درود بھیج جس کے طفیل وہ
نور ہماری بصیرت کو روشن کرے جس کے چھینٹے ازل میں (حقائق اشیاء) پر ڈالے گئے۔
تاکہ میں اس فناء کا جسے وجود نہیں ملنا اور اس بقاء کا جسے زوال نہیں ہونا مشاہدہ
کر لوں۔

اور تمام اشیاء کو ان کی اصل حالت میں دیکھ لوں کہ وہ معدوم، مفقود ہیں۔ اور
ان کے ہونے نے، ان کے اس ہونے کے علاوہ وجود کی خوشبو بھی نہیں سونگھی۔

اے اللہ! آپ پر صلوة کی برکت سے مجھے انسانیت کی ظلمتوں سے نکال کر نور کی
طرف اور مجھے میرے جسم کی قبر سے نکال کر جمع والے حشر اور تفرقہ والے نشر کی طرف
لے جا۔

اور مجھ پر اپنی خاص توحید کے آسمان سے وہ بارش برسا جو مجھے شرک کی پلیدی
سے پاک کر دے۔

اور مجھے پہلی (اختیاری) موت دے کر دوسری ولادت کے لئے تیار فرما اور مجھے
اس دنیائے فانی میں حیات دائمہ کے ساتھ زندہ فرما۔

اور مجھے وہ نور عطا فرما کہ میں لوگوں میں اس کے ساتھ چلوں پھروں۔ اور میں
جہاں بھی ہوں، اس نور کے ساتھ تیری ذات اقدس کو بغیر کسی اشتباہ و التباس کے دیکھ
لوں۔

اور میرا دیکھنا جمع و تفرقہ والی آنکھ سے ہو، میرا باطل اور حق میں فرق کرنا دلیل

قطعے کے ساتھ ہو، تجھ پر میری دلیل تجھ سے ہی ہو اور میں تیری توفیق سے تیری طرف
بڑھنے والا بن جاؤں۔ اے ارحم الراحمین!

تجدد امثال

اللَّهُمَّ إِنَّ ذَاتَكَ سَرْمَدِيَّةٌ وَ صِفَاتِ ذَاتِكَ سَرْمَدِيَّةٌ وَ أَسْمَاءِ
ذَاتِكَ سَرْمَدِيَّةٌ لِأَحْدُوثٍ فِيهَا وَ لَا تَجَدُّدَ وَ لَا تَكْثَرَ فِيهَا وَ لَا تَعَدُّدَ فَكَيْفَ
يُذَرُّكَ مَنْ هُوَ فِي عَيْنِ الْحُدُوثِ دَائِمًا وَ فِي مَحْضِ التَّجَدُّدِ ثَابِتًا ○ (۷:۲۰)

”اے اللہ! تیری ذات اور صفات ذات اور اسماء ذات سرمدی ہیں ان میں نہ
حدوث ہے نہ تجدد اور نہ تکرر و تعدد۔ تو وہ تیرا احاطہ کس طرح کر سکتا ہے جو ہمیشہ عین
حدوث (تخلیق کا محتاج) اور تجدد محض ہے۔“

اسرار توحید

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً وَ
سَلَامًا يَتَقَدَّسُ فِيهِمَا عَنْ عَوَارِضِ الْإِمْكَانِ لِوُجُودِ إِتْصَافِهِ بِالْكَمَالَاتِ فِي جَمِيعِ
جِهَاتِي فَأَكُونَ مَحْفُوظًا بِهِ مِنْ شَرِّ الْأَعْدَاءِ وَ يَغْمُرُ بِسَوَابِغِ نِعْمِهِ الْأُولَىٰ وَ
الْآخِرَىٰ وَ يَنْطَلِقُ لِسَانِي مُتَرَجِّمًا عَنْ أَسْرَارِ كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ وَ تُعَلِّمُ مِنْ عِلْمِكَ
الْأَقْدَسِ الْوَهْبِيِّ مَا اسْتُغْنِي بِهِ عَنِ الْمُعَلِّمِ وَ أَنْتَ الْحَمِيدُ الْمَجِيدُ وَ تَصْفُو مِرَاةَ
سَرِيرَتِي بِنَظَرَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ لِأَبْصَرِ بِبَصِيرَتِي حَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ الثَّابِتَةِ الْعَلِيَّةِ لِأَرْقِي
بِهِمَّتِهِ عَلَىٰ مَعَارِجِ مَدَارِجِ رُتَبِ الْكِرَامِ وَ أَظْفَرَ بِسِرِّهِ الْمَخْصُوصِ بِبُلُوغِ الْمَرَامِ
فِي الْمُبْدَءِ وَ الْخِتَامِ فَإِنَّكَ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ إِلَيْكَ يَعُودُ السَّلَامُ
رَبَّنَا آمَنَّا وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَكُتِبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ وَ اجْعَلْنَا ○ اللَّهُمَّ مَعَ الدِّينِ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ حَسَنَ أَوْلِيَّكَ رَفِيقًا ط

يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَ انصُرْنَا بِنصركَ فِي الْحَرَكَةِ وَالسُّكُونِ وَ اجْعَلْنَا مِنْ حِزْبِكَ
الَّذِي وَفَّقْتَهُمْ بِفَهْمِ كِتَابِكَ الْمَكْنُونِ لِنَدْخُلَ فِي حِرْزِ قَوْلِكَ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اَلَّذِينَ
اٰمَنُوا وَ كَانُوا يَتَّقُونَ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۲۳:۲۷)

”اے اللہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر صلوة و سلام نازل
فرما کہ اس سلام اور آپ ﷺ کے تمام کمالات سے متصف ہونے کی برکت سے میں
عوارض امکانیہ سے اپنی تمام جہات میں پاک ہو جاؤں۔ پس میں دشمنوں کے شر سے محفوظ
ہو جاؤں اور اللہ کی پہلی اور آخری تمام نعمتوں سے بہرہ ور ہو جاؤں اور میری زبان کلمہ
توحید کے اسرار کی ترجمانی میں کلام کرنے لگے اور تو مجھے اپنے ایسے قدسی اور وہی علوم
سکھائے کہ میں ہر معلم سے مستغنی ہو جاؤں اور تو ہی ہمیشہ لائق حمد ہے اور دائمی بزرگی و
برتری والا ہے۔

اور حضور اکرم ﷺ کی نگاہ کرم کی بدولت میرے باطن کا آئینہ صاف و شفاف
ہو جائے تاکہ میں اپنی بصیرت سے اشیاء ثابتہ عالیہ کے حقائق کو دیکھ سکوں۔ تاکہ میں آپ
کی ہمت (توجہ روحانی) سے بزرگوں کے بلند و بالا مراتب تک ترقی پاسکوں۔ اور آپ
کے سر مخصوص کی بدولت میں ابتداء اور اختتام میں حصول منزل میں کامیاب ہو جاؤں۔ بے
شک تو سراسر سلامتی ہے اور ہر سلامتی تجھ سے ہی ہے اور تیری طرف ہی اس کی بازگشت
ہے۔

اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے اور ہم نے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت
کی۔ پس تو ہمیں حق کی گواہی دینے والوں کے ساتھ شامل فرما۔ اور اے اللہ! تو ہمیں
انبیاء، صدیقوں، شہداء اور صالحین جن پر تیرا انعام ہوا میں شامل فرما۔ اور یہی اچھے رفیق
ہیں۔ اے رب العالمین! ہمیں ہر حرکت اور سکون میں اپنی مدد سے نواز اور ہمیں اپنے اس

گروہ میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنی پوشیدہ کتاب کے فہم کی توفیق عطا فرمائی تاکہ ہم تیرے اس قول مبارک کی پناہ میں داخل ہو جائیں:

”آگاہ رہو! بے شک اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔ آگاہ رہو! بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے، وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ پر کار بند رہے۔ اے ہمارے رب! ہماری دعا کو قبول فرما! بے شک تو ہی سننے اور جاننے والا ہے۔“

چہل کل

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّبَدِّي
الْكُلِّ وَمَرْجِعِ الْكُلِّ وَالْكُلُّ فِي كُلِّ بِلَابِعُضٍ وَلَا كُلٌّ ۝

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْكُلِّ
الْكُلِّ فِي سِرِّ الْكُلِّ الْكُلِّ حَيْثُ الْكُلِّ ۝

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلِّ الْكُلِّ
وَ كَلْبِي الْكَلْبِيَّاتِ وَ أُسْتَاذِ الْكُلِّ فِي الْكُلِّ ۝

اللَّهُ كُلُّ الْكُلِّ كُلٌّ ۝ رَحْمَنُ كُلِّ الْكُلِّ كُلٌّ ۝ رَحِيمُ كُلِّ الْكُلِّ كُلٌّ إِلَيْهِ
كُلُّ الْكُلِّ كُلٌّ بِهِ كُلُّ الْكُلِّ كُلٌّ هُوَ كُلُّ الْكُلِّ كُلٌّ فِي كُلِّ الْكُلِّ كُلٌّ لِكُلِّ الْكُلِّ
كُلٌّ بِكُلِّ الْكُلِّ كُلٌّ مِنْ كُلِّ الْكُلِّ كُلٌّ عَلَىٰ كُلِّ الْكُلِّ كُلٌّ حَقُّ كُلِّ الْكُلِّ كُلٌّ وَ
كُلُّ الْكُلِّ كُلُّ الْكُلِّ عَالِي الْكُلِّ ۝

اَسْئَلُكَ اللَّهُمَّ بِتَقْدِيمِ كُلِّ مُقَدَّمٍ وَ تَاخِيرِ كُلِّ مُؤَخَّرِ التَّقَدُّمِ فِي

الْكُلِّ (۲۲:۲۳)

”اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر، آپ ہی ہر ایک کا آغاز اور ہر ایک کا مرجع ہیں اور ہر کل میں بعض و کل کی تخصیص کے بغیر کل ہیں۔“

اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر، آپ کل کے کل اسرار میں کل کے طور پر اس کل کا کل ہیں۔

اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر، آپ ہر کل کا کل، تمام کلیات کے کلی اور کل عالم میں کل کے استاد ہیں۔

اللہ کل کے کل کا کل ہے، رحمٰن کل کے کل کا کل ہے، رحیم کل کے کل کا کل ہے۔ اسی کی طرف کل کے کل کا کل (راجع) ہے۔

کل کے کل کا کل اسی کے ساتھ ہے۔ وہی کل کے کل کا کل ہے۔ وہی ہر کل کے کل میں کل ہے۔ وہ کل کے کل کے لئے کل ہے۔ وہ کل کے کل کے ساتھ کل ہے۔ وہ کل کے کل سے کل ہے۔ وہ کل کے کل پر کل ہے۔ وہ کل کے کل کا کل حق ہے۔ اور وہ ہر کل کے کل کا کل ہے۔ (الغرض) وہ ہر کل کے اوپر کل ہے۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر پہلے کے پہلے ہونے کے طفیل اور ہر آخر کے آخر ہونے کے طفیل کہ مجھے سب میں (خیر کے ساتھ) تقدم عطا فرما۔“

منازل سلوک اور معرفت و تسخیر وجود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَيْنِ
الْمَقْصُودِ وَالْحَامِدِ الْمَحْمُودِ وَ شَاهِدِ الْمَشْهُرِ وَالْوَاجِدِ الْمَوْجُودِ وَ نَقْطَةِ
دَائِرَةِ الشُّهُودِ وَالنُّجُودِ وَ قِبْلَةَ كُلِّ مَعْدُومٍ وَ مُمَكِّنِ وَ مَوْجُودٍ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنَ الْحَقِيقَةِ الْمُقَدَّسَةِ الْمُحِيطَةِ

بِالْحَقَائِقِ وَالْأَعْيَانِ وَالنَّقْطَةِ الْبَسِيطَةِ الْمُتَمِّمَةِ لِمَنَازِلِ الْإِيْمَانِ وَالْإِحْسَانِ وَ
حُبِّ حَقِيقَةِ الْإِيْمَانِ وَ حُضُورِهِ كَمَالِ الْإِحْسَانِ (۲۳: ۳۸-۳۹)

”اے اللہ! صلوة و سلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل اطہار پر جو عین
مقصود، محمود کی حمد بیان کرنے والے اور خالق و خلاق کے گواہ ہیں۔

آپ ہر موجود کے لئے باعث وجود، شہود و وجود کے دائرہ کے نقطہ اور ہر معدوم،
ممکن اور موجود کے قبلہ ہیں۔

اے اللہ صلوة و سلام نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کی آل اطہار پر جو تمام
حقائق اور اعیان پر محیط حقیقت مقدسہ ہیں، جو ایمان و احسان کی منازل کو مکمل اور پورا
کرنے والا بسیط نقطہ ہیں۔ آپ کی محبت ایمان کی حقیقت ہے اور آپ کا استحضار احسان کا
کمال ہے۔“

فتاوی اللہ کا حال

اللَّهُمَّ أَنْتَ قَهْرٌ مَنِيعٌ ذُو سُلْطَنَةٍ وَ غَلْبَةٍ وَ سَلَاطِينُ الْأَرْضِ مُذَلَّلَةٌ تَحْتَ
سُلْطَنَتِكَ فَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تُجِيبُ دَعْوَتَهُ يَا ذَلَّالُ لِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ مُفْرِطٍ آيًّا كَانَ
بَرِيًّا أَوْ بَحْرِيًّا أَوْ جَنِّيًّا أَوْ مَلِكِيًّا كَمَا ذَلَّلْتَ الطُّيُورَ وَ الْجِنَّ وَ الرِّيحَ تَحْتَ أَمْرِ
سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَكِنَّ الْوِلَايَةَ بَاقِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الْفَجَاءِ فَاجْعَلْنِي مِنَ الرُّؤُوسَاءِ
الْمُتَصَرِّفِينَ فِي الْأَعْرَازِ وَ الْأَرْدَالِ بِحَقِّ قَوْلِكَ تُعَزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَا قُدُّوسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوِّءٍ فَلَا
شَيْءٌ يُعَانُ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ بِلُطْفِهِ قَدِيسِي مِنْ هَذِهِ الدِّينَةِ الْمُبَالَةِ إِلَيْهَا طَبْعِي وَ
نَفْسِي وَ هُوَ نَقْصٌ عِنْدَ الْقُدُّوسِ وَ طَهْرُنِي عَنْ كُلِّ نَقْصٍ عَائِقٍ مِنْ أَسْبَابِ
الْوُضُولِ ثُمَّ جَرِّدْنِي مِنْهَا حَتَّى لَا تَبْقَى فِي قَلْبِي إِلَّا هُوِيَّةٌ أَحَدِيَّةٌ هِيَ عَيْنٌ وَ وَحْدَةٌ

بُجُودِ كُلِّي حَقِيقِي قُدُّوسِي طَاهِرِ عَنِ جَمِيعِ النَّقَائِصِ فَلَا يُغَالِبُهُ أَحَدٌ مِّنْ جَمِيعِ
 الْمَوْجُودَاتِ الْفِعْلِيَّةِ وَ لَا الْإِمْكَانِيَّةِ الْمَحْضَةِ الْقَرِيبَةِ أَوْ الْبَعِيدَةِ مِنَ الْفِعْلِ فَأَنْتَ
 قُدُّوسٌ مِّنْ جَمِيعِ مَا تُنْسَبُ إِلَيْهِ كَيْفِيَّةً وَ كَمِيَّةً وَ خَلَقْتَ الْمَجْدَدَاتِ مُتَنَزِّهَةً عَنِ
 الشَّهَوَاتِ وَ الْكُفْرِ وَ سَائِرِ مَا لَا يَنْبَغِي فَقَدِ سَتَّ وَ طَهَّرْتَ بِطُهُورٍ قَدْ سَيَّكَ حَتَّى
 بَرِئْتَ عَنِ الْمَعَاصِي فَلَا يَعْصُونَ وَ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ فَطَهَّرَ قَلْبِي وَ قَدَّسَ سِرِّي
 لِإِقْتِبَاسِ مَا فِي عَالَمِ الْمَجْرَدَاتِ الْمُسَمَّى بِعَالَمِ الْمَلَكُوتِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّ
 الْعٰلَمِيْنَ تَرُبُّ مَنْ تَشَاءُ وَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ (۲۳:۲۲-۲۳)

”اے اللہ تو قاہر، (آفات کو) روک دینے والا، صاحب سلطنت اور غالب ہے

اور تیری سلطنت کے سامنے سلاطین عالم مغلوب ہیں

پس مجھے مستجاب دعا لوگوں میں شامل فرما!

اے ہر جبار و سرکش اور قصوردار کو مغلوب کرنے والے، خواہ وہ خشکی سے ہو یا
 تری سے، جن ہو یا فرشتہ، جیسے تو نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم کے تحت پرندوں، جنوں
 اور ہوا کو مغلوب اور مطیع فرمایا۔

گو نبوت کا سلسلہ باقی نہیں رہا لیکن سلسلہ ولایت قیامت تک باقی ہے۔ پس
 مجھے ان ارباب تصرف کے سرداروں میں شامل کر دے جو عزت دینے اور ذلیل بنانے کے
 امور میں تصرف کرتے ہیں، اپنے اس فرمان مبارک کی برکت سے: ”تو عزت دیتا ہے
 جسے چاہے اور ذلت کرتا ہے جسے چاہے۔ تیرے دست کرم میں خیر ہے بیشک تو ہی ہر چیز
 پر کامل دسترس والا ہے۔“

اے ہر نقص سے مقدس و طاہر! تمام مخلوق میں کوئی شے ایسی نہیں جس سے
 تیرے لطف و کرم کے بدلے تعاون لیا جاسکے،

مجھے اس بے حیثیتی اور کمینگی سے پاک فرما جس کی طرف میری طبیعت اور نفس راغب ہے حالانکہ وہ تجھ قدوس کے نزدیک عیب اور نقص ہے۔

اور مجھے اسباب وصول سے مانع ہر نقص سے پاک فرما دے۔ پھر مجھے (ان علاقوں و نقائص سے) خالی اور فارغ فرما حتیٰ کہ میرے دل میں ہویت احدیت کے سوا کچھ باقی نہ رہے جو وجود کلی حقیقی کی ہر نقص سے پاک عین وحدت ہے۔

پس اس پر فعل کے لحاظ سے کوئی موجود فعلی یا امکان محض غلبہ نہیں پاسکتا چاہے وہ قربی ہو یا بعیدی۔

پس تو اس طرف منسوب کی جانے والی ہر کیفیت و کمیت سے پاک ہے اور تو نے خواہشات نفسانیہ، کفر اور وہ سب کچھ جو موزوں نہیں سے منزہ مخلوق (فرشتوں) کو پیدا فرمایا۔

پس وہ تیرے ظہور قدوسیت کے طفیل مقدس و مطہر ہو گئے حتیٰ کہ تمام تر معاصی سے مبرا و منزہ ہو گئے۔ لہذا وہ نافرمانی نہیں کرتے اور انہیں جس کا حکم دیا جائے وہی کرتے ہیں۔

اے اللہ! میرے دل کو پاک فرما اور میرے سر کو عالم ملکوت سے موسوم عالم مجردات کے انوار و حقائق اخذ کرنے کے لئے پاکیزہ بنا دے۔

اے اللہ تو رب العالمین ہے جس کی چاہے پرورش فرماتا ہے اور تو ہی دائمی علم والا ہے۔“

۶۔ آیات قرآنی کی تفسیر کا منہج

مجموعہ صلوات الرسول ﷺ میں آپ جا بجا آیات قرآنی بھی لائے ہیں۔ یہ آپ کے اسلوب کی ندرت ہے کہ آیات کا بیان ہمیں ان میں موجود معانی و مفاہیم کے

ان گوشوں سے آگاہ کرتا ہے جو عام تفاسیر یا کتب میں مذکور نہیں۔ آپ کے اسلوب بیان سے ہمیں توضیح متن و تعین معنی کے نئے مناہج سے بھی آگاہی ہوتی ہے مثلاً ۱۸: ۱۳، ۲۳: ۵، ۲۷: ۱۵، ۱۶، ۷: ۱۶، ۳۱، ۱۳: ۳۔ یہاں مثال کے طور پر آیۃ قرآنی بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِبِهَا وَ مَرْسُهَا کے بیان کو پیش کیا جاتا ہے:

اللّٰهُمَّ اِنَّ نَفْسِي سَفِيْنَةٌ سَائِرَةٌ فِيْ بَحَارِ طُوفَانَ الْاِرَادَةِ حَيْثُ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ فَاجْعَلْ اَللّٰهُمَّ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِبِهَا وَ مَرْسُهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاَشْغَلْنِيْ اَللّٰهُمَّ بِكَ عَمَّنْ اَبْعَدْنِيْ عَنْكَ حَتّٰى لَا اَسْئَلُكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهِ عِلْمٌ وَاَعْصِمْنِيْ بِعِصْمَةِ حِفْظِكَ يَا وَلِيُّ يَا وَفِيُّ يَا عَلِيُّ يَا رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
(۲۵: ۲۶)

”اے اللہ! میرے نفس کا سفینہ ارادے کے طوفانی سمندروں میں رواں دواں ہے۔ اور تیرے سوا اس کا کوئی جائے پناہ اور فریادرس نہیں ہے۔ اے اللہ! پس تو اپنے نام (اللہ) کی برکت، ربوبیت، شان غفاری اور رحمت سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا مقدر کرے۔ اے اللہ! جو بھی مجھے تجھ سے دور کرے میں اس کے مقابل تیری مدد مانگتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں تجھ سے اس کا سوال نہ کروں جس کا مجھے علم نہیں۔ مجھے اپنی حفاظت کی عصمت عطا فرما۔ اے دوست! اے غمگسار! اے وعدہ پورا کرنے والے! اے بلند شان والے! اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے!“

۷۔ سالک کے لئے دستور زندگی

مجموعہ صلوات الرسول ﷺ سالک راہ حقیقت کے لئے دستور زندگی کی حیثیت رکھتا ہے۔ صبح سے شام تک کے معمولات، دعاؤں اور آداب و ضوابط کو آپ نے مختلف مقامات پر بیان فرمایا۔ اور یہ بیان فکر و عمل کا بیک وقت احاطہ کرتا ہے۔ آپ کی عملی اور نتیجہ خیز فکر کا اثر ہے کہ اس میں یاد خداوند کا رجائی اور عملی پہلو ہر حوالے سے غالب ہے۔

مثلاً درج ذیل عبارت اسی روح کی مظہر ہے:

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا أَشْقِيَاءَ فَاْمُحْهُ وَاکْتُبْنَا سَعْدَاءَ وَ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا
 سَعْدَاءَ فَاثْبِتْنَا فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَ تُثْبِتُ وَ عِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ ۝ اللَّهُمَّ إِنْ
 كُنْتَ كَتَبْتَ عَلَيَّ شَقْوَةً أَوْ ذَنْبًا فَاْمُحْهُ فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَ تُثْبِتُ وَ عِنْدَكَ
 أُمُّ الْكِتَابِ وَاجْعَلْهُ سَعَادَةً وَ مَغْفِرَةً ۝ اللَّهُمَّ يَا ذَا لِمَنْ وَ لَا يَمُنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ
 وَ الْإِكْرَامِ ط يَا ذَا الطُّوْلِ وَ الْإِنْعَامِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهِيرُ اللَّاجِينَ وَ جَارُ الْمُسْتَجِيرِينَ
 وَ أَمَانُ الْخَائِفِينَ ۝ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا أَوْ
 مَحْرُومًا أَوْ مَطْرُودًا أَوْ مُقْتَرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَاْمُحْهُ ۝ اللَّهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِي وَ
 حُرْمَانِي وَ طَرْدِي وَ إِقْتَارَ رِزْقِي أَمْحُهَا وَ اثْبِتْنِي عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ سَعِيدًا
 مَرزُوقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنزَلِ عَلَيَّ
 لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۝

(۳۲-۳۱:۱۸)

”اے اللہ! اگر تو نے ہمیں بد بختوں میں لکھا ہے تو اسے مٹا دے اور ہمیں خوش
 بختوں میں لکھ دے اور اگر تو نے ہمیں خوش بختوں میں لکھا ہے تو ہمیں ثبات عطا فرما۔ بے
 شک تو جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا باقی رکھتا ہے اور تیرے پاس ہی ام الکتاب ہے۔
 اے اللہ! اگر تو نے میرے لئے بد بختی یا گناہ لکھا ہے تو اسے مٹا دے۔ بے
 شک تو جو چاہے مٹاتا ہے اور جو چاہے ثابت رکھتا ہے اور تیرے پاس ہی ام الکتاب ہے
 اور اس بد بختی و گناہ کو میرے لئے سعادت و مغفرت بنا دے۔“

اے اللہ! اے احسان کرنے والے جس پر احسان نہیں کیا جاسکتا! اے جلال و
 اکرام والے! اے وسعت و انعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی پناہ طلب کرنے

والوں کا مددگار ہے اور پناہ حاصل کرنے والوں کی پناہ اور خوف زدگان کی امان ہے۔

اے اللہ! اگر تو نے مجھے اپنے ہاں ام الکتاب میں بد بخت یا محروم یا ٹھکرایا ہوا یا تنگ روزی والا لکھا ہے تو اسے محو فرما دے۔ اے اللہ! اپنے فضل سے میری بد بختی، محرومی، اپنی بارگاہ سے دوری اور رزق کی تنگی مٹا دے اور مجھے اپنے ہاں ام الکتاب میں نیک بخت، کشادہ روزی والا اور نیک اعمال کی توفیق والا لکھ دے۔ کیونکہ یہ تیرا ہی فرمان ہے، اور تیرا فرمان حق ہے جسے تو نے اپنے نبی مرسل کی زبان پر اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ جسے چاہے مٹاتا ہے اور جسے چاہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس ہی ام الکتاب ہے۔“

۸۔ تصوف کا عملی اطلاق

آپ کے نزدیک تصوف صرف رسم و رواج یا روایتی اعمال کا نام نہیں بلکہ یہ احوال و اعمال کی دنیا کو منقلب کر دینے کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں ہر ہر ذکر، دعا اور طرز فکر و عمل کے اس اس گوشے اور پہلو کو بیان کر دیا جو اس کے عملی اطلاق کے لئے ضروری تھا۔ تاریخ صوفیاء میں یہ آپ کا امتیاز ہے کہ آپ نے احوال و مقامات اور اعلیٰ منازل تصوف کو صرف تخیل و اسرار کی دنیا تک محدود نہ رکھا بلکہ ان کے اثرات و کیفیات اور ان کے حصول کے طریقہ کو ایسے موثر پیرائے میں بیان فرمایا کہ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کا قاری غور و فکر اور جذبہ عمل سے اس راہ کی برکات کو باسانی حاصل کر سکتا ہے۔ اس ذیل میں کچھ موضوعات یہاں بیان کیے جاتے ہیں:

۱۔ ذکر سے علم و تاثیر کا حصول

۲۔ قرآن کا جزو بدن بن جانا

۳۔ دعا و استعداد کا ربط

۴۔ علم و قدرت کا تعلق

۵۔ کل من علیہا فان اور قربت الہیہ کا تصور

۶۔ تکمیل اوقات و آفات

۷۔ تصرف فکر کرتا ہے: تصوف کی سائنسی بنیادیں

ذکر سے علم و تاثیر کا حصول

إِلٰهِي نُوْرَكَ مُحِيْطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ فَنُوْرٌ قَلْبِيْ وَ سِرِّيْ مُسْتَعِدًّا مُنْعَمًا فِي
التَّجَلِّيَاتِ الَّتِي هِيَ تَجَلِّيَاتٌ قَاهِرَةٌ مُحْرِقَةٌ الْاَجْزَاءِ بَلْ مُوْصِلَةٌ وَ مُرْشِدَةٌ وَ
مُصَاحِبَةٌ وَ مُتَشَكِّلَةٌ بِصُوْرِ اِنْسَانِيَّةٍ فَاتَلَدُّ عَلٰى وَجْهِ الْاِسْتِغْرَاقِ فِي مُشَاهَدَةِ اللّٰهِ
فَادْخُلْ فِيْ نُوْرِ مِّنَ الْاَنْوَارِ فَاَقِيْمْ فِي السُّبْحَاتِ وَ السَّرَادِقَاتِ بِالسِّرِّ وَ الرُّوْحِ
بِحَيْثُ يُرَاتِقُ شَخْصِيْ وَ بَدْنِيْ ذَلِكَ السِّرِّ وَ الرُّوْحِ فِي اِنْجِدَابَاتِ الْقَابِلَةِ لِتِلْكَ
الْاَنْوَارِ الْعَالِيَةِ مَجْعُوْلًا مُّطَاعًا هَنِيئًا مَّرِيْنًا شَاكِرًا صَابِرًا مُّسَبِّحًا ۝ اٰمِيْنَ

يَا خَالِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ الْاَرْضِ كُلِّ اِلَيْهِ مَعَادُهُ اُخْلِقْنِيْ فِي الْاَخْلَاقِ
الْمُحَمَّديَّةِ الْمُتَّصِفَةِ بِهَا اَوْلِيَائِكَ وَ قَدْ خَلَقْتَ مَا فِي السَّمَوَاتِ مِنَ الْاَرْوَاحِ
وَ الْاَنْوَارِ الْمُتَكَيِّفَةِ بِكَيْفِيَّاتٍ نَّاشِئَةٍ مِّنْ صُوْرِ عِلْمِيَّتِكَ عَلٰى اِرَادَتِكَ بِالتَّسْبِيْحِ
وَ التَّقْدِيْسِ وَ صُوْرَتِهَا بِاَحْسَنِ الْاَشْكَالِ بِحَيْثُ لَا تُؤَخِّدُ وَ لَا تُقَطِّعُ وَ لَا تَمُوْتُ
اِلَّا عِنْدَ اِرَادَتِكَ وَ لَا يَغْلِبُ اَحَدٌ مِّنَ السِّفَلِيَّاتِ وَ الْعُلُوِّيَّاتِ عَلَيْهَا اِلَّا هَيْبَتِكَ وَ
جَلَالِكَ فَتَسْتُرُهَا تَجَلِّيَاتِكَ حَتّٰى اَنْمَحَتِ التَّشْكَالَاتُ وَ الصُّوْرُ الشَّخْصِيَّةُ
الْمُفْرَدَةُ فَيَصِيْرُ الْكُلُّ عَلٰى نَهْجٍ وَّاحِدٍ كَلِمِيْ مِنْ غَيْرِ تَمِيْزٍ وَ لَا تَفْصِيْلٍ ثُمَّ اِذَا تَعَلَّقَ
قُدْرَتِكَ بِخَلْقِ الْهَيْئَاتِ وَ التَّشْكَالَاتِ مُتَمَيِّزَةً بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ فَكَذٰلِكَ يَصِيْرُ
كُلُّ مَنْ قَلْبِيْ وَ رُوْحِيْ وَ بَدْنِيْ رُوْحًا وَّاحِدًا صَادِرًا مِنْهُ مَا يَصْدُرُ مِنْ صَاحِبِهِ فَلَا
يَحْتَاجُ قَلْبِيْ اِلٰى اِحْضَارِ مُتَاَخِّرِيْنَ بِغَائِبَةٍ بَلْ مُسْتَمِرًّا بِالْفِعْلِ فِيْهِ وَ مِنْ نَفْسِيْ

ذَا كِرَّةٍ بَلْ فَاعِلًا كُلُّ جُزْءٍ مِّنْ أَجْزَائِي مَا تُرِيدُ فِعْلَهُ حَتَّى يَصِيرَ سَمْعِي سَمْعَكَ وَ
بَصْرِي بَصْرَكَ وَ سِرِّي سِرُّكَ ۝

إِلٰهِي أَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ تَجْعَلَ السِّفْلِيَّ عُلُوًّا مَعَ الْأَثَارِ الْمَلَكُوتِيَّةِ
حَتَّى يُحِبَّهُ مَنْ فِي الْأَرْضِينَ السَّبْعِ ۝

اللَّهُمَّ سَخِّرْ لِي الْحَيَوَانَاتِ الْوَحْشِيَّةَ الْمُدْهِشَةَ بِإِبْقَاءِ الْمَحَبَّةِ فِي
أَبْدَانِهَا وَ الْأُنْسِيَّةِ فَتُدْرِكَ أَسْرَارَهَا هَلْ هِيَ مُبَائِنَةٌ عَنَّا أَمْ مُمَائِلَةٌ فَارِنَا الْأَشْيَاءَ
كَمَا هِيَ ثُمَّ اخْلُقْ فِي ذَهْنِ هَذَا الْعَبْدِ مَا يَنْظُرُ بِنُورِ الْبَصِيرَةِ غَيْرَ قَائِلٍ خِلَافَ مَا
يَخْطُرُ عِنْدَ حَادِثَةِ جَارِيَةٍ وَارِدَةٍ مُوَافِقَةٍ أَوْ مُخَالِفَةٍ عَلَيَّ حَسْبِ هِدَايَتِكَ وَ
قَضَائِكَ ۝

اللَّهُمَّ صَيِّرْ قَلْبِي مُلَاحِظًا مَا فِي لَوْحِكَ حَتَّى يَصِيرَ قَلْبِي لَوْحًا مِّنْ
الْوَاحِكِ غَوَاطًا فِي أَنْوَارِكَ عَلٰى وَجْهِ الْمُرُورِ وَالتَّرْقِيِّ ثُمَّ الْحَقْنِي بِنُورِكَ
الَّذِي هُوَ الْطَفُّ الْأَنْوَارِ الْمَرْتَبِيَّةِ الْمُؤَصِّلَةِ وَ إِلَّا كَيْفَ طَاقَتِي بِالْمُعْرِفِ
الْقَهَّارِ ۝ (۲۳-۲۱:۲۵)

”اے میرے اللہ! تیرا نور ہر شے پر محیط ہے پس تو میرے دل اور لطیفہ برز کو
منور فرما کہ وہ مستعد ہو جائے۔ اور ان تجلیات میں، جو قاہر ہیں، غوطہ زن ہو جائے۔ یہ
تجلیات اجزاء کو جلا دینے والی بلکہ (اصل سے) ملا دینے والی، رہنما، ساتھی اور انسانی
صورت میں ڈھلنے والی ہیں۔ پس میں اللہ کے مشاہدہ میں مستغرق ہو کر اس سے لطف اندوز
ہو جاؤں۔ اور عظیم انوار میں سے ایک نور میں داخل ہو جاؤں۔ اور میں برز و روح کے
ساتھ تیری ذات کی تجلیات اور اس کے پردوں میں قیام پذیر ہو جاؤں۔ اور یہ سب اس
طرح ہو کہ میری شخصیت اور میرا بدن، میرے برز اور روح کے اس جذب و استغراق کو

پسندیدہ سمجھے اور وہ اطاعت گزار، خوشگوار، شاکر، صابر اور تسبیح خوان بنتے ہوئے ان انوار عالیہ کو قبول کرے۔ آمین!

اے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے، سب نے تیری طرف ہی لوٹنا ہے، مجھے اخلاق محمدیہ سے متصف فرما جن سے تیرے اولیاء متصف ہیں۔ اور تو نے ہی آسمانوں میں ان ارواح و انوار کو پیدا فرمایا ہے جو تسبیح و تقدیس سے تیرے ارادہ کے مطابق، تیری علمی صورتوں سے پیدا ہونے والی کیفیات سے متصف ہیں۔

اور تو نے انہیں اچھی صورتیں عطا کی ہیں ایسے کہ نہ ہی تو ان کا مواخذہ ہوتا ہے نہ ان کا رابطہ کتنا ہے اور نہ ہی ان کو موت آتی ہے مگر جب تو چاہے۔ اور ان پر ادنیٰ یا اعلیٰ میں سے کوئی بھی غالب نہیں آسکتا سوائے تیری ہیبت اور جلال کے۔ انہیں تیری تجلیات ڈھانپے رکھتی ہیں یہاں تک کہ ان کی اشکال اور شخصی و انفرادی صورتیں بھی مٹ گئیں اور وہ سب کے سب بغیر کسی تمیز اور تفصیل کے ایک ہی طرح کے کلی انداز پر آگئے۔ اور پھر جب تیری قدرت بعض کو بعض سے ممتاز کرتے ہوئے ہیئتوں اور شکلوں کی تخلیق کی طرف متوجہ ہوگی تو یہ سب کے سب میرے قلب، روح اور بدن سے روح واحد بن جائیں گے اور اس سے وہ کچھ صادر ہوگا جو اس کے حامل سے صادر ہو سکتا ہے۔

پس میرا قلب پیچھے رہ جانے والے غائب کی حضوری کا محتاج نہیں رہے گا بلکہ اسے ان میں دائمی عمل میسر ہوگا۔ اور میرا نفس ذکر کرنے والا ہوگا بلکہ میرے تمام اجزاء میں سے ہر ہر جزوہ کام کرنے والا ہوگا جو تو چاہے گا یہاں تک کہ میرا سننا تیرا سننا بن جائے گا اور میرا دیکھنا تیرا دیکھنا بن جائے گا اور میرا سہرا تیرا سہرا ہوگا۔

اے میرے اللہ! تو اس پر قادر ہے کہ میری ادنیٰ ترین حالت کو ایسی اعلیٰ ترین حالت بنا دے کہ اس میں ملکوتی آثار نمایاں ہوں اور اس سے ساتوں زمینوں میں رہنے والے محبت کرنے لگیں۔ اے اللہ! میرے لیے دہشت میں ڈالنے والے وحشی حیوانات کو

مسخر کر دے کہ ان کے بدنوں میں میرے لیے محبت و انس باقی رہے اور ہم معلوم کر لیں کہ ان کے اسرار ہم سے مختلف ہیں یا ہم جیسے ہی ہیں۔ پس ہمیں اشیا جیسا کہ وہ ہیں دکھا پھر اپنے اس بندے کے ذہن میں وہ صلاحیت پیدا فرما جس سے وہ نور بصیرت سے تیری ہدایت اور قضاء سے جاری اور وارد ہونے والے موافق یا مخالف حادثوں کو دیکھنے لگے جبکہ اس وقت اس کے خلاف میرے دل میں خطرہ پیدا ہو۔

اے اللہ! میرے دل کو اپنی لوح محفوظ کو ملاحظہ کرنے والا بنا دے یہاں تک کہ میرا دل تیری الواح میں سے ایک لوح بن جائے۔ جو تیرے انوار میں چلنے پھرنے والا اور ترقی کرنے والا ہو۔ پھر مجھے اپنے اس نور کے ساتھ وابستہ کر دے جو تمام انوار سے لطیف تر، قابل دید اور وصل عطا کرنے والا ہے۔ ورنہ میرے لئے قہار کی معرفت کی قدرت و طاقت کیسے ہو سکتی ہے!

قرآن کا جزو بدن بن جانا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَ مُوسَى نَجِيِّكَ وَ عِيسَى رُوحِكَ وَ كَلِمَتِكَ وَ بِتُورَةِ مُوسَى وَ إِنْجِيلِ عِيسَى وَ زَبُورِ دَاوُدَ وَ فُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْتَهُ أَوْ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ أَوْ سَائِلٍ أَعْطَيْتَهُ أَوْ فَقِيرٍ أَعْنَيْتَهُ أَوْ غَنِيِّ أَفْقَرْتَهُ أَوْ ضَالٍِّ هَدَيْتَهُ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَهُ عَلَى مُوسَى وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَ عَلَى السَّمَوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَ عَلَى الْجِبَالِ فَارْتَسَتْ وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي اسْتَقَرَّ بِهِ عَرْشُكَ وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الْمُطَهِّرِ الْمُنَزَّلِ فِي كِتَابِكَ مِنْ لَدُنْكَ وَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَارَ وَ عَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَ بِعَظَمَتِكَ وَ كِبَرِيَّتِكَ وَ بِنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تَرْزُقَنِي الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

وَ تَخْلِطُهُ بِلَحْمِي وَ دَمِي وَ سَمْعِي وَ بَصْرِي وَ تَسْتَعْمِلُ بِهِ جَسَدِي بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ بِسْمِ اللَّهِ ذِي الشَّانِ عَظِيمِ الْبُرْهَانِ شَدِيدِ

السُّلْطَانِ (۳۱:۱۹)

”اے اللہ میں تجھ سے تیرے نبی محترم حضرت محمد ﷺ اور تیرے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تیرے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام، تیری روح اور تیرے کلمے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ کی تورات اور حضرت عیسیٰ کی انجیل اور حضرت داؤد کی زبور اور حضرت محمد ﷺ کی فرقان کے ساتھ سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ہر وحی جو تو نے اتاری اور ہر تقدیر، جس کا تو نے فیصلہ کیا اور ہر سائل جسے تو عطا کیا، اور ہر فقیر جسے تو نے غنی کیا اور ہر غنی جسے تو نے فقیر کیا اور ہر گمراہ جسے تو نے ہدایت دی، کے ساتھ سوال کرتا ہوں

اور تجھ سے اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتارا اور تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جب تو نے اسے زمین پر رکھا تو اسے قرار آ گیا، جب اسے آسمانوں پر رکھا تو انہیں استقلال مل گیا اور جب اسے پہاڑوں پر رکھا تو وہ زمین پر جم گئے۔ اور تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے سے تیرا عرش قرار پذیر ہوا اور تجھ سے تیرے اس پاکیزہ نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جسے تو نے اپنے پاس سے اپنی کتاب میں اتارا اور تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جسے جب تو نے دن پر رکھا تو وہ روشن ہو گیا جب رات پر رکھا تو وہ تاریک ہو گئی۔ اور تجھ سے تیری عظمت اور تیری کبریائی اور تیرے نور ذات کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے قرآن عظیم عطا فرما اور اسے میرے گوشت اور خون اور سماعت و بصارت میں ملادے اور اپنی قوت اور طاقت کے ساتھ میرے جسم کو اسکا عامل بنا دے۔ بیشک تیرے سوا کوئی طاقت اور قوت نہیں۔ اللہ ہی کے نام کے ساتھ (ہر کام کا آغاز و انجام ہے) جو عظیم الشان، عظیم البرہان اور شدید غلبہ اور تسلط والا ہے۔“

وَعَاوَا اسْتَعَاذُواكَ رَبِّ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشُّكِّ الْجَلِيِّ وَالشَّرِكِ الْخَفِيِّ وَالْجَلْبِيِّ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا رَحِيمَ كُلِّ صَرِيحٍ وَ مَكْرُوبٍ وَ يَاغِيَاثَهُ وَ مَعَاذَهُ سَخِرْلِي كُلَّ شَيْءٍ مِّنْ
مَّظَاهِرِهِ الرَّحْمِيَّةِ مِنْ فَلَكَيِّ وَ نَبِيِّ مُرْسَلٍ وَ وَلِيِّ مُرْشِدٍ وَ شَهِيدٍ مَّسْطُورٍ فِي كَلَامِ
إِلَهِي حَتَّى يُحِبُّونِي وَ يَنْصُرُونِي فِي الدِّينِ وَ الدُّنْيَا بِرَحْمَتِكَ لِلْعِبَادِ الْمُصْرِخِينَ
فِي دَعْوَاتِهِمْ وَ أَصْوَاتِهِمْ عِنْدَ نُزُولِ الْبَلَاءِ وَ التَّحَاقِ الدَّاءِ إِمَّا لِلْجِسْمِ كَأَنْوَاعِ
الْأَمْرَاضِ فَتُعْطَى الشِّفَاءَ السَّارِي فِي سَوَادِ الْأَدْوِيَةِ الْمُرَكَّبَةِ أَوْ الْبَسِيطَةِ وَ إِمَّا
لِلْبَوَاطِنِ الْحَسِيَّةِ حِينَ تَسْرِي الْهَوَاءُ فِيهَا مُعْتَمِدٌ لِلْأَهْوِيَةِ الْفَاسِدَةِ الْمُتَمَكِّنَةِ فِي
الْعُرُوقِ فَتُخْرِجُهَا بِرَحْمَتِكَ وَ شَفَقَةٍ دَاعِيَةٍ إِلَى حِكْمَةٍ نَاجِيَةٍ وَ تَرْحَمُ عَلَيَّ
السَّالِكِينَ الْمُتَوَجِّهِينَ إِلَيْكَ حِينَ تَسْبِقُ الْخَطَرَاتِ الْمَانِعَاتِ لِلرُّضُولِ الْمُدْنِيِّ
إِلَى رُوحٍ مُّطَهَّرٍ قُدُّوسِي أَوْ سُبُوْحِي فَتَزِيلُهَا مَمْحُورَةً فَطَهَّرْ مِنْ الْأَذْنَى إِلَى الْأَعْلَى
فَالْأَعْلَى حِينَ يَقُولُ عِنْدَكَ السَّالِكُ

وَ طَهَّرْنِي عَنِ الْخَطَرَاتِ كُلِّهَا صَغِيرَهَا وَ كَبِيرَهَا الْمَانِعَةِ لِتَقَرُّبِي
بِالْأَرْوَاحِ الْقُدُّوسِيَّةِ وَ لَوْلَمْ يَكُنِ الْإِجَابَةُ لِصَرِيحِ نَاسُوتِي أَوْ مَلَكُوتِي لَسَدَّ طَرِيقُ
الرَّحْمَةِ وَ فَرِحَتِ الشَّيَاطِينُ الدَّارِيَّةُ الْجَمَادِيَّةُ وَ الدِّينُ حُجِبُوا عَنْ رِعَايَةِ الْحُقُوقِ
الدُّنْيَوِيَّةِ وَ الْآخِرَوِيَّةِ الرَّحْمَانِيَّةِ فَالْجَنَّةُ رَحْمَةٌ وَ أَمَّا الدِّينُ سَعِدُوا فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ
وَ الْمَظَاهِرُ الرَّحْمَانِيَّةُ ذَرَّاتُهَا تَصْرُخُ وَ كُلُّ يَصْرُخُ وَ يَسْتَعِيثُ عَلَيَّ قَابِلِيَّتِهِ وَ
تَعَلَّقَهُ بِمَظْهَرٍ خَاصٍّ دُونَ خَاصِّ حَتَّى الْأَشْجَارِ وَ الْجَمَادَاتِ عَلَيَّ حَسْبِ
أَجْدَرِيَّتِهِ حَتَّى قُلْتُ وَ خَاطَبْتُ لِزَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الصَّرَاخِ وَ الدَّعْوَةِ إِلَى

الرَّحْمَةِ بِعَدَمِ الصُّرَاخِ لِسَبْقَةِ الرَّحْمَةِ الْأَيْقَةِ بِالنُّبُوَّةِ الصَّبْرِيَّةِ السَّابِقَةِ الْجَمَالِيَّةِ
 الْكَمَالِيَّةِ عِنْدَ الْفَرْعِ الْأَكْبَرِ وَهُوَ فِي عَيْنِ الرَّحْمَةِ لِتَقْدِيرِ النُّبُوَّةِ الَّتِي هِيَ عَيْنُ
 ظُهُورِ الْمَالِكِيَّةِ وَالسُّلْطَنَةِ الْمُجَرَّدَةِ عَنْ شَوَائِبِ الظُّلْمَةِ مِنْ تَعْيِنَاتِ الْمُقَيَّدَةِ
 وَالشُّهُوِّيَّاتِ الْمُتَعَدِّدَةِ وَ لَمْ يَكُنْ زَكَرِيَّا مَكْشُوفَ الْحَالِ فِي تِلْكَ الْحَالَةِ وَالْأَلَا
 لَمْ يَقْضُدْ إِلَى الصُّرَاخِ وَالِاسْتِعَانَةِ بَلْ مَنَعَ الْقَلْبَ عَنِ الدَّعْوَةِ الْحَقِيقِيَّةِ لِإِصَالِهِ
 إِلَى الْحَقِّ بِسَبَبِ ذَاكَ شَدِيدِ الْيَمِّ مُفْرَقِ لِلْهَيْئَةِ الْبَدَنِيَّةِ فَيَا إِلَهَ كُلِّ مَوْجُودَاتٍ أَنْتَ
 رَحِيمٌ إِرْحَمْ بِاسْتِعْدَادِ الْخَاصِّ حَتَّى أَتَرَقَّى فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَ بَرَهَةٍ مِنْ شَيْءٍ مَانِعٍ إِلَى
 جِسْمِي أَوْ قَلْبِي أَوْ غَلْبَةِ نَفْسِ أَمَارِيَّةٍ مُلْحَقَةٍ بِنَارِيَّةٍ وَ هَارِيَّةٍ (۲۳: ۲۸-۲۹)

”اے اللہ! میں تجھ سے ظاہر شک اور پوشیدہ شرک سے تیری پناہ طلب کرتا
 ہوں۔ اور ہر اس شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ
 نے پناہ طلب کی۔“

اے ہر فریادی اور آفت زدہ پر رحم کرنے والے! اس کے فریاد رس اور جائے
 پناہ! اپنی رحمت کے مظاہر میں سے ہر چیز کو میرے لئے مسخر فرما۔ چاہے وہ فلکی ہو، ملکی ہو،
 بنی و مرسل ہو، ولی و مرشد ہو یا شہید جن کا ذکر اللہ کے کلام میں لکھا ہے۔ یہاں تک کہ وہ
 مجھ سے محبت کرنے لگیں اور دین و دنیا (کے معاملات) میں وہ میری مدد کرنے لگیں۔ اے
 اللہ! بلا کے نزول اور بیماریوں کے لاحق ہونے پر اپنی دعاؤں اور صداؤں میں فریاد کرنے
 والوں پر تیری رحمت ہو! بلکہ مختلف جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہونے پر بھی۔ پس تو ہی
 مرکب یا بسیط دواؤں میں اور بلکہ حسی باطن میں بھی شفا کو جاری فرماتا ہے یہاں تک کہ
 اس کی تاثیر (بدن میں) رواں دواں ہو جاتی ہے جو بدن میں متمکن فاسد ہوا کو تیری
 رحمت، شفقت اور نجات عطا کرنے والی حکمت کے تحت تمام رگوں سے نکال دیتی ہے۔

اور تو ہی اپنی طرف متوجہ ہونے والے سالکوں پر رحم فرما! جب پاکیزہ، قدوسی، سبوحی روح سے ان کے وصال مدنی کے وقت ان کی راہ میں خطرات رکاوٹ بنتے ہوئے حائل ہو جائیں۔ پس تو ان خطرات کو زائل فرمادے اور مٹادے۔ پس تو پاکیزگی عطا کرتے ہوئے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی عطا فرما یہاں تک کہ سالک تیرے حضور التجا گزار ہو۔

اور مجھے ان تمام چھوٹے بڑے خطرات سے پاک کر دے جو ارواح قدسی سے میرے قرب میں مانع ہیں اور اگر کسی ناسوتی یا ملکوتی فریاد کرنے والے کے لئے تیری بارگاہ سے قبولیت نہ ہوئی تو اس سے رحمت کا راستہ بند ہو جائے گا اور ناری اور جمادی شیطین اس پر خوش ہوں گے اور وہ بھی اس پر خوش ہوں گے جو دنیوی اور اخروی (زندگی میں) رحمت سے حقوق کی رعایت (نہ کرنے) کے سبب محبوب کئے گئے۔ پس جنت رحمت ہے اور وہ لوگ جو سعادت مند ہیں، اللہ کی رحمت میں داخل کئے گئے۔ رحمانیت کے سارے مظاہر اس کے ذرے ہیں جو اس کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں۔

اور ہر کوئی اپنی قابلیت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مظہر سے دوسرے مظہر کی نسبت اپنے تعلق کی بنیاد پر اللہ کی بارگاہ میں فریاد کرتا ہے اور مدد طلب کرتا ہے۔ حتیٰ کہ پودے اور جمادات بھی اپنی اہلیت اور قابلیت کے لحاظ سے اللہ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں۔

جیسا کہ تو نے فرمایا اور حضرت زکریا سے ان کی فریاد اور طلب رحمت کی دعا کے وقت خطاب کیا۔ کہ ان کی دعا اس رحمت کے لئے نہ تھی جو نبوت کے شایان شان ہے۔ اور (وہ) شان ہے جمال و کمالات کے ساتھ اختیار کیا جانے والا صبر اور یہی تقدیر نبوت کے لئے عین رحمت ہے کہ یہ مالکیت اور سلطنت کے لئے عین ظہور ہے جو تعینات متیدہ اور شہوات متعددہ کے شاہے سے پاک ہے۔ اور حضرت زکریا پر یہ حال نہ کھلا ورنہ وہ فریاد اور طلب مدد کا ارادہ نہ فرماتے بلکہ اپنے دل کو حقیقی دعا سے روکتے تاکہ بدنی ہیئت کو

متفرق کرنے والی اس شدید تکلیف کے سبب وہ حق کے ساتھ وصال پا جاتے۔

پس اے کل موجودات کے معبود تو رحیم ہے! مجھے استعداد خاص عطا فرماتے ہوئے مجھ پر رحم فرما حتیٰ کہ میں کسی جسمانی یا قلبی مانع کے بغیر یا آگ سے ملانے والے اور آگ میں جلانے والے نفس امارہ کے غلبہ کے بغیر ہر لمحہ اور لحظہ میں ترقی کرتا رہوں۔“

علم و قدرت کا تعلق

اللَّهُمَّ قُدْرَتِكَ فِي الْأَرْضَيْنِ وَالسَّمَوَاتِ بِإِيجَادِ الْأَشْيَاءِ وَبَسْطِهَا وَ
بِحِكْمَتِكَ ثُبُوتِ الْأَمْرِ وَحِفْظِ الْقَلْبِ وَبَسْطِهِ وَكَشْفِ الْأُمُورِ الْغَيْبِيَّةِ وَالثَّبَاتِ
عَلَى كَشْفِ اللَّطَائِفِ الْمَغِيْبَةِ وَالْأُمُورِ الْعَطَائِيَّةِ فَاْمُدِّدْنِي بِرَقِيْقَةٍ مِّنْ رِّقَائِقِ
أَنْبِكَ لِتُخَاطِبَنِي كُلَّ ذَرَّةٍ مِّنْ ذَرَّاتِ الْوُجُودِ بِالْبَسْطِ أَسْأَلُكَ عَوْنًا عَلَيَّ
أُمُورِي يَا بَاسِطُ (۲۳:۲۶)

”اے اللہ! زمینوں اور آسمانوں میں اشیاء کی ایجاد اور ان کے پھیلانے میں تیری قدرت (ظاہر) ہے۔ اور امر کا ثبات، قلب کی حفاظت اور اس کی وسعت و کشادگی اور غیبی امور کا انکشاف، اور غیبی لطائف کے کشف پر ثبات اور عطا کے امور کا کشف تیری حکمت سے ہی ہے۔ پس اپنی محبت کے رازوں سے میری مدد فرما کہ ذات وجود کا ہر ذرہ وضاحت کے ساتھ مجھ سے ہم کلام ہو۔ اے باسط! میں اپنے تمام امور میں تجھ سے مدد کا سوال کرتا ہوں۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَاهِكَ وَبِعَيْنِ عِلْمِكَ وَبِعَيْنِ غُفْرَانِكَ وَ
بِفَاءِ فَضْلِكَ وَبِكَافِ كِبْرِيَاةِكَ وَبِلَامِ لَطْفِكَ وَبِيَاءِ يَقِيْنِكَ وَبِأَلْفِ
الْوَهِيْتِكَ وَبِضَادِ ضِيَاةِكَ وَبِزَاءِ زِيْنَتِكَ وَبِشِيْنِ شِفَائِكَ وَبِقَافِ الْقُدْرَةِ

وَالْإِحَاطَةَ وَبِلَامِ اللُّوْحِ وَاللُّطْفِ وَبِهَاءِ الْهَيْبَةِ وَالْهِدَايَةِ وَبِوَا وَالْوِلَايَةِ أَنْ تَجْعَلَ
 لِي قُدْرَةً وَإِحَاطَةً عَلَى دَقَائِقِ الْكَائِنَاتِ اللُّوْحِيَّةِ مُبْتَهَجًا بِبَاءِ الْهَيْبَةِ مُهْتَدِيًا هَادِيًا
 لِمَنْ هَدَيْتَهُ أَنْتَ الْهَادِي مَنْ اسْتَهْدَيْتَهُ يَا مَنْ تَنْزَعُ عَنْ جَمِيعِ الْجِهَاتِ وَ
 التَّغْيِرَاتِ وَالتَّعْطِيلَاتِ وَالْحَوَادِثَاتِ وَالنَّظِيرِ وَالصِّدِّ وَالْإِنْقِسَامِ وَالْعَدَدِ قُلْ هُوَ
 اللَّهُ أَحَدٌ يَا وَاحِدٌ فِي دَيْمُومِيَّةِ الْقَدِيمِ عَنْ غَيْرِ تَحْوُلٍ وَلَا تَجَسُّمٍ ۝

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَا وَالرُّوحَانِيَّةِ وَالْأَلِفِ الْمَعْطُوفِ الَّذِي هُوَ أَصْلُ
 النُّشْأَةِ الدَّوْرِيَّةِ وَبِحَاءِ الْحَيَاةِ الْأَزَلِيَّةِ وَبِدَالِ الدَّوَامِ الْأَبَدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ حَضَرٍ وَ
 وَقْتٍ وَعَدَدٍ وَلَا صَاحِبِيَّةٍ وَلَا وَلَدٍ أَنْتَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ ۝

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَحَدًا مِنَ الْأَحَادِ وَفَرْدًا مِنَ الْأَفْرَادِ وَ أُمْدَدْنِي بِنُشْأَةٍ مِنْ
 نُشْأَةِ الرُّوحَانِيَّةِ الْأَلِفِ الْمَعْطُوفِ حَتَّى أَخْرُضَ بِعَوْضِ ذَلِكَ بِجَاهِ الْمُقْرَبِينَ فِي
 الْأَفْرَادِ وَ أَحْيِ نَفْسِي بِنَفْعَةٍ حَكِيمِيَّةٍ مِنْ نَفْحَاتِكَ وَ رُوحَانِيَّةٍ مَمْدُودَةٍ بِعَظِيمِ
 الْإِمْدَادِ حَتَّى أَكُونَ رَاجِيًا مِنَ السَّعَادَةِ وَالْإِرْشَادِ وَ رَجِيهَا بَيْنَ عِبَادِكَ إِلَى يَوْمِ
 الْمَعَادِ

وَأَسْأَلُكَ بِصَادِ الصِّدْقِ وَالصَّبْرِ وَبِمِيمِ الْمُلْكِ وَالْمَجْدِ وَبِيَاءِ
 الْبِقْظَةِ وَالْيَقِينِ أَنْ تَجْعَلْنِي صَادِقًا صَادِقًا مَالِكًا مَجِيدًا مُمَجَّدًا بِالْبِقْظَةِ مُعْتَقِدًا
 بِالْيَقِينِ مَمْدُودًا مِنْ عَظِيمِ كَرَمِكَ وَ صِدِّيقًا مِنْ مَلَائِكَتِكَ اسْتَعِينُ بِهِ عَلَى
 صَلَاحِ أُمُورِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْآخِرَوِيَّةِ وَاجْعَلْ لِي عَوْنًا مِنْ غَيْرِ عَائِقٍ مُضِرٍّ إِلَى الْأَبَدِ ۝
 اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِكَافِ كِفَايَتِكَ حَتَّى لَا أَلْتَجِيَّ إِلَى أَحَدٍ مِنْ
 مَخْلُوقَاتِكَ وَ نَوْرِي بِنُورِ نُورَانِيَّتِكَ حَتَّى أَفُوزَ بِفَاءِ الْفُوزِ وَالنَّجَاةِ بَيْنَ
 عِبَادِكَ الْمُقْرَبِينَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا قَادِرٌ يَا مُقْتَدِرٌ قَدِرٌ لِي بِقَدْرِ

مَحَبَّتِكَ لِأَرْوَاحِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ فِي رُوحِي (۱۵:۲۳-۱۷)

”اے اللہ! میں تیری عظمت اور تیرے عزت و مرتبے اور تیرے علم کی عین اور مغفرت کی عین اور تیرے فضل کی فاء اور تیری کبریائی کی کاف اور تیرے لطف کی لام اور تیرے یقین کی یاء اور تیری الوہیت کی الف اور تیری ضیاء کی ضاد، تیری زینت کی زاء اور تیری شان کی شین اور تیری احاطہ کرنے لینے والی قدرت کی قاف اور تیری لوح اور لطف کی لام اور تیری ہیبت کی ہاء اور تیری ہدایت کی ہاء اور تیری ولایت کی واؤ کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ مجھے لوح محفوظ کی کائنات دکھا اور اس کا احاطہ اور قدرت عطا فرما۔ اور میں ہیبت کی باء کے ساتھ فرحان و شاداں اور ہدایت یافتہ بن جاؤں اور ہر اس شخص کے لئے جس کو تو ہدایت دینے والا ہے ہدایت دینے والا بن جاؤں بے شک جو بھی تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہے اسے تو ہی ہدایت دیتا ہے۔“

اے وہ جو تمام جہات، تغیرات اور تعطیلات سے اور حوادث سے اور مثال سے اور ضد سے اور تقسیم ہونے سے اور تعدد سے پاک ہے۔ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ہے، ایک ہے۔ اے وہ جو اپنی قدیمی شان دیومیت میں تغیر و تبدل اور تجسم سے پاک ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے وحدانیت کی واؤ اور الف معطوف کہ جو نشأۃ دوری کی اصل ہے اور حیات ازلی کے حاء اور کسی حصر، وقت، عدد اور بیوی اور بیٹے سے پاک ابدیت کے دوام کی دال کے ساتھ سوال کرتا ہوں تو ہی اللہ ہے! واحد اور احد!

اے اللہ! مجھے اپنا یکتائے روزگار اور یگانہ لوگوں اور انفرادی شان والے لوگوں میں سے ایک فرد بنا دے اور الف معطوف کی نشأۃ روحانی کی نشوونما کے ساتھ میری مدد فرما حتیٰ کہ میں اس کے ساتھ تیرے مقرب بندوں میں شامل ہو جاؤں اور میرے نفس کو اپنی مہکوں سے حکمت کی مہک اور مدد کی گئی روحانیت کی مدد کے ساتھ زندہ فرما۔ تاکہ میں سعادت اور ارشاد کا امیدوار بن جاؤں اور قیامت تک تیرے صاحب و جاہت بندوں میں

شامل ہو جاؤں۔

اے اللہ! میں تجھ سے صبر کے صاد کے ساتھ اور ملک اور مجد کی میم اور بیداری اور یقین کی یاء کے ساتھ سوال کرتا ہوں تو مجھے صادق اور صدوق، مالک، مجید اور صاحب عزت و مرتبہ بنا دے کہ مجھے بیداری (قلب و عقل) کے ساتھ اعتقاد میسر ہو۔ اور تیرے عظیم کرم کی مدد اور یقین میسر ہو۔ تو اپنے ملائکہ میں سے میرا صدیق اور ساتھی بنا دے کہ میں اس سے اپنی دنیاوی اور آخرت کے معاملات میں مدد طلب کروں اور میرے لیے تا ابد کسی ضرر دینے والی رکاوٹ کے بغیر مددگار اور ساتھی بنا۔

اے اللہ! تو میرے لئے اپنی کفایت کی کاف کے ساتھ کافی ہو جا۔ میں تیری مخلوق میں سے کسی سے بھی سوال نہ کروں اور مجھے اپنی نورانیت کے نور کے ساتھ منور فرما حتیٰ کہ میں فوز کی فاء کے ساتھ کامیاب ہو جاؤں اور مجھے اپنے مقرب بندوں میں داخل فرما اور نجات عطا فرما بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے قادر! اے مقدر! میری روح میں انبیاء اور اولیاء کی ارواح کی محبت کی قدر کے طفیل یہ مقدر فرما!

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا قَانٍ اور قربت الہیہ کا تصور

الْهَى خَلْقِكَ اَعْجَبُ الْخَلَائِقِ ثُمَّ بِحَيْثُ لَا يُمَانِلُ الْعَجَبُ رَبِّي مَلَكُوتِيَا
وَ لَا الْمَلَكُوتِيَا نَسُوتِيَا لِقَابِلِيَّةٍ تَجَلِيَاتٍ غَيْرِ مُتَاهِيَةٍ عَلَيَّ اَنْوَاعٍ قَادِرَةٍ عَلَيَّ
اِنْتِقَالَاتٍ تَفْصِيْلِيَّةٍ وَ اِضَافَاتٍ تَحْقِيقِيَّةٍ غَيْرِ سَاقِطَةٍ اِلَّا عِنْدَ لَمَعَانِ شُهُودِكَ فِي
الْمَرْتَبَةِ الْكَلِيَّةِ الْمُقْتَضِيَةِ لِهَلَاكِ الْكُلِّ فِي ذَاتِكَ فَلَا يَبْقَى اِلَّا وَجْهَكَ وَ
ذَاتَكَ ثُمَّ اَرَدْتُ خَلْقَهَا عَلَيَّ هِيََا كِلَيْهَا وَ تَشْكَالَتِيهَا خَرَجَ مِنْهُ كُلُّ نُورٍ لِكُلِّ اَحَدٍ
مُتَعَلِّقًا بِكُلِّ شَخْصٍ فَيَصِيرُ كُلُّ عَلَيَّ الْهَيْئَةِ الْاَوَّلِيَّةِ مِنْ غَيْرِ نَقْصٍ فِي عَرَضٍ مِنْ
الْعَوَارِضِ اِلَّا مَا اَرَدْتُ فُصُوْرَهُ وَ نَقْصَانَهُ (۳۲:۲۵)

”اے میرے اللہ! تیری تخلیق سب مخلوق سے عجیب تر ہے کیونکہ اس میں کوئی جبروتی کسی ملکوتی کے مثل نہیں اور نہ کوئی ملکوتی کسی ناسوتی کے مثل ہے، غیر متناہی تجلیات قبول کرنے، انہیں تفصیل کے ساتھ منتقل کرنے اور بغیر سقوط کے تحقیق کے ساتھ ان سے وابستہ ہونے کی قدرت رکھنے میں۔“

اور ان کا تجلیات کو قبول کرنا ضروری مرتبہ کلیہ میں تیرے شہود کے ظہور اور چمک کے وقت ہی ہو سکتا ہے۔ جو ہر ایک کے تیری ذات میں محو ہو جانے پھر منج ہوتا ہے۔ پس تیری ذات کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہے گا۔ پھر جب تو نے ان کے اجسام اور اشکال کے مطابق ان کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو مرتبہ کلیہ سے ہر ایک کا نور اس کے ساتھ الگ الگ متعلق ہوتے ہوئے برآمد ہوا۔ پس ہر ایک بغیر کسی نقصان یا عیب کے اپنی ہیئت اولیٰ پر چلا جائے گا سوائے اس کے کہ تو ان میں سے کسی کے لئے عیب یا نقصان کا ارادہ فرمائے۔“

اللَّهُمَّ اعْطِنَا أَمَلَ الرَّجَاءِ وَفَوْقَ الْأَمَلِ وَالْعَطَاءِ وَفَوْقَ الْعَطَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ صَاحِبُ الْعَطِيَّةِ ۝ إِلَهِي حَقِّقْ بَاطِنِي بِسِرِّ هُوِيَّتِكَ وَافِنِ مِنِّي أَنَا نَيْتِي إِلَى أَنْ أَصِلَ إِلَى هُوِيَّةِ ذَاتِكَ الْعَلِيَّةِ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ أَفِينِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ غَيْرِ ذَاتِكَ وَخَفِّفْ عَنِّي ثِقْلَ كَثَائِفِ الْمَوْجُودَاتِ وَامْحُ مِنِّي نُقْطَةَ الْغَيْرِيَّةِ لِأَشَاهِدَكَ وَ لَا أَرَى غَيْرَكَ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا هُوَ لَا سِوَاكَ مَوْجُودٌ لَا سِوَاكَ مَعْبُودٌ لَا سِوَاكَ مَقْصُودٌ يَا وَاجِدَ الْوُجُودِ يَا وَاجِبَ الْوُجُودِ يَا مَنْ بِفَضْلِهِ لِفَضْلِهِ نَسْتَلُكَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ ۝ (۱۸: ۳۹-۴۰)

”اے اللہ! ہمیں ہماری امید عطا فرما اور امید و اندازے سے زیادہ عطا فرما۔ اور ہر عطا سے بھی زیادہ عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ تو ہی عطا کرنے

والا ہے۔ اے میرے اللہ! میرے باطن کو اپنی ہویت کے راز سے پائیدار بنا دے اور میری انانیت کو فنا کر دے تا آنکہ میں تیری بلند مرتبہ ذات کی ہویت کے ساتھ واصل ہو جاؤں۔

اے وہ جس کے مثل کوئی شے نہیں! مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر شے سے فنا عطا کر دے اور مجھ سے موجودات کی کثافتوں کا بوجھ ہٹا دے اور مجھ سے غیریت کا نقطہ مٹا دے تاکہ میں تجھے دیکھوں اور تیرے سوا کسی کو نہ دیکھوں۔ اے! اے! اے! اے! اے! اے! تیرے سوا کوئی موجود نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیرے سوا کوئی مقصود نہیں۔ اے وجود کو وجود عطا کرنے والے! اے واجب الوجود! اے کہ جس کے فضل سے ہی ہم اس کے فضل کا تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ (تو ہی) جلد از جلد (ہماری دعا قبول فرما)!

تکمیل اوقات و آفات

إِلَهِي قَدْ تَمَّتِ الْحَرَكَاتُ فِي الشَّخْصِيَّاتِ وَ السَّكِينَاتِ فَكَمِّلْنِي الْآنَ
وَ الْآبِي حَتَّى أَتَصَرَّفَ كُلًّا فِي مَرْكَزِهِ وَ مَحَلِّهِ مَعَ بَصِيرَةٍ عَرَّافَةٍ لِجُزْئِيَّاتِ لَاحِقَةٍ
مُنْدَرَجَةٍ تَحْتَ وِلَايَةِ كُلِّيَّةٍ بِحَيْثُ يُوَافِقُهَا الْوِلَايَةُ الْأَقْطَابِيَّةُ وَالْأَوْتَادِيَّةُ مَعَ فُنُونِ
طُرُقِهَا طَاوِيَةً لِعِلْمِي الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ مِنْ ظَاهِرِ هِمَا ۝ اللَّهُمَّ كَمِّلْ أَوْقَاتِي وَ تِمِّمْ
أَنَاتِي بِحَيْثُ تُخَالِصُهُ عَنْ تَشْوِيْشَاتِ خَطَرَاتِي وَ وَسَاوِسِ خَنَاسِي ۝ اللَّهُمَّ
بِنُورِكَ السَّاطِعِ فِي بَدْنِي حَتَّى تَمَلَأَ عُرْوِقِي وَ أَمْعَائِي وَ يَخْرُجَ مِنْ خَدَقَةِ بَصْرِي
شِعَاعٌ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ وَ يَصِيرُ نَحْوَ الْعَلْتِ غِذَاءً لِمَنْ يُقَابِلُ بِهِ وَ يَسْتَرْ شِدْهُ هَذَا
مِنْ إِعْطَائِكَ وَ إِقْدَارِكَ (۲۹:۲۳)

”اے اللہ! تمام شخصیات اور ان کے لئے باعث تسکین امور پر مبنی سرگرمیاں پوری ہو گئیں۔ پس اب مجھے بھی مکمل فرما دے کہ میں ہر ایک (امر) میں اس کے (اپنے)

مرکز و محل (ذوق) تک رسائی پاتے ہوئے تصرف کر سکوں۔ اس طرح کہ مجھے وہ روشن بصیرت میسر ہو جو ہر امر کی جزئیات سے متعلق ہے اور ولایت کلی کے تحت موجود ہے۔ مجھے وہ معرفت دے جو ولایت اقطابی و اوتادی کے تمام طرق کی جزئیات کے موافق ہو۔ جو ظاہراً ان دونوں (ولایتوں) کے لحاظ سے میرے علم ظاہر اور علم باطن سے مخفی ہے۔

اے اللہ! میرے وقت کو مکمل کر دے اور مرے ہر لمحہ کو اس طرح پورا کر دے کہ وہ میرے خیالات کی تشویش اور میرے خناس کے وسوسوں سے پاک ہو جائے۔

اے اللہ! اپنا روشن نور میرے بدن میں جاری و ساری فرما کہ اس سے میری رگیں اور عضلات معمور ہو جائیں اور میری آنکھوں کی سیاہی سے وہ شعاع نکلے جو ہر شے کا احاطہ کرنے والی ہو اور میرے سامنے آنے والا ہر بے مقصد راستہ (امر) با ثمر ہو جائے۔ اور میں تیری عطا اور قدرت و غلبہ سے ہی یہ ہدایت طلب کرتا ہوں۔“

اللَّهُمَّ أَنْتَ تُعْطِي مَا يَسْأَلُ عَبْدُكَ فَطَهِّرْنِي عَنِ الْخَطَرَاتِ كُلِّهَا
صَغِيرِهَا وَكَبِيرِهَا حَتَّى يَسْتَعِدَّ قَلْبِي لِمُشَاهَدَتِكَ عَلَى وَجْهِ الْإِسْتِغْرَاقِ مُتَلَدِّذَا
بِجَمَاعِ رُوحِي مُنَزَّهٍ عَنِ نَفْسِي وَآخَافٍ فِي نَفْسِي غِنَاءً مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَّا إِلَيْكَ
مِنْ حَيْثُ الدَّاتِ الْوَاحِدِيَّةِ سَائِرًا فِي لَمَحٍ دُونَ لَمَحٍ فِي نُورٍ دُونَ نُورٍ رَأْيَا لِكُلِّ
مَوْجُودٍ فِي عَيْنٍ مَشْهُودٍ فِي ذَلِكَ النُّورِ ○ (۵۵:۲۵)

”اے اللہ! تو ہی اپنے ہر سوال کرنے والے بندے کو عطا کرتا ہے! پس مجھے تمام چھوٹے بڑے خطرات سے پاک کر دے حتیٰ کہ میرا دل اس قابل ہو جائے کہ استغراق کی حد تک تیرا مشاہدہ کر سکے اور یہ روح کے ساتھ ملتے ہوئے لطف اندوز ہو سکے اور نفس سے پاک ہو جائے۔“

اور میں اپنے دل میں اس شخص سے ڈرتا ہوں جو ذات واحدیت کے حوالے

سے صرف تیرا ہی محتاج ہے، اور میرے قلب کو ہر لمحے میں بغیر کسی لمحہ کو نظر انداز کئے، ہر نور میں بغیر کسی نور کو نظر انداز کئے، ہر موجود کے عین مشہود اور اس نور میں دیکھنے والا بنا دے۔“

تصرف فکر کرتا ہے: تصوف کی سائنسی بنیادیں

اللَّهُمَّ مَنْ فِي الْأَرْضِ تَجَلِيَاتِكَ وَ كَمَا كَانَ كُلُّ عَلَى وَجْهِ الْكُلِّيَّةِ بِحَيْثُ
صَارَتْ الْمَاهِيَّاتُ مُخَالَفَةً فِي الْأَنْوَاعِ وَالْأَشْخَاصِ حَتَّى نُسِبَ إِلَى السَّفْهِ مَنْ
أَطْلَقَ وَاحِدًا مِنْ تِلْكَ عَلَى الْوَاحِدِ الْآخِرِ إِلَّا مَنْ أُرْشِدَ بِإِرْشَادِكَ ○ اللَّهُمَّ
أَطْلِعْنِي عَلَى مَا فِي قُلُوبِ عِبَادِكَ مِنَ الْأَسْرَارِ الَّتِي أَوْدَعْتَهَا فِيهَا بِقَبْضَةِ
قُدْرَتِكَ وَ حُلُولِ الْهَامَاتِ مَلَكُوتِكَ ○ اللَّهُمَّ صَيِّرْنِي لَطِيفًا بِحَيْثُ يَنْفَعُ
فِكْرِي وَ تَصَرُّفِي فِي كُلِّ لَطِيفٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُحَسَّ وَارْكَزِ النُّورَ الْفَرْعِيَّ الْحَاصِلَ
مِنْ قَيْضَانِ بَرَّاقَةِ رُوحِي فِي كُلِّ ظُلْمَانِي وَ نُورَانِي مِنْ غَيْرِ فَقَدْ خَاصِيَّةٌ مَوْهُوبَةٌ
مِنْ حَضْرَتِكَ فَسَخِّرْ لِي كُلَّ شَجَرٍ وَ مَدْرٍ بِحَيْثُ أَشَاهِدُكَ فِيهِ مِنْ غَيْرِ عَائِقٍ
شَخِصِهِ وَ صَلَابَتِهِ آمِينَ ط

يَا رَحِيمَ كُلِّ صَرِيحٍ وَ مَكْرُوبٍ وَ غِيَاثَهُ وَ مَعَاذَهُ سَخِّرْ لِي كُلَّ شَيْءٍ مِنْ
مَظَاهِرِ الرَّحْمِيَّةِ مِنْ فَلَكَيِّ وَ مَلِكِي وَ نَبِيِّ مُرْسَلٍ وَ وَلِيِّ مُرْشِدٍ وَ شَهِيدٍ مُسْطُورٍ
فِي كَلَامِ الْإِلَهِيِّ حَتَّى يُجِبُونِي وَ يَنْصُرُونِي يَا رَحْمَنَ الدِّينِ وَ الدُّنْيَا رَحْمَتِكَ
لِلْعِبَادِ الْمُصْرِحِينَ فِي دَعْوَاتِهِمْ وَ أَصْوَاتِهِمْ عِنْدَ نُزُولِ الْبَلَاءِ وَ التَّحَاقِ الدَّاءِ إِمَّا
لِلْجِسْمِ كَأَنْوَاعِ الْأَمْرَاضِ فَتُعْطَى الشِّفَاءَ السَّارِي فِي سَوَادِ الْأَدْوِيَّةِ الْمُرَكَّبَةِ أَوْ
الْبَسِيطَةِ وَ إِمَّا لِلْبَوَاطِنِ الْحَسِيَّةِ حِينَ تَسْرِي الْهَوَاءُ فِيهَا مُعْتَمِدَةً لِلْأَهْوِيَّةِ الْفَاسِدَةِ
الْمُتَمَكِّنَةِ فِي الْعُرُوقِ فَتُخْرِجُهَا بِرَحْمَةٍ وَ شَفَقَةٍ دَاعِيَةٍ إِلَى حِكْمَةٍ نَاجِيَةٍ وَ تَرَحَّمِ

عَلَى السَّالِكِينَ الْمُتَوَجِّهِينَ إِلَيْكَ حِينَ تَسْبِقُ الْخَطَرَاتُ الْمَانِعَاتُ لِلْوُضُوءِ
الْمَدْنِيِّ إِلَى رُوحٍ مُطَهَّرٍ قُدُّوسِيٍّ أَوْ سُبُوحِيٍّ فَتَزِيلُهَا مَمْحُوَّةٌ فَطَهَّرُ مِنَ الْأَذْنَى إِلَى
الْأَعْلَى حِينَ يَقُولُ عِنْدَكَ السَّالِكُ (۲۵: ۳۳-۳۴)

”اے اللہ! جس کی زمین میں تجلیات ہیں۔ اور جو کلیت کے مرتبہ میں کل تھا
کہ (پھر) مختلف انواع اور اشخاص کی ماہیات ایک دوسرے سے مختلف ہو گئیں۔ سواب
اگر کسی نے ان میں سے ایک کا دوسرے پر اطلاق کیا تو وہ بے عقل قرار پایا مگر وہ جسے
تیری خصوصی رہنمائی سے ہدایت ملی۔

اے اللہ! تو نے اپنے بندوں کے دلوں میں اپنی قدرت کے غلبے اور عالم
روحانیت کے الہامات کے نزول کے سبب جن اسرار کو امانت رکھا ہے، مجھے ان سے
آگاہی عطا فرما۔

اے اللہ! مجھے اتنا لطیف بنا دے کہ میرا فکر اور تصرف ہر لطیف میں محسوس کیے
جانے سے بھی زیادہ (سرعت و موثریت کے ساتھ) نافذ ہو جائے۔ اور میری روح کی
چمک کے فیضان سے حاصل ہونے والے میرے فرعی نور کو ہر ظلمانی اور روحانی میں اتار
دے اس طرح کہ اس سے تیری بارگاہ سے عطا ہونے والی کوئی خاصیت بھی ختم نہ ہو۔ پس
میرے لئے ہر پودے (جاندار) اور پتھر (بے جان) کو اس طرح مسخر فرما دے کہ میں اس
کے تشخص یا سختی کے حائل و مانع ہوئے بغیر اس میں تیری جلوہ نمائی کو دیکھ لوں۔ آمین!

اے ہر فریادی اور آفت زدہ پر رحم کرنے والے! اس کے فریاد رس اور جائے
پناہ! اپنی رحمت کے مظاہر میں سے ہر چیز کو میرے لئے مسخر فرما۔ چاہے وہ فلکی ہو، ملکی ہو،
بنی و مرسل ہو، ولی و مرشد ہو یا شہید جن کا ذکر اللہ کے کلام میں لکھا ہے۔ یہاں تک کہ وہ
مجھ سے محبت کرنے لگیں اور میری مدد کرنے لگیں۔

اے دین و دنیا کے رحمٰن! بلا کے نزول اور بیماریوں کے لاحق ہونے پر اپنی دعاؤں اور صداؤں میں فریاد کرنے والوں پر تیری رحمت ہو! بلکہ مختلف جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہونے پر بھی۔ پس تو ہی مرکب یا بسیط دواؤں میں اور بلکہ حسی باطن میں بھی شفا کو جاری فرماتا ہے یہاں تک کہ اس کی تاثیر (بدن میں) رواں دواں ہو جاتی ہے جو بدن میں متمکن فاسد ہوا کو تیری رحمت، شفقت اور نجات عطا کرنے والی حکمت کے تحت تمام رگوں سے نکال دیتی ہے۔

اور تو ہی اپنی طرف متوجہ ہونے والے سالکوں پر رحم فرما! جب پاکیزہ، قدوسی، سبوحی روح سے ان کے وصال مدنی کے وقت ان کی راہ میں خطرات مانع ہوتے ہوئے حائل ہو جائیں۔ پس تو ان خطرات کو زائل فرمادے اور مٹادے۔ پس تو پاکیزگی عطا کرتے ہوئے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی عطا فرما یہاں تک کہ سالک تیرے حضور التجا گزار ہو۔“

۹۔ مختلف علوم و فنون کا بیان

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ آپ کے علم لدنی کا شاہکار ہے۔ آپ کی یہ تصنیف نہ صرف تصوف و طریقت کے اسرار و رموز کا بحر ذخار ہے بلکہ اس میں ہر علم و فن کا اجمالی تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً طب (جزو ۳ اور ۲۵: ۳۳، ۲۶: ۳۸)، نفسیات (۲۶: ۲۱، ۲۰: ۲۳، ۱۰: ۱۹)، علم الاشکال (۲۶: ۲۳)، علم الملبوسات (جزو ۴)، علم الانساب (جزو ۱: ۲۵، ۵: ۸-۹)، علم ریاضی (۲۷: ۳۳، ۳۲: ۲۷)، کونیات و ترتیب تخلیق (۲۷: ۱۵، ۲۰: ۲۲)، علم کتابت (۱۱: ۲۵)، علم الحروف (۷: ۱۰، ۶: ۳۶، ۶: ۱۷، ۳: ۱۴، ۱۹: ۱۵، ۲۳: ۲۰، ۲۲: ۱۵)، علم منطق (۱: ۲۳)، علم التاريخ (۱: ۳۰، ۳: ۶)، علم الموجودات (۲۵: ۹)، صور اجسام (۲۰: ۶) اور موضوعات فلسفہ مثلاً زماں (۲۰: ۱۹، ۲۶: ۳۳، ۲۷: ۲۲، ۱۳: ۲۲)، دوران فلک (۲۶: ۳۳)، حقیقت عدم (۳۰: ۳۲، ۱۰: ۱۶) جواہر، اعراض، مادہ (۱: ۱۹) و

غیر ہم کا بیان - مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کے مختلف اجزاء میں یہ بیان تعلیماتی اور اطلاقی انداز سے کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کا قاری اس سے نسبت کی برکت سے تمام علوم و فنون کا شناور ہو جاتا ہے۔ اس باب میں یہاں کچھ اقتباسات پیش کیئے جاتے ہیں:

۱۔ اصطلاحات کا بیان

۲۔ علم طب

۳۔ علم نفسیات

۴۔ علم الاشکال

۵۔ اقسام موجودات

۶۔ صور اجسام کی اقسام

۷۔ ماہیت زماں

۸۔ دوران فلک

اصطلاحات کا بیان

اللَّهُمَّ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهِ فَاجْعَلْنِي عَالِيًا عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ
الْوِلَايَةِ الْقُطْبِيَّةِ وَ الْأَوْتَادِيَّةِ ثُمَّ مِنْهَا إِلَى الْعِرْفَانِ فِي الْمَشَاهِدَاتِ الْمُتَنَوِّعَةِ الَّتِي
اِحْتَوَتْ بَيْنَ تِلْكَ الْعَكْسَاتِ حَتَّىٰ اَعَايِنَهَا مَعَ الْعَجَائِبِ فِي الْهَوَاءِ وَ الْبَدَائِعِ فِي
الْأَرْضِ وَ لَا تُقْصِرْنِي عَلَىٰ عُلُوِّ دُونَ عُلُوِّ أَنْتَ الْعَالِي الْمَطْلُوقِ اجْعَلْنِي شَبِيهَا
بِالْعُلُوبَاتِ حَتَّىٰ الْعَقْلِ الْأَوَّلِ مِنْ غَيْرِ قُضُورٍ فِي السَّلْسِلَةِ مَعَ بَقَاءِ الْقُوَّةِ فِي
الْإِعَادَةِ وَ التَّكْرُرِ فِي طَرِيقِ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ تَوَقُّفٍ وَ إِهْمَالٍ بَلْ بَطِّي زَمَانِي أَوْ

مَكَانِي فِي الصُّعُودِ وَ الْهُبُوطِ بِخِيَالِ صَاحِبِ بَلِّ بِفِعْلِ لِمَا أَنْتَ قَادِرٌ عَلَى تَصْعِيدِ
الْكَيْفِ وَ تَهْيِيطِ اللَّطِيفِ

يَا عَلَامَ الْغُيُوبِ فَلَا يَفُوتُ شَيْءٌ مِنْ حِفْظِهِ عَلِمْنِي بِتَعْلِيمَاتِ لَدُنِّيَّةِ
مُطَابِقَةٍ لِمَا فِي غَيْبِكَ وَ سِرِّكَ مِنْ مَوْضُوعَاتِكَ الْمُطْلَقَةِ وَ إِصْطِلَاحَاتِ كَلِمَةِ
مَرْبُوطَةٍ بِهَا مِثَالَاتٌ وَ جُزْئِيَّاتٌ وَ شَوَاهِدَاتٌ تَقَرَّرَتْ فِي أَدْهَانِ عِبَادِكَ
الْمُخْلِصِينَ مِنَ الْيَقِينِيَّاتِ الصَّادِقَةِ عَلَيْهَا أَوْلَا وَ آخِرًا مِنْ حَيْثُ أَنْمَا هِيَ فَاجْعَلْهَا
لِهَذَا الْعَبْدِ الدَّلِيلِ بِالْفِعْلِ مَلَكَةَ الْإِنْصَافِ وَ الْإِتِّصَالِ بِمُقَدِّمَاتِ أَوْلِيَّةِ ثُمَّ
مَشْهُورَاتِ مُسَلِّمَاتِ بِحَيْثُ تَحْصُلُ لَنَا مِنْ غَيْرِ تَوَقُّفٍ عَلَى شَرْطٍ أَوْ عِلَّةٍ بَلِّ
اجْعَلْ جَوْهَرِي وَ نَفْسِي النَّاطِقَةَ مَنْبَعَ بُحُورِ الْعُلُومِ الْغَيْبِيَّةِ الَّتِي الْبَسْتَانِيَّاتُ وَ
عَلَّمْتَنَا بِتَكْيِيفِ الْمَخَارِجِ بِإِرْشَادِ الْمُرْشِدِينَ لِلْمُسْتَرْشِدِينَ بِإِطْلَاقِكَ لَهَا حَيْثُ
سِئْتَ ثُمَّ فَهَمْنِي مَا فِي ذَاتِكَ مِنَ الْعُلُومِ الَّتِي هِيَ عُلُومٌ غَيْبِيَّةٌ مُطْلَقَةٌ لَمْ تَنْتَقِشْ
فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ مَحْفُوظًا فِي قَلْبِ عَبْدِكَ هَذَا وَ فِي خَزَانَةِ الْحِسِّ مُتَصَرِّفًا
تَفْصِيلًا جُزْئِيًّا حَيْثُ شَاءَ مِنْ غَيْرِ فَائِتٍ وَ لَا مُنْسِيٍّ بِحَيْثُ إِذَا كُرِّرْتَ عَادَتْ وَ
اسْتُحْضِرْتَ حَتَّى نَسْلُكَهَا فِي طَرِيقِ شَفِيهِةٍ قَلِيلَةٍ الْحُرُوفِ كَثِيرَةِ الْمَعَانِي
بِحَيْثُ نُدِيرُهَا مِنْ كُلِّ وَضْعٍ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ حَتَّى يُتِمَّ كُلُّ بَيْتٍ مِنَ الْأَدْبِيَّةِ
الْأَلِيَّةِ ثُمَّ الشَّرْعِيَّةِ الدِّينِيَّةِ يَا خَالِقَ الْأَنْطَاقِ وَ الْكَلِمَاتِ فِي الْمَخَارِجِ وَ
الْمَفْهُومَاتِ مَعَ رِعَايَاتِ الْقَوَائِنِ فِي الْقُلُوبِ كَوْنُهَا فِي قَلْبِي وَ أَرَكُزُهَا فِي نَفْسِي
مُوصِلَةً إِلَى تَصْدِيقَاتِ مَلِكِيَّةِ وَ تَصَوُّرَاتِ فَلِكِيَّةِ وَ قَضَايَا عَرُشِيَّةِ وَ بَدَائِعِ زُبْرِيَّةِ
حَتَّى اسْتَفْنِي مِنْ غَيْرِكَ سِوَى الْهَامِكِ ثُمَّ خَصَّصْنِي بِعُلُومِ أَوْدَعْتَهَا فِي قَلْبِ
خَيْرِ الْكَائِنَاتِ وَ أَبِ الْأَرْوَاحِ وَ نَحْنُ مِنْ أُمَّتِهِ وَ أَوْفِقْنِي عَلَى إِزَالَةِ مَوَانِعِ طُرُقِهَا وَ

حَوَادِثِ دُھُوْرِهَا وَ جَوَالِبِ اِسْرَارِهَا (۲۱:۳۵-۳۶)

”اے اللہ تیری رفعت و برتری ہر شئی سے بلند ہے۔ پس مجھے بھی ہر شے حتیٰ کہ ولایت قطبیہ اور اوتادیہ سے بھی بلند مرتبت بنا دے۔ پھر اس سے عرفان کے مختلف قسم کے مشاہدات کی طرف مجھے بلندی عطا فرما جو ان عکسوں اور پرتوؤں کے درمیان سمٹے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ میں ہوا کے عجائبات اور زمین کے انوکھے امور کے ساتھ ان کا معائنہ کروں۔“

اور مجھے محض ایک ہی قسم کی بلندی پر دوسری سے محروم رہتے ہوئے بند اور منحصر نہ فرمانا کہ تو ہی علی الاطلاق بلند و برتر ہے۔ مجھے علویات کے مشابہ بنا دے حتیٰ کہ عقل اول کے مشابہ، اس طرح کہ اس سلسلے میں کوئی قصور و کوتاہی نہ آئے۔ اور اس راستہ میں (میرے لئے سلسلہ کے) اعادہ و تکرار کی قوت بغیر توقف اور مہمل پن کے باقی رہے۔ بلکہ (سلسلہ کے اعادہ کے علاوہ میرے لئے) زمان و مکان بھی اوپر جانے اور نیچے اترنے میں سمٹ جائے، خیال صحیح بلکہ فعل کے ساتھ۔ تو ہی کثیف کو اوپر لے جانے اور لطیف کو نیچے لے آنے پر قادر ہے۔

اے غیب کو جاننے والے! کوئی بھی چیز جس کی حفاظت سے باہر نہیں! مجھے اپنی خاص بارگاہ سے وہ علم عطا فرما جو مطلق موضوعات کے متعلق تیرے سر کے مطابق ہو اور مجھے اصطلاحات کا وہ علم عطا فرما جس کے ساتھ تمام مثالیں، جزئیات اور شواہدات جزی ہوئی ہیں۔ اور اس کے ساتھ اول و آخر یقینات صادقہ جیسا کہ وہ ہیں تیرے مخلص بندوں کے ذہن میں قرار پذیر ہیں۔

پس اپنے اس ذلیل بندے کو مقدمات اولیہ اور مسلمہ مشروعات کے ساتھ عملی طور پر ملکہ انصاف اور ملکہ اتصال عطا فرما کہ ہم انہیں کسی بھی شرط یا علت یا توقف کے بغیر حاصل کر سکیں۔ بلکہ میرے جوہر نفس ناطقہ کو ان غیبی علوم کے سمندروں کا منبع

بنادے جو بطور لباس ہمارا احاطہ کئے ہوئے ہیں، یعنی ہمیں پوشیدہ کئے ہوئے ہیں۔ اور تو نے ہی اپنے ہدایت یافتہ اور ہدایت طلب کرنے والے بندوں کے ارشاد کے ذریعے ہمیں اپنے اطلاق کے ساتھ مخارج کی کیفیتوں کا علم عطا کیا، جیسا کہ تو نے چاہا۔

اے اللہ! پھر مجھے ان مختلف غیبی علوم کا فہم عطا فرما جو تیرے ذاتی علوم میں سے ہیں اور جو غیب مطلق ہیں۔ اور جنہیں تو نے ابھی لوح محفوظ میں بھی نقش نہیں فرمایا۔ تو ان علوم کو اپنے اس بندے کے قلب میں محفوظ فرما دے۔ اے اللہ! پھر انہیں میرے خزانہ حس میں محفوظ فرما کہ میں ان کے ذریعے (مختلف امور کے) تکرار، اعادہ یا سامنا کرتے وقت ان میں کسی کو نظر انداز کئے یا بھولے بغیر جزئیاتی تفصیل کے ساتھ تصرف کر سکوں، جیسا کہ تو چاہے۔

تاکہ ہم انہیں مختصر ترین طریق کے مطابق بیان کر سکیں ایسا طریقہ جس میں تھوڑے حروف لیکن معانی زیادہ ہوں، جیسا کہ ہم ہر لفظ کو وضع کرتے وقت ایک حرف کو دہراتے اور لوٹاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ادب عالیہ اور علوم دینیہ کا ہر کلمہ مکمل ہو جائے۔ اے مخارج میں نطق اور کلمات کو پیدا کرنے والے! پھر قوانین کی رعایت رکھتے ہوئے مفہومات کو پیدا کرنے والے یہ سب کچھ میرے قلب میں پیدا فرما اور اس کو میرے نفس میں مرتکز فرما دے کہ اس سے میں ملکی تصدیقات، فلکی تصورات، عرشی قضیوں اور کتابوں میں مذکور عجیب و غریب حقائق تک پہنچ جاؤں۔ حتیٰ کہ میں تیرے الہام کے علاوہ ہر غیر سے مستغنی ہو جاؤں۔

اے اللہ! پھر مجھے ان علوم کے ساتھ مخصوص فرما جو تو نے خیر کائنات ﷺ کے قلب اطہر پر اتارے اور ہم آپ ہی کے امت میں سے ہیں۔ اور مجھے توفیق عطا فرما کہ اس (مقصد) کے راستے کی رکاوٹوں اور زمانے کے حادثوں کا ازالہ کر سکوں اور ان اسرار کو سمجھنے اور جذب کرنے کا حوصلہ پاسکوں۔“

اللَّهُمَّ صَيِّرْنِي لَطِيفًا بِحَيْثُ يَنْفَعُ فِكْرِي وَ تَصَرَّفِي فِي كُلِّ لَطِيفٍ أَكْثَرَ
مِنْ أَنْ يُحَسَّ وَ ارْكَزِ النُّورَ الْفَرَعِيَّ الْحَاصِلَ مِنْ فَيْضَانِ بَرَّاقَةِ رُوحِي فِي كُلِّ
ظُلْمَانِي وَ نُورَانِي مِنْ غَيْرِ فَقَدْ خَاصِيَّةٌ مُؤَهَّبَةٌ مِنْ حَضْرَتِكَ فَسَخِّرْ لِي كُلَّ
شَجَرٍ وَ مَدْرٍ بِحَيْثُ أَشَاهِدُكَ فِيهِ مِنْ غَيْرِ عَائِقٍ شَخِصِهِ وَ صَلَابَتِهِ آمِينَ ط

يَا رَحِيمَ كُلِّ صَرِيحٍ وَ مَكْرُوبٍ وَ غِيَاثَهُ وَ مَعَاذَهُ سَخِّرْ لِي كُلَّ شَيْءٍ مِنْ
مَظَاهِرِ الرَّحْمِيَّةِ مِنْ فَلَكَيٍّ وَ مَلَكَيٍّ وَ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ وَ وَليٍّ مُرْشِدٍ وَ شَهِيدٍ مُسْطَوِرٍ
فِي كَلَامِ إِلَهِي حَتَّى يُجِبُونِي وَ يَنْصُرُونِي يَا رَحْمَنَ الدِّينِ وَ الدُّنْيَا رَحْمَتِكَ
لِلْعِبَادِ الْمُصْرِحِينَ فِي دَعْوَاتِهِمْ وَ أَصْوَاتِهِمْ عِنْدَ نَزْوِلِ الْبَلَاءِ وَ التَّحَاقِ الدَّاءِ أَمَا
لِلْجِسْمِ كَانُوا عِ الْأَمْرَاضِ فَتُعْطَى الشِّفَاءَ السَّارِي فِي سَوَادِ الْأَدْوِيَةِ الْمُرَكَّبَةِ أَوْ
الْبَسِيطَةِ وَ أَمَا لِلْبَوَاطِنِ الْحَسِيَّةِ حِينَ تَسْرِي الْهَوَاءُ فِيهَا مُعْتَمِدَةٌ لِلْأَهْوِيَةِ الْفَاسِدَةِ
الْمُتَمَكِّنَةِ فِي الْعُرُوقِ فَتُخْرِجُهَا بِرَحْمَةٍ وَ شَفَقَةٍ دَاعِيَةٍ إِلَى حِكْمَةٍ نَاجِيَةٍ وَ تَرَحَّمِ
عَلَى السَّالِكِينَ الْمُتَوَجِّهِينَ إِلَيْكَ حِينَ تَسْبِقُ الْخَطَرَاتُ الْمَانِعَاتُ لِلْوُضُوءِ
الْمَدْنِيِّ إِلَى رُوحِ مُظَهَّرٍ قُدُوسِي أَوْ سُبُوحِي فَتَزِيلُهَا مَمْحُورَةً فَظَهَّرِ مِنَ الْأَدْنَى إِلَى
الْأَعْلَى حِينَ يَقُولُ عِنْدَكَ السَّالِكُ ○

اللَّهُمَّ إِنِّي مُتَكَوِّنٌ مِنْ مَنِيَّ هَنِيٍّ مَحْفُوظٍ فِي الْهَيْئَةِ الْأُولَى حَتَّى رَبَّيْتَنِي
مِنْ غَيْرِ أَبِي وَ لَا أَخٍ شَفِيقٍ فَكَذَلِكَ إِرْحَمْ عَلَيَّ بِالْأَنْوَاعِ حَتَّى يَسْتَفْرِقَ نُورٌ
فَوْقِي وَ نُورٌ تَحْتِي وَ نُورٌ شِمَالِي وَ نُورٌ يَمِينِي وَ قَلْبِي مَمْلُوءٌ بِنُورٍ وَ صِيرْ عِدَائِي
مُسَخَّرًا وَ مُنْقَادًا لِي بِرَحْمَتِكَ فَلَا يَضُرُّنِي بَلْ حَوْلُهُ إِلَى نُورٍ لَطِيفٍ كَائِنٍ مِنْ
مُظَهَّرِ جَمَالِي رَحِيمِي وَ أَوْقِنِي عَلَى أَنْوَاعِ الرَّحْمَةِ اللَّائِقَةِ بِخَلْقِكَ أَمَا
بِدَعْوَةِ الْإِسْمِ الرَّحِيمِ أَوْ بِالذَّوَاءِ الشَّافِي أَوْ بِكِتَابَةِ صَحِيفَةِ مَجْفُورَةٍ فِي عُنُقِهِ أَوْ

مَخْلُوطَةٌ فِي شَرَابِهِ مُؤَثِّرَةٌ بِتَأْثِيرِ تَامٍ مِّنْ عِنْدِكَ يَا عَلَّامُ اِرْفَعْ اَنْوَاعَ الْاَلَامِ وَ اَنْتَ الشَّافِي فِي كُلِّ السَّاعَاتِ وَالْاَيَّامِ يَا رَحِيْمُ اَجِبْنِي اَمِيْنَ ۝ (۳۳:۲۵-۳۴)

”اے اللہ! مجھے اتنا لطیف بنا دے کہ میرا فکر اور تصرف ہر لطیف میں محسوس کیے جانے سے بھی زیادہ (سرعت و موثریت کے ساتھ) نافذ ہو جائے۔ اور میری روح کی چمک کے فیضان سے حاصل ہونے والے میرے فرعی نور کو ہر ظلمانی اور روحانی میں اتار دے اس طرح کہ اس سے تیری بارگاہ سے عطا ہونے والی کوئی خاصیت بھی معدوم نہ ہو۔ پس میرے لئے ہر پودے (جاندار) اور پتھر (بے جان) کو اس طرح مسخر فرما دے کہ میں اس کے تشخص یا سختی کے حائل و مانع ہوئے بغیر اس میں تیری جلوہ نمائی کو دیکھ لوں۔ آمین!

اے ہر فریادی اور آفت زدہ پر رحم کرنے والے! اس کے فریاد رس اور جائے پناہ! اپنی رحمت کے مظاہر میں سے ہر چیز کو میرے لئے مسخر فرما۔ چاہے وہ فلکی ہو، ملکی ہو، بنی و مرسل ہو، ولی و مرشد ہو یا شہید جن کا ذکر اللہ کے کلام میں لکھا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مجھ سے محبت کرنے لگیں اور میری مدد کرنے لگیں۔ اے دین و دنیا کے رحمٰن! بلا کے نزول اور بیماریوں کے لاحق ہونے پر اپنی دعاؤں اور صداؤں میں فریاد کرنے والوں پر تیری رحمت ہو! بلکہ مختلف جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہونے پر بھی۔ پس تو ہی مرکب یا بسیط دواؤں میں اور بلکہ حسی باطن میں بھی شفا کو جاری فرماتا ہے یہاں تک کہ اس کی تاثیر (بدن میں) رواں دواں ہو جاتی ہے جو بدن میں متمکن فاسد ہوا کو تیری رحمت، شفقت اور نجات عطا کرنے والی حکمت کے تحت تمام رگوں سے نکال دیتی ہے۔

اور تو ہی اپنی طرف متوجہ ہونے والے سالکوں پر رحم فرما! جب پاکیزہ، قدوسی، سبوحی روح سے ان کے وصال مدنی کے وقت ان کی راہ میں خطرات مانع ہوتے ہوئے حائل ہو جائیں۔ پس تو ان خطرات کو زائل فرما دے اور مٹا دے۔ پس تو پاکیزگی عطا

کرتے ہوئے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی عطا فرمایا یہاں تک کہ سالک تیرے حضور التجا گزار ہو۔

اے اللہ میں حقیر منیٰ سے بنایا گیا ہوں جو میری تخلیق سے پہلے اپنی پہلی حالت میں محفوظ تھا یہاں تک کہ تو نے بغیر باپ کے اور بغیر بھائی کے میری پرورش کی۔ میں اسی طرح مختلف اقسام کے ذریعے سے مجھ پر رحم فرما۔ یہاں تک کہ تیرا نور مجھے اوپر سے، میرے نیچے، میرے دائیں اور بائیں سے ڈھانپ لے اور میرا دل نور سے بھر جائے۔

اور میری غذا کو اپنی رحمت کے ساتھ میرے لیے مسخر اور تابعدار بنا دے تاکہ وہ مجھے کوئی تکلیف نہ دے بلکہ اسے جمالی مظہر سے وجود پانے والے نور سے بدل دے اور مجھے اپنی مخلوق کے لائق مختلف اقسام کی رحمتوں سے واقف فرما جو تیرے اسم رحیم کو پکارنے یا دعا کرنے یا لکھے ہوئے صحیفے کو گلے میں لٹکانے سے ملتی ہوں۔ یا پینے والی مشروبات میں ملی ہوئی ہوں اور تیری بارگاہ سے پوری اور مکمل تاثیر کی حامل ہوں۔ اے جاننے والے! مجھ سے ہر طرح کا دکھ اور درد دور کر دے اور تو ہی ہر لمحہ میں اور ہر دن میں شفا دینے والا ہے۔ اے رحیم میری دعا کو قبول فرما!

علم نفسیات

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ
تَحَلُّلِ الْمَنَسُوجَاتِ وَالْهَوَاجِسِ وَالنِّيَّاتِ وَمَا يَقَعُ فِي رُؤْيَا الْمَنَامَاتِ وَالْخِيَالِ
مِنْ أَوَّلِ الْخَلْقِ إِلَىٰ آخِرِهِمْ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَضْغِ الْأَفْوَاهِ وَرَمْسِ الْأَبْصَارِ وَعَدَدَ الْأَنْفَاسِ وَالْخَوَاطِرِ وَ
عَدَدَ تَرَادُفِ الْأَفْكَارِ وَعَدَدَ الْأَجْسَامِ وَالْجَوَاهِرِ وَعَدَدَ تَعَاقِبِ الدَّلَائِلِ وَ
الْأَخْبَارِ وَعَدَدَ الْأَفْوَاهِ وَالصُّدُورِ وَعَدَدَ الْأَصَابِعِ وَالْأَظْفَارِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْحُرُوفِ وَالنَّقْوَطِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ تَعَاقِبِ الْوَسَائِسِ وَالْأَوْهَامِ وَالشُّكُوكِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الظُّنُونِ وَالْخِيَالِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْأَشْبَاحِ وَالْأَرْوَاحِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْعُقُولِ وَالْعُلُومِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرُّئُوسِ وَالْوُجُوهِ (۲۶: ۴۱-۴۲)

”اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر صلوة و سلام نازل فرما، آراستہ کلام کی توضیح اور ابتداء تخلیق سے انتہاء تک خوابوں اور خیالوں میں واقع ہونے والے خیالات و نیات کی تعداد میں۔“

اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر صلوة و سلام نازل فرما، موہنوں کے چبانے، آنکھوں کی پلکوں، انفاس و خطرات (قلبیہ)، یکے بعد دیگر آنے والے افکار، اجسام و جواہر، یکے بعد دیگرے آنے والے دلائل اور خبروں، موہنوں اور سینوں، انگلیوں اور ناخنوں کی تعداد میں۔“

اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر صلوة و سلام نازل فرما، حروف اور نقطوں کی تعداد میں۔“

اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر صلوة و سلام نازل فرما، وسوسوں اور اوہام و شکوک کی تعداد میں۔“

اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر صلوة و سلام نازل فرما، گمانوں اور خیالوں کی تعداد میں۔“

اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر صلوة و سلام نازل فرما،
اجسام اور ارواح کی تعداد میں۔

اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر صلوة و سلام نازل فرما،
عقلوں اور علموں کی تعداد میں۔

اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر صلوة و سلام نازل فرما،
سروں کے اور چہروں کی تعداد میں۔“

علم الاشکال

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُصَوِّرُ لِلْأَشْكَالِ وَ مُشَكِّلُ دَقَائِقِ بَدَائِعِ الْأَشْكَالِ وَ
مُخْتَلِفُ تَصَوِّيرِ الْمِثَالِ وَ الْمُخْتَرِعُ تَصَاوِيرَهَا وَ تَرَكَيبَهَا أَسْأَلُكَ يَا مُبْدِعَ
مِثَالِهَا وَ مُصَوِّرَ الصُّورِ الْعُلُويَّةِ بِأَشْكَالِهَا وَ حَقَائِقِهَا مِنَ الْمَلِيحِ وَ الْقَبِيحِ وَ
الْجَمِيلِ وَ الْكُلِّ مِنْ فِعْلِكَ أَنْتَ مُبْدِعُ الْأَرْوَاحِ وَ مُخْتَرِعُ الْأَجْسَامِ أَسْأَلُكَ
بِسِرِّ إِمْدَادِكَ فِي الْعَوَالِمِ الْعُلُويَّةِ وَ السِّفْلِيَّةِ أَنْ تُزِيلَ عَنِّي الْأَلَامَ وَ الْأَسْقَامَ ○
اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ الْمَخْلُوقَاتِ بِنِعْمَةِ الْإِبْجَادِ أَسْأَلُكَ
بِسِرِّ هَذَا السِّرِّ اللَّطِيفِ أَنْ تُمَدِّنِي بِرَقِيقَةٍ مِنْ رِقَائِقِكَ وَ تَكْشِفُ لِي بِهَا عَنْ
حَقَائِقِ الْأَشْبَاحِ الصُّورِيَّةِ (۲۶: ۲۳-۲۴)

”اے اللہ تو ہی اشکال کی صورت گری کرنے والا، انوکھی شکلیں پیدا کرنے والا،
مجسموں کی مختلف تصاویر پیدا کرنے والا اور ان کی تصویروں اور ترکیبوں کا ایجاد کرنے والا
ہے۔“

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں! اے ان مثالوں اور مجسموں کے پیدا کرنے
والے، صور علویہ کی ان کی شکلوں اور حقائق کے ساتھ نقش گری کرنے والے! چاہے وہ

پرکشش ہوں یا بد صورت یا حسین و جمیل یہ سبھی تیری ایجاد و تخلیق سے ہیں۔

تو ہی ارواح کو از سر نو پیدا کرنے والا ہے اور اجسام کو ایجاد فرمانے والا ہے۔

میں تجھ سے علوی اور سفلی جہانوں میں جاری تیرے مسلسل فیض کے راز مخفی

کے طفیل سوال کرتا ہوں۔

کہ تو مجھ سے درد و آلام اور بیماریوں کو زائل فرمادے۔ اے اللہ تو ہی انعام

فرمانے والا اور کامل فضل و جود والا ہے۔ تو نے مخلوقات پر نعمت ایجاد کے ساتھ انعام فرمایا۔

میں تجھ سے اس سرلطیف کے سر کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے عمدہ رازوں

کے راز کے ساتھ میری مدد فرما اور ان کے ساتھ میرے لیے محسوس صوری حقائق کو منکشف

فرما۔“

اقسام موجودات

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مِيمٍ حَمْدِكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنِّي الْمَعْنَى الْمُحِيطَ

لِكُلِّ مَا فِي الْإِمْكَانِ مِنَ الْمَوْجُودَاتِ الْحِسِّيَّةِ وَالذَّهْنِيَّةِ وَالْعَيْنِيَّةِ وَالْعَقْلِيَّةِ وَالْ

الْقَلْبِيَّةِ وَالْقَالِبِيَّةِ مُنَاجَاةً تُقَرِّبُنِي بِهَا نَجِيًّا وَتُقِيمُنِي بَيْنَ يَدَيْكَ مَكَانًا عَلِيًّا وَ

تَجْعَلُنِي بِكَ قَادِرًا مَلِيًّا ○ (۹:۲۵)

”اے اللہ میں تجھ سے تیری حمد کے میم کے طفیل سوال کرتا ہوں!

کہ تو جملہ اشیاء امکانیہ یعنی موجودات محسوس، ذہنی، خارجی، عقلی، قلبی اور جسمانی

اشیاء پر محیط معنی کا میم ظاہر فرما۔

یہ ایسی مناجات و ہمکلامی ہو کہ اس سے تو مجھے سرگوشی کی حالت میں اپنے

قریب فرمائے اور مجھے اپنے حضور میں بلند مقام پر کھڑا کرے اور مجھے اپنی توفیق کے ساتھ

قادر اور غنی بنائے۔“

صور اجسام کی اقسام

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ حَسَبَ عَظَمَةِ حَقِيقَةِ الْعَلِيَّةِ وَ بَعْدِ
صُورِكَ الْعِلْمِيَّةِ الْإِلَهِيَّةِ وَالْكَوْنِيَّةِ وَ بَعْدِ أَرْوَاحِكَ اللَّطِيفَةِ الْمُجَرَّدَةِ الْعَقْلِيَّةِ
وَ النَّفْسِيَّةِ وَ بَعْدِ الصُّورِ الْمِثَالِيَّةِ الْمُطْلَقَةِ وَ الْمُقَيَّدَةِ وَ بَعْدِ صُورِ الْأَجْسَامِ
الْحِسِّيَّةِ الشَّهَادِيَّةِ وَ أَحْوَالِهَا وَ أَعْرَاضِهَا ○ (۶:۲۰)

”اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر صلوة و سلام نازل فرما ان کی عالی مرتبت حقیقت
کی عظمت کے مطابق اور اپنی علمی الہی اور کونی صورتوں کی تعداد میں،
اور اپنے ارواح لطیفہ، مجردہ، عقلیہ و نفسیہ کی تعداد میں اور صور مثالیہ مطلقہ اور
مقیدہ کی تعداد میں،

اور اجسام حسی ظاہری کی صورتوں اور ان کے احوال و اعراض کی تعداد میں۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بَعْدِ صُورِكَ الْعِلْمِيَّةِ الْإِلَهِيَّةِ وَالْكَوْنِيَّةِ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَ عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدِ أَرْوَاحِكَ اللَّطِيفَةِ الْمُجَرَّدَةِ الْعَقْلِيَّةِ وَالنَّفْسِيَّةِ ○
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدِ
الصُّورِ الْمِثَالِيَّةِ وَ الْمُطْلَقَةِ الْمُقَيَّدَةِ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى
آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدِ صُورِ الْأَجْسَامِ الْحِسِّيَّةِ الشَّهَادِيَّةِ (۴۱:۲۳)

”اے اللہ سیدنا محمد پر اور آل محمد پر صلوة و سلام اور برکات نازل فرما، اپنی صور
علمی الہی اور صور کونی کی تعداد میں،

اے اللہ سیدنا محمد پر اور آل محمد پر صلوٰۃ و سلام نازل فرما، اپنی ارواح لطیفہ،
مجردہ، عقلیہ اور نفسیہ کی تعداد میں۔

اے اللہ سیدنا محمد پر اور آل محمد پر صلوٰۃ و سلام نازل فرما، صور مثالی، مطلق اور
مقید کی تعداد میں۔

اے اللہ سیدنا محمد پر اور آل محمد پر صلوٰۃ و سلام نازل فرما، حسی اور ظاہری اجسام
کی تعداد میں۔“

ماہیت زماں

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى
تَارِيخِهِ فِي التَّوَارِيخِ وَ عَصْرِهِ فِي الْأَعْصَارِ وَ قَرْنِهِ فِي الْقُرُونِ ○ (۱۹:۲۰)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا
صَلَّى عَلَيْهِ الْمُصَلُّونَ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَ أَوَانٍ وَ وَقْتٍ وَ شَهْرٍ (۲۶:۲۳)

”اے اللہ سیدنا محمد پر اور آل محمد پر صلوٰۃ و سلام نازل فرما، اور آپ کی تاریخ پر
تمام تاریخوں میں اور آپ کے زمانے پر تمام زمانوں میں اور آپ کی صدی پر تمام
صدیوں میں۔“

اے اللہ سیدنا محمد پر اور آل محمد پر صلوٰۃ و سلام نازل فرما، اتنا صلوٰۃ و سلام جتنا
کہ تمام زمانوں، لمحوں، وقت اور مہینوں میں آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے والوں نے بھیجا۔“

دورانِ فلک

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ
دَوْرَانِ الْفَلَکِ (۲۶:۲۳)

”اے اللہ سیدنا محمد پر اور آل محمد پر صلوٰۃ و سلام نازل فرما، اتنا صلوٰۃ و سلام جتنا

کہ فلک کا دوران ہے۔“

۱۰۔ طریقہ محبوبیہ کا بیان

آپ نے کئی متوسلین کے استفسار پر اپنے طریق کے امتیازات کو طریقہ محبوبی قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا طریقہ محبوبی طریقہ ہے۔ یہ جلال و جمال کے اعتدال (۱۳:۲، ۱۴:۹، ۱۴:۲۸) اور براہ راست مشکوٰۃ نبوت سے اخذ نور پر مبنی ہے اس حقیقت کا اظہار آپ نے مجموعہ صلوات الرسول ﷺ میں یوں فرمایا:

اللَّهُمَّ ثَبِّتْنِي عَلَى شَرِيْعَتِكَ الْفَرَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ الْاَكْمَلِيَّةِ وَ طَرِيْقَتِكَ
الْمُوَصِّلَةِ اِلَى الْمَقَامِ الْاَحَدِيِّ التَّوْحِيدِيِّ بِحُرْمَتِهِ وَ عِزَّتِهِ وَ شَرَفِهِ وَ قَبُوْلِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۝ (۷:۲۰)

”اے اللہ! مجھے حضور اکرم ﷺ کی روشن و کامل شریعت اور مقام احدی توحیدی سے واصل کرنے والی آپ کی طریقت پر ثبات عطا فرما۔ اے اللہ! میری دعا کو آپ ﷺ کی عزت، شرف اور قبولیت کے طفیل قبول فرما۔“

اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنْ اَمْرَاضِ الْكُوْنِيْنَ وَ قَوْنِيْ عَنْ ضَعْفِ الدَّارِيْنَ بِحُرْمَتِهِ وَ
بِعِزَّتِهِ وَ قَبُوْلِهِ وَ شَرَفِهِ عِنْدَكَ وَ صَحْحِنِيْ وَ ثَبِّتْنِيْ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْفَرَاءِ
الْمُحَمَّدِيَّةِ الْاَكْمَلِيَّةِ الْاَنْوَرِيَّةِ الْاَجْمَعِيَّةِ وَ الْحَقِيْقَةِ الْحَقِيْقِيَّةِ وَ الْمَعْرِفَةِ الْعَارِفِيَّةِ
الْعِرْفَانِيَّةِ وَ ثَبِّتْنِيْ عَلَى السُّنَّةِ السُّنِّيَّةِ ۝ (۳:۲۰)

”اے اللہ! مجھے حضور اکرم ﷺ کی حرمت و عزت اور اپنے ہاں ان کی قبولیت و شرف کے طفیل تمام موجودات کی بیماریوں سے شفا عطا فرما اور مجھے دونوں جہان میں ان کے طفیل ضعف و ناتوانی سے تقویت عطا فرما۔“

اور میری دستگی فرما اور مجھے حضور اکرم کی روشن، محمدی، کامل تر، نورانی اور جامع ترین شریعت پر ثبات عطا فرما۔ اور حقیقت حقیقی اور عارفی و عرفانی معرفت پر ثبات عطا فرما۔ اور مجھے عالی شان سنت پر ثبات قدم رکھ۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِحُبِّ مَحَبَّتِهِ وَ مَحَبَّةِ قَبُولِهِ وَ قَبُولِ قَبُولِهِ قَبُولاً
كَامِلاً مُكْمِلاً وَ مُتَوَسِّلاً بِهَذَا الْحَامِدِ الْحَمَادِ الْمُحْمُودِ الْمُحَمَّدِ الْأَحْمَدِ أَنْ
تَشْفِيَنِي وَ تُقَوِّبِنِي شِفَاءً تَاماً كَامِلاً عَاجِلاً بَدَنِيّاً وَ قَلْبِيّاً وَ قُوَّةً ظَاهِرِيَّةً وَ بَاطِنِيَّةً وَ
تَجْعَلِنِي طَوِيلَ الْفِرَاقِ سَبِيلَ الْعُشَّاقِ فِي عِبَادَتِكَ وَ عُبُودَتِكَ وَ عُبُودِيَّتِكَ وَ
تُشَبِّتِنِي عَلَى الطَّرِيقَةِ الْخَاصَّةِ الْإِحْسَانِيَّةِ وَ الْمَعْرِفَةِ الْوَحْدِيَّةِ الْوَاحِدِيَّةِ
التَّوْحِيدِيَّةِ الْآحَدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ غَيْرِيَّةٍ وَ أَنَانِيَّةٍ وَ وَهْمِيَّةِ الْمُوهُومِيَّةِ وَ الْحَقِيقَةِ
الْمُحَمَّدِيَّةِ الْآحْمَدِيَّةِ الْآكْمَلِيَّةِ الْآجْمَعِيَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۲:۲۵)

”اے اللہ! بیشک میں تیری بارگاہ میں حضور اکرم ﷺ کی محبت اور محبت قبولیت اور قبولیت کامل و اکمل کا وسیلہ اختیار کرتا ہوں۔“

اور میں اس حامد و حماد و محمود اور محمد و احمد کا وسیلہ اختیار کرتا ہوں کہ تو مجھے شفا عطا فرما اور بدن، قلب، ظاہر اور باطن کی فوری شفا کے کامل و اکمل سے مجھے تقویت عطا فرما۔

اور تو مجھے اپنی عبادت، بندگی اور عبودیت میں لمبی جدائی والا اور اہل عشق کی راہ اختیار کرنے والا بنا۔

اور مجھے خاص طریقہ احسان اور وحدت واحدہ و توحید احدیت کی معرفت پر ثبات عطا فرما، کہ جس سے (مجھ میں) غیریت کا غیر، انانیت اور موہومی و ہمیت باقی نہ رہے۔

اور مجھے محمدی احمدی ﷺ اکمل اور اجمع حقیقت پر ثبات عطا فرما۔“

إِلٰهِيْ أَحْيِيْ رُوْحِيْ بِحَيَاةِ اَبَدِيَّةٍ وَ مَتَّعْ سِرِّيْ بِسِرِّكَ فِي الْحَضْرَاتِ
الشُّهُوْدِيَّةِ وَ الْمَشْهُوْدِيَّةِ بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ وَ اَطْلِقْ لِسَانِي بِالْعُلُوْمِ اللَّذْنِيَّةِ (۲:۲۵)
”اے اللہ! میری روح کو ابدی حیات سے زندہ فرما، اور میرے سر کو شہودیت
و مشہودیت کے ساتھ اپنے سر کی حضوری میں ربانی معارف کا نفع عطا فرما اور میری زبان
پر علم لدنی جاری فرما۔“

اشعار

حضور چھوہرویؒ نے احوال و مقامات اور تعلیمات و افکار کے بیان کے لئے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں مختلف مواقع پر اشعار بھی ارشاد فرمائے۔ ان اشعار کا انتخاب یہاں دیا جا رہا ہے۔ قلمی نسخے سے اشعار مرتب کرتے وقت صحت متن کا لحاظ ایک مشکل کام تھا، سو اس باب میں کسی بھی لغزش کا بار مرتب کے سر ہے۔

آپ نے حضرت محبوب ذوالجلال گل محمد کنگالؒ کی ایک رباعی کو عربی اور فارسی اشعار میں بیان فرمایا:

حضرت محبوب ذوالجلال گل محمد کنگالؒ کی رباعی

مد سے چھاتی جوش میں آئی دیکھو جی اب ابلی ہے
سمندر بندر ڈبکی کھائی دیکھو جی اب اچھلی ہے
پریت کو نگل گئی رائی، دیکھو جی اب اچھلی ہے
کنگال کے پردے میں ہے خدائی دیکھو جی اب نکلی ہے

عربی ترجمہ:

بخمر الحب فی الغلیان صدري
بحالی وانظروا فی الغلی حالی
فاستفرقت فی بحر عمیق
فراسی رافع انظر بحالی

فاکلت خردل جبلا عظیما
 ففانت فالنظروا اهل النوالی
 وکانت وحدة فی لبس کنگال
 فتظهر منه انوار الجمالی

فارسی ترجمہ

از شراب عشق حق، در جوش آمد سینہ من
 اے حریفان بنگرید، ایں جوش غلیانم ہنوز
 در محیط غوطہ خوردم، نیست پایانش پدید
 باوجود غرق، بربالائے طغیانم ہنوز
 بردہ است کوہ کلاں را، دانہ خردل بحلق
 مینماید قے، بہ بند اے عزیزانم ہنوز
 بود اندر پردہ کنگال، پوشیدہ خدا
 بنگرید اے عارفاں، گشتہ نمایانم ہنوز

☆☆☆☆☆

آورد گر خشت اول بر زمیں معمار کج
 گرساند بر فلک باشد ہمہ دیوار کج
 راستاں از سیرت کج، سیرتاں کج میشوند
 کفش گردد زاختلاط پائے ناہموار کج
 از تواضع کم نہ گردد رتبہ گردن کشاں

نیست عیبے گر بود شمشیر جوہر دار کج
 راست شو ہرگز نہ خواہی کج اگر آثار خویش
 سایہ افتد بر زمیں کج، گر بود دیوار کج
 رخت عالم جملہ برباد است از بنیاد کج
 راست چوں باشد دلے کسی را بود غمخوار کج
 راستی تیرہ ہیں، از دست تیر انداز راست
 با صفا قلب کماں زہ و ربود خمدار کج
 راز دل با راستان واصلان حق بگو
 حاذق انداز دست شاں یابد شفا بیمار کج
 رتبہ مہر پیش شاہاں از تواضع شد قبول
 چست حرف برنگینہ ہجلہ کجدار کج
 راست خواہی عبدالرحمن طالب راہ راست شو
 راستی از راستاں حق کے بود دیدار کج

☆☆☆☆☆

قدم آں بہ کہ در رہ خدا پیمودہ می باشد
 زمانے بہ کہ در ذکر خدا آسودہ می باشد
 بہر سوئے کہ می بینم، پچشم ماسای ماند
 ہمیشہ نقش او، در دیدہ مالودہ می باشد

زفیض مرشد کامل، مرا معلوم شد آخر
 کہ دائم مردم دنیا، بغم آلودہ می باشد
 زہے صاحب دلے، روشن ضمیرے، عارف کامل
 کہ بر درگاہ حق، پیشانی او سودہ می باشد
 بقربانی سر کوائے بگردد، دم مزن گویا
 اشارت ہائے چشم او مرا فرمودہ می باشد

☆☆☆☆☆

دم بدم دم را غنیمت داں و ہمدم شو بدم
 واقف دم باش دم را دمبدم بیجا دم

☆☆☆☆☆

ہر آں دم کہ این عمر بے یاد رفت
 دریغاً کہ آں عمر برباد رفت

☆☆☆☆☆

صرف شد عمرت بہ بحث نحو و صرف
 از علوم عشق ہم خواں یک دو حرف
 اے بلند از اوج گردوں موج احسان ثنا
 شمع دولت باد دائم زیب ایوان ثنا

☆☆☆☆☆

جستجو ہی میں ہوتا ہے وصل صنم
 لیکن تجھ کو پختہ جستجو نہیں

خوبصورت کیا ہے؟ گر سیرت نہ ہو
کاغذ کے پھولوں میں خوشبو نہیں

☆☆☆☆☆

اس کو رسولِ حق ﷺ نے کیا تھا دست بوس
اس واسطے زبانِ قلم میں شگاف ہے

☆☆☆☆☆

اخلاق رکھنا جگ میں، تسخیر ہے تو یہ ہے
دل خاک سے ملانا، اکیر ہے تو یہ ہے

☆☆☆☆☆

آمد تیری سن کے بجاں کھلے اڈیکن نین دونویں
تیرے ہجر فراقوں بھلے دو جگ والے چین دونویں
جان جہان شہود، احد جب ثابت تب قدیمین دونویں
ایہا آہا، آیا آہا، ہجر وصل سب لین دونویں
حرف مقطع اکھ مٹکا جان فیما بین دونویں

☆☆☆☆☆

الف:

اللہ، اللہ، اللہ پاک ہسی، اللہ پاک ہے پاک در پاک کنوں
فارغ خالی، فناہ بقا کولوں محو گم وچ ہستی اس چاک کنوں
ہست نیست جدوں، نیست ہست ہیگی ملیا تاج تدراج لولاک کنوں
راء الحق، انا الحق حق حق ہیگی، ملی عبد دی خاک در خاک کنوں

ب:

بت ساڈا نت بت پوجے، بن بت پوجے نہیں دیدار حاصل
بت پوجنا کفر ایمان ہے جی، بن بت پوجے نہیں آثار حاصل
بت پوجنا کم ہے عاشقاندا، بن بت پوجے نہیں انوار حاصل
بت کفر بن کفر زندیق عبدا، بن بت پوجے نہیں یار حاصل

ت:

تینڈڑے مکھ بن سکھ ناہیں جھب آوے بلیا واسطائی
تیرے مکھ نے سکھ آرام لٹیا چا بلاوے بلیا واسطائی
لکھ قتل کولوں سخت ہجر ہے ایہہ، گل لاوے بلیا واسطائی
حرمت میراندی انتظار تاہیں چانو اوے بلیا واسطائی

خ:

خبر تساڈڑے گرم والی ساڈے دل کلچڑے ورم کیتا
نالے طلب مطلوب دی گرمی نے جی سارے جان جہان نوں گرم کیتا
اول اوہو آہا، آخر اوہو ہوسی، اتھے پانی حباب دا بھرم کیتا
اتھے آوناں جاوناں سہل ناہیں جھگڑا کفر اسلام تے دہرم کیتا

ل:

لامکان مکان ساڈا، آہے قدسی فناہ میں بسم اللہ
کعبہ اقصیٰ تے بیت المعمور آہے، قبلہ عالم بقا میں بسم اللہ
رف رف پاک تے عرش قلب اتے ملیا عین مدعا میں بسم اللہ
اے عبدالرحمن یا نبی مرسل یا خود خدا میں بسم اللہ

۴:

مار نہ مار ، نہ مار پیا میرے مارنے دی دیت کون بھری
کریں قتل ناحق بیدوسیاں نوں، تیری گردن اتے میرا خون چڑھسی
میری لوتھ، بے پوست جلاد خانے، مذبوجی مقتولی نوں کون کھڑی
بدلے عبدالرحمن دے روز وصل وچ ہاویہ بحر دے کون سڑی

۵:

نذر نیاز میں جان منی، دے کے جان ایمان نوں لے لیاں
ساڈا دین ایمان ایمان تیرا، تیری جان ایمان نوں لے لیاں
بت بیچ کے بت خریدنا ہے، دے ایمان ایمان نوں لے لیاں
عبد کفر تے پوجا حق حق دے، بن مغاں ایمان نوں لے لیاں

۶:

ونج وائے ساڈا کہہ آئے، بعد ادب و نیاز سلام میرا
ہتھ بنھ پائیں ہو قدم چمیں، ونج کے درداندا دئیں پیغام میرا
من ذات صفات تے نبی ولی ، گلے ہجر دا پیا ہے دام تیرا
یا تے آ، یا پاس بلا پیا، کھلا سکدا عبد غلام تیرا

۷:

ہار ہاریت بے کرمی دے، لٹے ہار حمل تے لال چوڑا
ترٹی لڑی میں منہ دے بھار جھڑی، چناں موتی تے ہتھ لگے ریت کوڑا
دوہدی جھانک مارے میری جان ساڑے، ہتھ پکڑ مشعل تے بال موڑا
جسہ خار ببول ڈببول ہویا، بیج پھلاں تھیں عبد نوں ملیا بھورا

☆☆☆☆☆

اورادِ قادریہ سے متعلق آپ کے اشعار

آپ کی بغداد شریف تشریف آوری کے دوران سجادہ نشین دربار عالیہ غوث اعظم حضرت سید مصطفیٰ قادری بن حضرت سید محمد قادری بن سید عبدالعزیز قدس سرہ العزیز نے آپ کو وظائفِ قادریہ (درود کبریت احمر شریف، درود مستغاث شریف، اکسیر اعظم شریف اور اسبوع شریف) کا سماع کروایا اور اجازت عطا فرمائی۔ اس موقع پر آپ نے حضرت غوث اعظم کی شان میں منقبت کے یہ اشعار ارشاد فرمائے:

اے آنکہ خواہی قرب حق رو بر مزار شاہ دین
 سلطانِ دوراں ، قطبِ دین ، محبوبِ ربِّ الغلمین
 جذبِ فیوضِ ہر دو کون گر خواہی اے مردِ خدا
 بر روضہ اطہر برو فیضت رسد زان فیضِ دین
 محی الدین سلطانِ دین ہم قطبِ دین ہم غوثِ دین
 محبوبِ ربِّ الغلمین معشوقِ سید المرسلین
 یعنی ہرچہ یافتی می یابی در ہر دو جہاں
 علمِ حق و عینِ حق و وصلِ حق حق الیقین

آپ نے کبریت احمر کی سماعت اور اجازت کے بعد یہ اشعار ارشاد فرمائے:

اللہ اللہ ایں چہ احسانِ خدا
 در سر یک نعمتی دیگرِ علا

اے خدا قربان احسانت شوم
 ایں چه احسان است قربانت شوم
 آپ نے وظائف قادریہ میں سے ہر ایک کے فضائل و برکات کو اشعار میں

بیان فرمایا:

فتوح الازکار شریف

چوں موحد گشتی از اغیار، اذکارت فتوح
 می شود اے واصلا نور جسمت نیز روح
 ذکر حق را شیوہ خود ساز ہر دم صبح و شام
 تا شود مست و الست از جام عرفانی صبح

درود مستغاث شریف

الغیاث الغیاث مستغیثاں را فنا
 الغیاث الی حضرت اللہ تعالیٰ زان بقا
 استغاثہ چوں تو خواہی کن سوئے حق اے فنا
 درمیاں سازی وسیلہ احمد مختار را
 شافعی امت زہی مر مستغیثاں را پناہ
 رحمۃ للعلمین صلوا علیہ دائما

اسماء الحسنی شریف

طالب راہ بشنو زمن گوئم تمام
 حافظ اسماء الحسنی خدا بفضل عام

حور و غلمان و جنان باقصر ہائی مرتفع
در جز موعود بین بدہد بلاشک والسلام
من بیان فیض شان را از دل و جاں قاصر
در کلام اللہ و لہ الاسماء الحسنیٰ عظام

چہل قاف شریف

چہل قاف نہ کم تر از چہل کاف
باخلاص اجازت جملہ اوصاف
بفوق عرش استوی تحت الثریٰ سیر
بجملہ بحر و بر از قاف تا قاف
ہزاراں لاغر و ساغر بساقی
بشراب عشق وحدت نور اسلاف
دو کون و دین و دنیا کنی حاصل
عامل چہل قاف و چہل کاف

حزیمیانی شریف

حز دنیا، حز عقبی، حز جاں، حز جہاں
حز کونین، حز دارین، حز امین، حز ایمان
حز نفسی، حز ہوسی، حز شخصی، حز شہو
حز شیطان، حز انسان، حز سحراں، حز جان
حز کافی، حز شافی، حز لبس حرف مصاف
حز اولیٰ حز اعلیٰ، حز ہم، حز یمان

تغ براں تیز تبراں بالقب سیفی دعا
 عامل بے کیف سیفی لاف زن باشاہ شہاں

یازده اسباق شریف

بگردیدم	بملک	جسم	آفاق
نہ	کز	یازده	اسباق
افادات	و	افاضات	و کمالات
رسانندت	بتفرید	و	باطلاق
بتجرید	و	بتشہید	و بتوحید
بافتاح	و	باوہاب	و بارزاق
وصال	و عشق	و عرفان	اے یکے جو
بہی	الکونین	دان	ز اسباق و زطاق
بحمد	لہ	تعالیٰ	اللہ تبارک
عطا	باعبدالرحمن	شد	ہمہ اسباق

چہل کاف شریف

بشنو	اے	طالب	راہ	خدا	صاف
اگر	عامل	شوی	تو	در	چہل کاف
فوائد	یابی	ہم	مشہور	گردی	
زنور	تابندہ	تراز	کاف	تا	کاف
بفیض	ہر	دوعالم	بہرورہم	شوی	
بے	شبہ	بشنو	تو	بلا	لاف

نمیدانم چه نسبت دید حضرت
شهی جیلی بر مز قرب در کاف

کبریت احمر شریف

باسم اللہ ارح کبریت احمر

ز شاه جیلی صحیح کبریت احمر

شود موصل الی الحق ازین وسیله

که قربش از فصیح کبریت احمر

به فی الکوین عاشق را چه ہم غم

زورد خوال صبح کبریت احمر

بمس جسم را اکیر اکبر

طلاء سازد طرح کبریت احمر

چه بدتر، افقر، ابتر، کیمیا گر

باکیر ملخ، کبریت احمر

غنی، اغنی زعلوی و سفلی

که در قلبش فلح کبریت احمر

بقیود طریقت در حقیقت

فتوحش از رح کبریت احمر

نمی گویم، نه گفتن می توانم

شده نام شرح کبریت احمر

چو جستم سال طبعش یازده کم

که تاریخ از فتح کبریت احمر

﴿ ۲۹۳ ﴾

بفضل شاہ جیلاں عبدالرحمن
بخواں ورد و مدح کبریت احمر

☆☆☆☆☆

آپ کی تصانیف

شفاعت الکبائر شریف

قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں استغفار کی عظمت و فضیلت کو متعدد مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ شفاعت الکبائر شریف استغفار کی جامع و کامل صورت ہے۔ اس کی ترتیب میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس میں توبہ کی اقسام اسرار و رموز، لطیف اشارات اور حقائق و معارف بیان کئے گئے ہیں۔ طلب مغفرت کے باب میں شفاعت نبوی ﷺ اور آپ کے توسل کی اہمیت کو اس میں بطور خاص بیان کیا گیا ہے۔ شفاعت الکبائر کا مطالعہ نہ صرف گناہوں سے طلب مغفرت کا باعث ہے بلکہ ان احوال و مقامات اور حقائق و معارف سے آگاہی کا باعث بھی ہے جو گناہوں سے طلب مغفرت کا لازمی ثمر ہیں۔ اس کی تصنیف ۱۲ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ (۵ مارچ ۱۹۱۷ء) جمعۃ المبارک کو تکمیل پذیر ہوئی۔ شفاعت الکبائر شریف کو اوراد قادریہ رحمانیہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

حرز بسم اللہ شریف

آپ نے مجموعہ صلوات الرسول ﷺ میں مختلف مقامات مثلاً جزو ۲۴ کے صفحہ ۱۵ تا ۱۷ اور دیگر مقامات پر تسمیۃ القرآن کے معارف بیان فرمائے ہیں۔ تسمیۃ القرآن کے اسرار و معارف کو الفاظ کا جامہ پہنا کر حرز بسم اللہ ترتیب دی گئی ہے۔ بسم اللہ کی عظمت، برکت اور تاثیر قرآن حکیم و احادیث مبارکہ میں ظاہر و باہر ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّهُ مِنْ سَأْلِ مَنْ وَ إِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ (۳۰: ۲۷)

”بے شک وہ (خط) سلیمان کی جانب سے (آیا) ہے اور وہ اللہ کے نام سے

شروع (کیا گیا) ہے جو بے حد مہربان بڑا رحم فرمانے والا ہے۔“

تاریخ گواہ ہے کہ یہ مکتوب ملکہ سبا کے سرنگوں ہونے اور حضرت سلیمان کے سامنے اطاعت گزار ہونے کا باعث بنا۔ حرز بسم اللہ میں تسمیۃ القرآن کے انہی مختلف پہلوؤں کو تذکر و تفکر کے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اسے مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کے جزو اول میں بھی شامل کیا گیا ہے۔ بعد ازاں اسے بقیہ ۲۹ اجزاء کے شروع میں بھی مختلف پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

فتوح الازکار شریف

توحید کی تعلیم قرآن حکیم کی تعلیمات کا مرکزی نکتہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۗ لَا إِلَهَ

إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۱۸: ۳)

”اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور فرشتوں

نے اور علم والوں نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے

والا ہے اس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہے ۝“

فتوح الازکار میں قرآن حکیم کی ان تمام آیات کو قرآنی ترتیب سے جمع کر دیا

گیا ہے جن میں کلمہ توحید کا بیان ہے اس طرح قرآن حکیم میں بیان توحید کے جملہ

پیرائے ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں تاکہ قاری کو قرآن حکیم کے مضمون توحید اور اس کی

مختلف جہات سے آگاہی حاصل ہو سکے۔

صلوٰۃ العظمیٰ شریف

یہ حضور نبی اکرم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پر مشتمل ہے۔ ہر درود میں آپ کا ایک اسم مبارک لیا گیا ہے اور پھر اس اسم مبارک کی ایسی تشریح کی گئی ہے جو اس اسم مبارک کے حقائق و معارف کا جامع ہے۔ اس تشریحی بیان کی تائید میں ہر درود کے آخر میں قرآن حکیم سے ایک آیت مبارکہ بھی دی گئی ہے۔ اس طرح اپنے انداز ترتیب، بیان اور اسلوب کے اعتبار سے یہ ایک منفرد اور نادر مجموعہ صلوٰۃ و سلام ہے۔ اسے مجموعہ صلوات الرسول شریف کے جزو ۱۶ میں بھی شامل کیا گیا ہے۔

چہل کل شریف

یہ توحید کے بیان پر مشتمل ہے۔ اسے کتاب ہذا میں مجموعہ صلوات الرسول ﷺ کے انتخاب میں بیان کیا گیا۔

احسن الحسنیٰ فی شرح اسمائے حسنیٰ

اس میں تسمیۃ القرآن اور ۹۹ اسمائے الہی کی شرح، خواص و فضائل اور طرق ہائے زکوٰۃ بیان کئے گئے ہیں۔

سیاف شریف

اس میں چہل کاف شریف کے اسرار و معارف اور طریق قرات بیان کیا گیا

ہے۔

دیگر تصانیف

آپ کی دیگر تصانیف میں اوراد قادر یہ رحمانیہ تفسیر رحمانی، فیاض العارفین شرح ریاض الصالحین، محشی ابن ماجہ، شفاعت الکبریٰ، شرح حروف مقطعات شامل ہیں۔

ذکر اسم ذات کی برکات

اسم ذات یا اللہ (اے معبود برحق) کے ذیل میں آپ فرماتے ہیں:

”اسم ذات شریف سب اسمائے صفات کا مظہر منظر منبع مجمع و مخزن ہے جو کوئی اس کو چوبیس ہزار بار ہر روز ورد کرے ذاکر ہو اور اس کی کثرت بخیاں پاس انفاس شاعلی ہو وہ ذاکر الفکر ہے۔ اور جو کوئی جان جہان کو فانی منفی جان کر تقاضائے بشریہ رجزیہ حسریہ وہمیہ موہومیہ سے فارغ ہو کر ایک بے مثل، بیچوں و بے کیف و بے کنار کے نور میں ذرہ ذرہ کے ساتھ اللہ اللہ کے ذکر کا بے لسان ذاکر ہو کر بے گوش خواہ بتحیر الاصوات خواہ بصوت سرمدی الانحدی متسامع ہو، اس کا مرتبہ متحیر التحیر فوق التحیر بے تحیر ہے۔ اور اس محاصل محصول شدہ کو وہ کچھ حاصل ہو جو تقیدات ستہ سے پاک ہے اور اس بے قدرتی کو وہ قدرت بیچگونی مظہر ہے جس کے بیان سے قلم و زبان قاصر و حاسر ہے۔ اور بے پرواہی دو جہانی سے اس پروادار کے پروانے وہ پروا عطا کی جس کی بے پرواہی کے سبب دو جہان کے پروادار پروادار ہوں گے، مثلاً جیسا کہ نار سے آہن موثر تا رپر اثر نار ناری احکار اشد تراز نار بسوخت فرغت ہوتا ہے بس بس آگے جائے ادب شرعی ہے۔ فقط اتنا ہی شاع علیہ السلام سے مجاز ہے۔“ (احسن الحسنی ص ۲۳)

اسم ذات کا تحریری ذکر

اسم ذات کے تحریری ذکر کا طریق اور برکات بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے

ہیں:

”اسی کا بخدمت ابرار واجب الاسفار انظہار ہے جو کوئی ایک ہی حجرہ میں صائم الدھر بترتیب اعتکاف پاکیزگی ظاہر و باطن یعنی بطہارت جانی مالی لسانی لباس کاغذ سیاہی جائے نماز وغیرہ طیب و طاہر حلال باکمال ہو اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرے۔ بوقت فجر

انیس مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بخط عربی لکھ کر اور بشرط و تائید و تاکیدیکہ باللام اسم ذات شریف کے ملانے، بائیں طرف ہوا کرے نہ بالاجہت سے یا *اللہ* اور ہر خصوصیت تحریر ہاکی فقط اس طرح فوائد خلق اللہ کیلئے ہے نہ کہ علی الدوام علمیت کے واسطے۔ یہ قید ہے جب اس طریق سے سوا کروڑ تمام ہو، یہ درویش شاعلم کامل سراسر ہستی من کل الوجوہ فانی ہو کر باقی الباقی ہو اور اس کو حقیقت حقیقت حقی اور ارشاد وراثت محمدی احمدی ﷺ اصلی وصولی حصولی ہو۔ اور ظاہر میں تحت سلیمانی اور سلطنت و ہیبت سکندری حاصل ہو۔ اور حصول قدرت کاملہ شاملہ سے جو چاہے سو کرے جو چاہے سو ہو، ان اللہ علی کل شیء قدیر والحمد للہ رب العلمین۔“ (احسن الحسنی ص ۲۴)

اسمائے حسنی اور تعمیر کردار

آپ نے احسن الحسنی فی شرح اسمائے حسنی میں ہر اسم الہی کی شرح کرتے ہوئے ہر اسم مبارک کے ساتھ ان معارف کو بھی بیان فرمایا جن کا تعلق ہمارے کردار کی تعمیر سے ہے۔ ان سے چند اقتباسات یہاں دیئے جاتے ہیں:

یا رحمن (اے بہت بخشنے والے) یا رحیم (اے بہت مہربان): ”ان دونوں اسموں سے حق عارف کا یہ ہے کہ متوجہ ہوے اس کی جناب پاک کی طرف۔ اور توکل کرے اس پر اور مشغول رکھے باطن اپنا اللہ کے ذکر میں۔ اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے نظر رحمت سے نہ حقارت سے۔ اور کوشش کرے بچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت اور اچھی طرح سعی کرے حاجت روائی محتاج کے بقدر ہمت۔“

یا متبکر (اے بزرگ اور اے بے مانند): ”جب معلوم کر لیا کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے تو پرہیز کر قاذورات بشریہ اور شہوات نفسانیہ سے اور نہ آرام پکڑ محبت

غیر میں خواہشات نفسانی سے اس لیے کہ یہ کام جانوروں کا ہے۔ اگر رغبت کرے تو شریک ان کا ہوگا بلکہ تکبر کر ہر اس چیز سے کہ جو باز رکھے تیرے باطن کو حق سے۔ اور حقیر جان ہر چیز کا (سوال کرنا) سوائے جناب پاک اللہ اس کی کے۔ اور لازم پکڑ طریقہ تواضع و تذلل کا اور زائل کر تمام دعویٰ تکبر کا (عبادت باری تعالیٰ میں) تا نفس صاف ہو تمام اور صاف غیر اللہ سے اور اللہ تعالیٰ کی محبت قائم ہو۔ باقی نہ رہے ترے نفس کے اور غیر اللہ کے قرار۔“

یا خبیر (اے خبردار ہر چیز کے): ”جب جانا تو نے وہ میرے بھیدوں پر مطلع ہے اور جانتا ہے میرے دل کی باتیں تو تو بھی اس کو یاد رکھ اور بھول اس کے غیر کو۔ اور ہو تو پر ہیزگار گمراہی کی راہوں سے اور لازم کر لے اپنے اوپر ترک کرنا ریاء کا اور قبول کر لینا تقویٰ کا۔ اور مشغول ہو باطن کی درستی میں اور غفلت نہ کر اس میں اور امور دارین میں خبردار رہ۔“

یا وکیل (اے کار ساز بندوں کے): ”اس سے لازم بندے کو یہ ہے کہ ضعیفوں اور عاجزوں کے کام میں کوشاں ہو اور ان کی حاجت روائی میں ایسی سعی کرے کہ گویا ان کا وکیل ہے۔“

یا متین (اے مضبوط، استوار سب امور میں): ”قوت استواری بندے کی یہ ہے کہ خواہش و وساوس شیطانی پر غالب اور قوی رہے اور تمام امور دین چست و چالاک طور پر ادا کرے۔ احکام شرع میں سستی اور کاہلی کو راہ نہ دے۔“

یا واجد (ہر چیز کو پانے والا): ”اگر بندہ چاہے کہ میں غنی ہو جاؤں تب سعی کرے بیچ حصول تکمیل کمال ضروریہ کے تاکہ بے پرواہ ہو جاوے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماسوی اللہ سے۔“

یا منتقم (بدلہ لینے والا): آدمی کو چاہیے کہ جن دشمنوں سے بدلہ لے وہ دشمن
نفس و شیطان ہیں اور سزا ان دونوں کیلئے یہ ہے کہ ان کو سخت سزا دے۔ اگر گناہ سرزد ہو یا
عبادت میں قصور ہو تو ان سے انتقام لے تا کہ دونوں پشیمان ہوں۔“

یا جامع (سب کو جمع کرنے والا): ”جمعیت سالک کی یہ ہے کہ جمع کرے علم
و عمل اور کمالات نفسانی و جسمانی کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر و تسکین دلی اور جمعیت
مع اللہ کے:

در جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی
ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی“

یا باقی (ہمیشہ رہنے والا): ”حق بندے کا یہ ہے کہ ان اعمال، جملہ باقیات
الصالحات مانند مدرسہ اسلامیہ، مسجد، مسافر خانہ، کتواں، بند، پل بنوانے (میں کوشش
کرے) کہ ان کاموں کے کرنے پر خدا تعالیٰ کی رضامندی و خوشنودی ہے۔“

☆☆☆☆☆

حصہ سوم

ملفوظات

ملفوظ نمبر: ۱

وہو الذی جعلکم خلائف الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجات (القرآن ۱۶۵:۶) کی تفسیر میں آپ نے فرمایا کہ ”خلائف جمع خلیفہ کی ہے، یعنی وہی اللہ تعالیٰ جس نے تمہیں زمین میں اپنا خلیفہ بنایا اور تمام حکومت، اختیارات شاہانہ ایسے تم کو عطا کئے، کہ سب بڑی بڑی طاقت والے تیرے مسخر و مطیع کر دیئے۔ یا بعض تمہارے بعض کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ یا امم ماضیہ کے تم خلیفہ ہو اور تمہارے پر ہی خاتمہ ہے۔ یا یہ معنی کہ اس نوع انسانی کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔ یا خزائن معرفت، محبت اور کمالات پر خلیفہ فرمایا اور جو سابقہ اول الاؤل میں انکشاف ہوئے تھے، وہ باوجود زمانہ دراز گزرنے نبوت اور رسالت ﷺ کے ختم ہونے کے تم کو سب اگلوں کی خلافت میں منکشف ہوئے۔ بلکہ ان سے اوپر کے مقامات مزید بسبب شرف حضرت نبی اکرم ﷺ تم کو عطا ہوئے، جو اگلوں کو نہ تھے۔

شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ ”جو انکشاف بعض مقامات خاص کا اُتیان آنحضرت ﷺ کو حاصل ہوا ہے، وہ زمانہ سابق میں کشف نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی وجہ سے انبیاء اولوالعزم نے تمنا کی تھی کہ کاش ہم پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی امت میں ہوتے۔ کیونکہ اس امت کو سبقت ہے اور آخر میں ہونے کا بھید بھی ظاہر ہوا۔

اور خلافت میں یہ بھی ہے کہ اولیاء، عرفاء، نجباء و اوتاد اور ابدال وغیرہ میں مختلف مراتب ہیں۔ جب ایک کا انتقال ہو جاتا ہے تو دوسرے گروہ میں سے ایک دوسرا خلیفہ بجائے اُس کے قائم ہوتا ہے اور ان کے درجات متفاوت ہونے کی تصریح کر دی گئی۔ لقولہ تعالیٰ و رفع بعضکم الایہ یعنی بعض ان کے بعض کی اقتداء کرتے ہیں۔ اور وہ

امانت، امان اور حجت و برہان واسطے عالمین کے ہیں اور عالمین کو ان سے تعلق نہیں بلکہ احکام الہی سے ان کو شرف ہے اور نیز ان کے درجات باعتبار کمالات مختلف ہیں۔

پس بعض کا درجہ معاملات، بعض کا حالات، بعض کا مکاشفات، بعض کا مقامات، بعض کا مشاہدات، بعض کا فراسات، بعض کا کرامات، --- بعض کا مواجید و ارادات، بعض کا حکمیات، ---، بعض کا معرفت، بعض کا توحید، بعض کا تلوین، بعض کا تمکین، بعض کا یقین، بعض کا فناء، بعض کا بقاء، بعض کا حیرت، بعض کا ولہ یعنی عشق، بعض کا غیبت، بعض کا سکر، بعض کا صحو، --- اور بعض کا عبودیت ہے اور ایسے ہی علم کے درجات ہیں۔

(یہ) علم عام، علم خاص اور علم العلم، معرفت العلم، معرفت السر، معرفت علم الجہول وغیرہ ہیں اور اس سے اوپر علم کا کوئی مرتبہ نہیں ہوتا۔ ہر اسم مندرس و طریق مستطمس ہے یعنی ہر حادث فناء ہے کیوں کہ وہاں کنہ قدم کا ظہور ہے اور قدم کے ساتھ سوائے قدم کے کسی چیز کا بقاء نہیں ہے۔

پس بندوں کو جو ان مختلف مقامات میں مبتلا کیا اس لیے کہ ان کا امتحان فرمایا ہے۔ تاکہ علت حدوث کو قدم فنا کرے اور بعض مشائخ نے کہا ہے کہ ولی کا خلیفہ ولی ہے یعنی جانشین اور صدیق کا صدیق وغیرہ کا وغیرہ ہے۔ بعض کے درجہ کو بعض پر بلند کیا اور بعض کے درجہ کو بعض کے واسطے سے بلند کیا تاکہ زمین حجۃ اللہ عزوجل اور امان و امانت سے خالی نہ رہے۔ اور بعض نے کہا کہ یہ اس واسطے درجات بعض کو بعض پر بلند فرمایا کہ جو نیچے مرتبہ پر ہے وہ اوپر والے کی اقتداء کرے اور جو مرید ارادات و استقامت اور صدق کے ساتھ حضور حق میں رسائی چاہتا ہے وہ ایسے بندہ کی پیروی کرے جو بطلب محبت کاملہ و فضل شاملہ اور خاص محمدی اطاعت حاصلہ کے اذن حضرت باری تعالیٰ کی عنایت سے بامراد ہو چکا ہو۔

اور یہ مدارج اور مراتب یعنی علم و شرف، غناء و سرف وغیرہ میں بعض کو بعض پر

فوقیت دی چنانچہ کسی کو مفلس و غریب و ایسا اور ایسا کیا اور یہ کچھ اس وجہ سے نہیں ہے کہ نعوذ باللہ اُس کی درگاہ میں کچھ کمی یا بے فکری یا بخل ہے ہرگز نہیں بلکہ اُس کی کبریائی ہر نقص و عیب سے پاک ہے یہ سب اس واسطے ہے کہ لیلو کم فی ماتکم (۱۶۵:۶)۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲

لیلو کم فی ماتکم (۱۶۵:۶) ”تا کہ تمہارا امتحان کرے اُس چیز میں جو تم کو عطا فرمائی ہے“ تا کہ مطیع و عاصی ظاہر ہو جاوے۔ علماء کا امتحان اجتہاد و تحقیق ہے، جہلا کا امتحان انقیاد و تقلید، فقرا کا امتحان صبر و توکل، اغنیاء و امراء کا امتحان جود و ایثار و شکر و تواضع ہے۔ اور اہل حکمت کے لیے خاموشی، مساکین و اہل دل کے لیے خود فراموشی غرض کہ ہر شخص کا امتحان و آزمائش اُس کے (مرتبہ و منصب کے) موافق معین ہے اور (یہ امتحان بھی) مال اور جان (کا ہے) تا کہ اغنیاء کا شکر اور فقراء کا صبر ظاہر ہو۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۳

ان ربک سریع العقاب وانہ لغفور رحیم ط (۱۶۵:۶) یعنی جو نافرمانی کرے اور اُس کو (وہ رب تیرا) عذاب دینا چاہے تو لمحہ بھر کسی وجہ سے تاخیر نہیں، --- یعنی کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی۔ اور البتہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان، واسطے ان بندوں کے ہے جنہوں نے توحید اختیار کی اور شرک سے تقویٰ کیا اور حضرت رسول پاک ﷺ کی تصدیق کی۔ پس جو شخص بدون تصدیق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ توحید کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے کیونکہ وہ توحید کو جان ہی نہیں سکا۔ آنحضور ﷺ سے سیکھنے کے بغیر اعتقاد توحید کبھی معلوم نہیں ہو سکتا۔

پس جو صفات حضرت باری تعالیٰ عزوجل کے واسطے شایان ہیں اور جو شایان

نہیں، ان سب میں مومن کو چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کی قولی و فعلی حدیث شریف اور سلف صالحین کی فہم نوازی سے سیکھے اور اپنی وہمی رائے، بے عقلی کو جس کو وہ عقل کہتا ہے دور رکھے ورنہ گمراہ ہوگا اعوذ باللہ من عبادة الجہالة الضلالة واسئلہ الهدایة الرشادہ وھو ربی حسبی ونعم الوکیل ﴿ اور نیز یہ بھی ہے کہ

جو شخص ان مقامات میں نعت ربوبیت کے ساتھ نکل بھاگا اور مدعی ہوا تو وہ مارا پیٹا جاوے، سولی دیا جاوے، قتل کیا جاوے، جلایا جاوے جیسا کہ حسین بن منصور کے ساتھ کیا گیا، اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرماوے اور جو شخص کہ ان مقامات میں بیعت ربوبیت پر رہا اور بندگی پر مستقیم رہا جیسے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کہ ہمیشہ یہی آپ کی کلام مبارک سے بدرگاہ باری تعالیٰ میں ظاہر ہوا: ”کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے نہیں اور میں اُس کا بندہ ہوں (اور رسول اُس کا) تو وہ سکر کے حال میں بھی معصوم رہا (ایسے شخص کے لیے) راہ طریقت میں جو خطرات آئیں گے (ان سے محفوظ رہے گا) اور وہ بخشا جائے گا۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۴

الْمَصَّ (ا، ل، م، ص: سورہ اعراف ۷: ۱) اللہ اعلم بمرادہ بذالک، یعنی اس کلام کی مراد اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اور جو مراد علم اللہ تعالیٰ میں ہو وہی ہمارا ایمان ہے۔ علماء راہنہ نے کچھ اشارات بتائے ہیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے جس کی قسم کھائی۔ (مفسرین میں سے) سدی سے مروی ہے کہ ھو المصور، ابن عباس نے فرمایا انا اللہ الافضل محمد بن کعب نے کہا ھو اللہ الرحمن الصمد اور ضحاک سے ہے انا اللہ الصادق اس سے مراد ہے۔ حق یہ ہے کہ اصل مراد کے رسوخ علم سے محققوں نے کچھ اشارات سمجھے مگر اولیٰ یہ ہے کہ یہ ”سر القرآن“ ہے اور عارفوں کو یہ سر معلوم ہو سکتا ہے مانند علوم روح وغیرہ کے، ممتنع نہیں مثل علم ذات وکنہ صفات کے۔

مقطعات رمز با محباں
بشارات بحبو باں حلول است

الف اشارہ بذات احدیت، لام عبارت ذات یا صفات علم سے، میم کنایت جامعیت حقیقت ذات محمدیؐ سے اور ص صورت محمدیؐ سے یا الف ازل کا ہے، ل ابدی، م رابطہ اور صاد باتصال و انفصال ہر متصل و منفصل، فی الحقیقت یہاں نہ اتصال کی گنجائش ہے اور نہ انفصال کی نمائش۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۵

فلنقصن علیہم بعلم و ما کنا غائبین ﴿۷:۷﴾ کی تفسیر میں آپ نے فرمایا ”پس ہم خبر دیں گے ان کو جو کچھ انہوں نے کیا ہے اپنے علم پاک قدیم سے اور ہم تو غائب نہ تھے“۔ اس میں اشارہ ہے کہ بندگان مشتاق جن کا یہ حال ہے کہ منہم من قضی نحبہ و منہم من ینتظر و ما بدلوا تبدیلاً ﴿۲۳:۳۳﴾ یہ سب حضور الہی عزوجل میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو خبر دے گا کہ ہماری ملاقات کے شوق میں ان کا کیا حال تھا اور نیز جو لوگ کفر و شرک میں اوندھے منہ پھنسے چلے جاتے ہیں اور جو فسق و عصیاں میں غلطاں ہیں ان کا حال بھی بارگاہ قدوس میں بیان ہوگا۔ یہ بھی ظاہر کیا جاوے گا جس سے نادان بالکل جاہل تھے۔ خلاصہ یہ کہ لطف و قہر، موجود و معدوم کے حقائق ظاہر ہوں گے۔ قولہ و ما کنا غائبین ﴿۷:۷﴾ مشتاقوں، عارفوں اور عاشقوں کے درد اشتیاق و جوش باطنی و آنسو بہانے اور کافروں، مشرکوں، متکبروں سے اللہ تعالیٰ غیبت نہیں بلکہ سب کو دیکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۶

حضرت صاحبزادہ محمد یونس صاحب گنجپتری مرحوم کے ایک قلمی رسالہ محررات السماع پر سینکڑوں علماء کی تصدیق اور مواہر تھیں۔ اُس پر حضرت خواجہ بندہ نواز کے بھی یہ مصدقہ الفاظ تھے ”قال اللہ تعالیٰ: ومن الناس من يشري لهو الحديث ليضل عن سبيل اللہ ﷻ وقال الرسول اللہ ﷺ ان الغناء واللہو يبتان النفاق في القلب كما يبت الماء العشب ﷻ والذي نفس محمد بيده ان القرآن والذكر يبتان الايمان في القلب كما يبت الماء العشب ﷻ فجزاه الله المولف جزاء كاملا في الدارين خيرا۔ عبدالرحمن قادری چھوہروی۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بعض لوگوں میں سے وہ شخص جو خریدتا ہے کھیل کی بات تاکہ گمراہ کرے خدا کے راستہ سے اور فرمایا مولائے کل آنحضرت رسول اکرم ﷺ نے کہ بے شک کھیل کی بات اور ساز (یعنی سرود سماع) دل میں ایسا نفاق اگاتے ہیں کہ جیسا اگتا ہے پانی سے گھاس اور قسم اُس ذات پاک کی جس کے قبضے قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے بے شک قرآن اور ذکر (خدا) دل میں اس طرح ایمان پیدا کرتے ہیں جس طرح کہ پانی سے گھاس پیدا ہوتا ہے۔ پس اللہ مولف کو دو جہان میں اس کی جزائے کامل اور خیر عطا فرماوے۔



ملفوظ نمبر: ۷

يا ايها الذين امنوا اتوبوا الى الله توبة النصوح ﷻ (۲۶: ۸) (الآية) قال العلماء التوبة واجبة من كل ذنب ﷻ (علماء نے فرمایا: توبہ واجب ہے ہر ایک گناہ سے)۔ توبہ کے تین شرائط ہیں: ایک یہ کہ گناہ سے دور ہو جائے، دوم گناہ پر نادم اور پشیمان ہو، سوم آئندہ یہ پکا ارادہ کر لے کہ پھر کوئی بھی گناہ نہیں کروں گا۔ اگر ان تین

شرطوں سے ایک شرط نہ ہوئی تو توبہ صحیح نہ ہوگی۔ اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوئی ہو تو پھر چوتھی شرط یہ ہے کہ اُس آدمی سے برأت حاصل کر لے۔

تاٰبَا رَکھ نہ پس از توبہ قدم عصیان میں
شیر کا جیسا کہ پھر نہیں عود ہے پستان میں

حسن بصری نے کہا ہے کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہیں ایک ندامت گناہ گذشتہ

پر، دوم عزیمت ترک گناہ آئندہ پر قطعہ

تاٰبَا توبہ نصوح ہے یہ
سن لے طالب ہے اگر راہ کا تو
ہو کے نام گناہ سے اپنے
رکھ ارادہ نہ پھر گناہ کا تو

ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: توبہ نصوح یہ ہے کہ جب تجھ سے گناہ صادر ہو جاوے تو تو اُس پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے اُس کی بخشش طلب کرے اور پھر اُس کی طرف عود نہ کرے یہ عوام کی توبہ ہے، اور

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۸

توبہ خواص کی یہ ہے کہ

سوء ظنی اور اخلاقِ رذیلہ، سے یعنی خودی (تکبر) اور بدگمانی، خلق اللہ کی ظاہری و باطنی سے توبہ کریں، کیونکہ ان سے دل کا پاک کرنا واجب ہے۔

توبہ محبوبوں کی غفلتِ خدا سے اور مشغول ہونے سے اللہ سے۔

توبہ محبوبوں کا یہ ہے، غفلت وصل شہود وحدت اور ہجرت اصل اصول شہدت سے، نامتناہی عرفان میں ہر دم، ودمبدم، مستغفرت فی الحب و المحبوب رہنا اور شرطیں توبہ کی یہ چار ہیں:

ایک توبہ محض خوف الہی سے اور بسبب تعظیم امر اُس کے کے، دوسرے یہ کہ گذرے ہوئے گناہوں پر نادم اور شرمسار ہو، تیسرے یہ کہ آئندہ ظاہری و باطنی گناہوں کا ترک کرے اور چوتھے یہ کہ آئندہ ہرگز کوئی بھی گناہ نہ کرنے کا عزم بالجزم کر لے۔ کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتدائے بلوغ اپنی سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ مجھ سے ہوئے ہیں پھر ہر ایک کا تدارک کرے۔

پس اگر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ترک ہوئے ہوں یا دیگر فرائض تو ان کی قضا کرے، نفل کا وقت صرف کرنے میں ان کی ادائیگی کے لیے سستی نہ کرے اور فرض کفایہ میں کہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اُس پر اور جو منع چیزیں کی ہیں مانند شراب پینے وغیرہ کے ان کے لیے درگاہ خداوند کریم میں توبہ استغفار کرے اور عمل خیر بہت کرے اور اللہ دے تاکہ اُس کی توبہ قبول ہو اور نیز بخشا دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے توبہ قبول فرمانے کا ارشاد ہے:

وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیات ﴿۲۴:۲۵﴾ اور یہ توبہ کرنی اول ان گناہوں سے ہے، جو محض خدا تعالیٰ کے گناہ ہوں دوم وہ گناہ جو بسبب تلف ہونے حقوق بندوں کے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ سے بھی بخشش چاہے اس لیے کہ نافرمانی اُس کی اور ان بندوں سے ان کا تدارک کرے، مثلاً اگر قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا اُس مالک مال سے بخشوائے اگر سوائے مال مانند غیبت وغیرہ کے ہو تو اُس کو بھی اُس سے بخشوائے اگر فتنہ برپا نہ ہو تو قصور کا نام لے اور نہیں تو بغیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کراوے۔ اگر اس میں بھی خوف فتنہ و فساد کا ہو تو رجوع خداوند کریم کی طرف کرے

اور تضرع و زاری، اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو تو اپنے پاس سے اجر اُس کے دشمنوں کو دے کر راضی کرے، اگر صاحب حق مردہ ہو، تو اُس کے قائم مقام وارث سے بخشواوے اور سلوک کرے ان سے اور مردہ کے لیے بھی کچھ اللہ دے اور توبہ کرے۔ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ سے پوچھا توبہ کیا ہے؟ تو فرمایا: ”فراموش کرنا گناہ کا بعد توبہ کرنے کے اس طرح کہ حلاوت گناہ کی نکل جاوے کہ گویا گناہ کو پہچانتا ہی نہیں“۔ اور سہل تسریؒ سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا: ”نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے“ (اتمی)۔



ملفوظ نمبر: ۹

حدیث کل امر ذیبال لم یبدء بہ بالحمد لله فہوا قطع (حدیث حسن رواہ ابوداؤد وغیرہ) بزاز نے مسند میں انس بن مالکؓ سے روایت کی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص سوتے وقت سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے گا تو تمام شب امان میں رہے گا سوائے موت کے۔ بخاری اور مسلم میں آیا ہے کہ اصحاب حضور ﷺ دیوانوں، مرگی، سانپ اور بچھو کے کاٹے پر اس سورت کو پڑھ کر دم کرتے تھے (یعنی سورہ فاتحہ کو) اور حضرت ﷺ جائز رکھتے تھے کہ جادو شدہ کو چالیس روز ہر روز چالیس مرتبہ پانی پر دم کر کے پلایا کریں اور اگر چینی پیالہ پر سورہ فاتحہ کو گلاب و زعفران سے سات بار معہ بسم اللہ لکھ کر چالیس روز پلایا کرے تو ہر جادو، ہر مرض کے دفاع کے لئے مجرب ہے۔

اور اگر کسی کے دانت، سر اور شکم وغیرہ کسی جگہ بھی درد ہو تو سات بار پڑھ کر دم کرنے سے خداوند کریم شفا بخشے گا۔ ثعلبیؒ نے شععیؒ سے روایت کی ہے کہ سی نے شععیؒ سے درد گردوں کی شکایت کی، شععیؒ نے کہا: ”تو اساس القرآن پڑھ کر دم کر لیا کر“۔ اُس

نے پوچھا ”اسماں القرآن“ کیا ہے؟ شععی نے فرمایا وہ سورہ فاتحہ ہے۔ تین دن، سات سات بار فاتحہ پڑھ کر دم کرنے سے دیوانگی رفع ہوگی۔ (رواہ ابوداؤد)

ف: ابوالشیخ نے کتاب الثوب میں لکھا ہے جس کسی کو کچھ حاجت ہو تو بوقت سحر سورہ فاتحہ بہت پڑھ کر اپنی حاجت مانگے حق تعالیٰ پوری کر دے گا، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ فاتحہ دو تہائی قرآن مجید ہے۔

طبرانی اور ابوالشیخ میں آیا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا چار چیزیں مجھے گنج عرش سے ملی ہیں: ایک ام الكتاب، دوم آیت الکرسی، سوم خاتمہ سورہ بقرہ، چہارم سورہ کوثر۔ بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہے اور پڑھنا اس کا ہر مطلب کو مفید ہے۔ اس کے دو طریق ہیں:

اول یہ کہ صبح کی نماز میں درمیان فرض و سنت کے بسم اللہ کی بے اور لام الحمد اتصال کے ساتھ ۴۱ مرتبہ ۴۱ یوم پڑھے۔

دوم اسی وقت سوائے اتصال کے ستر (۷۰) بار شروع کر کے دس دس مرتبہ کم کرنا تاکہ ختم ہو جاوے، خداوند کریم ہر حاجت روا فرمائے گا آمین۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۰

قل هو اللہ احد کی فضیلت اور معوذتین کے فوائد: ایک روایت میں آنحضور ﷺ نے فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے مثل لوگوں نے تعویذ نہیں کیا۔ آگے اس کی تشریح حضور خواجہ بندہ نواز فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ تعویذ کے معنی اللہ تعالیٰ سے اُس کی رحمت میں پناہ لینے کے ہیں جیسے ان دونوں سورتوں میں ہے اور حدیث شریف میں دعائیں آئی ہیں۔ یہ سب پڑھنے میں آتی ہیں رہا یہ تعویذ جو عوام

میں معروف ہے اور عموماً بچوں کے گلے میں باندھتے ہیں اس کو ایک جماعت ائمہ نے مکروہ جانا ہے لیکن بعض نے ایسی صورت میں اجازت دی ہے جبکہ تعویذ قرآن مجید کی آیت سے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرے لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ پاخانہ وغیرہ کی طرف اس کو نہ لے جاوے۔“

یہ بے بیج بموجب رواج زمانہ اس طرف خورد سالی سے اس رسم میں گرفتار ہے۔ مگر بفضل اللہ والشکر اللہ کہ معمول اس بے بیج کا ہر مرض کے مریض کو کھلانے کے واسطے اسم ذات شریف یعنی ”یا اللہ“ اور گلوبند ”یا حی یا قیوم“ دینا ہے۔ غیرہ از آیات یا اسماء کے سے بھی ہے اور اپنی خود رائے سے چار پایوں اور اہل ہنود کو گلوبند نقش اور کھلانے چار پایوں کے لیے اسم ذات شریف اور ہنود کے کھانے کو نقش ہی دیا جاتا ہے اگرچہ ایسی رسومات سے دل کو ضرر اور عمل کو حرج ہے مگر کسی طرح بچاؤ نہیں، خیر اللہ خیر کرے۔

نسائی میں ہے کہ عباس الجہنیؒ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”سب سے بہتر تعویذ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے“۔ ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ان سورتوں کو پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک کر اپنے سر، چہرہ مبارک اور سامنے رخ کے تمام جسم پر مسح فرماتے تھے۔ میں بیمار ہوتی تو اپنے پر دم کرتی، حضور بیمار ہوتے تو اپنے پر دم فرماتے اور جب بیماری سخت ہوتی تو میں دم کرتی۔ حدیث میں ہے کہ ”حضرات امامین (حسین) کو ان دونوں سورتوں سے سرکار دو عالم ﷺ تعویذ فرمایا کرتے تھے“۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۱

فرمایا: ”ذکر خدا دو طرح پر ہوتا ہے، ایک چپکے جی میں ذکر کرنا (خفیہ) دوسرے سب کے سامنے (جہر) سو جس طرح کا ذکر کوئی شخص کرتا ہے اسی طرح کا ذکر (اُس کی

یاد) اُس کا خدا تعالیٰ بھی کرتا ہے جو کوئی خدا تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا، خداوند تعالیٰ بھی اُس کو یاد نہیں کرتے، نہ چھپے نہ کھلے طور پر، سو ایسا آدمی بڑا بد نصیب ہے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۲

عن انس قال قال رسول الله ﷺ ليرضى عن العبدان يا كل الأكلة فيحمده عليها ويشرب الشربة فيحمده عليها (رواد مسلم) ترجمہ حضرت انس کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اُس بندے پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں جو لقمہ کھانے اور گھونٹ پینے پر حمد پڑھے۔ معلوم ہوا کہ ہر لقمہ طعام اور جو کہ تین سانس پانی پینے میں لینے مسنون ہیں اگرچہ وہ سانس ایک ہی ایک گھونٹ کا ہو یا یہ کہ ایک ہی لقمہ طعام اور ایک ہی گھونٹ پانی کا دستیاب ہو اُس کے بھی کھانے پینے پر حمد پڑھے زیرا کہ حمد اُس کی بجائے شکر کے بھی ہو کر اُس کو تزئید (زیادتی) بخشے گی اور رضاء خداوند کریم کا موجب بھی بنے گی۔ (ابو الفضلین)

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۳

عن ابی موسیٰ الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مثل الذی یدکر ربہ مثل الحی والمیت (بخاری و مسلم) مثال اُس شخص کو جو اپنے کا ذکر کرے (اور نہ کرے) مانند مردہ اور زندہ کے ہے۔ فقال مثل البیت الذی یدکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یدکر اللہ فیہ مثل الحی والمیت۔ یعنی اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور جس گھر میں نہ ہوتا ہو مثالی زندہ اور مردہ کی ہے۔ ف: اس زمانہ میں ایسے زندہ دل لوگ بہت کم ہیں۔ اکثر دوسری قسم کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو زندگی بخشے اور اپنے ذکر کی توفیق دے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت رسول اکرم

ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کے دو گھر ہیں ایک گھر میں فرشتہ رہتا ہے دوسرے میں شیطان رہتا ہے۔ وہ جب خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان وہاں سے چل دیتا ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اُس کے دل پر رکھ دیتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے۔ اس کو ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔



ملفوظ نمبر: ۱۴

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ”جس محفل میں لوگ بیٹھ کر اٹھ جاتے ہیں خواہ وہ مردوں کی محفل ہو یا عورتوں کی اور ان میں خدا کا ذکر نہیں آتا تو یہ جدا ہونا ان کا ایسا ہے کہ جیسے ایک مردار گدھے پر جمع ہو کر چل دیئے قیامت کے دن یہ محفل ان کے لیے بڑی حسرت ہوگی۔“ اس کی سند صحیح ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ جس جگہ مرد جمع ہوں کہ عورتیں اس محفل میں خدا کا ذکر بھی کچھ نہ کچھ ضروری کرنا چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ صرف دنیا ہی کی باتوں پر اور تیرے میرے ذکر اور غیبت پر محفل ختم ہو کر سب اٹھ جائیں، تو یہ مجلس محض ایک گدھے مردار پر جمع ہو کر بدبودار ہو کر اٹھ جانے والی ہو جائے۔ ”اہل جنت کو اگر کوئی افسوس ہوگا تو اُس گھڑی پر ہوگا، جو بے یاد خدا گذری ہے۔“

(ابو الفضلین)



ملفوظ نمبر: ۱۵

حدیث شریف میں مسلمانوں کو خدا کا ذکر کرنے کی کثرت اور تاکید یہاں تک ہے کہ فرمایا ”تم اتنا ذکر کرو کہ لوگ کہیں یہ شخص دیوانہ ہے۔“ اس کو ابن حبان نے ابو سعید

خدریؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

ف: اتنا ذکر کرنا اولیاء اور پھر علماء کا ہے۔ اس امت مرحومہ میں لاکھوں خدا کے دیوانے اسی طرح کے گذرے ہیں۔ ہم تم سے اگر اتنا ذکر نہ ہو سکے تو اس قدر تو ضرور ہو کہ رات دن میں چند بار خدا کو یاد کر لیا کریں اور یہ بھی داخل ذکر ہے کہ جب کوئی گناہ سامنے آوے تو خدا تعالیٰ کو یاد کر کے اُس سے بچے۔ جو شخص خدا کو یاد کر کے گناہ سے رک جاتا ہے اُس کے ساتھ وعدہ جنت ہے وہ ضرور بخشا جاوے گا۔

(ابوالفصلین)

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۶

بڑی بشارت حدیث میں یہ ہے کہ ”خدا ذاکر کے ہمراہ ہوتا ہے“۔ خواہ دل میں ذکر کرے یا زبان سے اور یہ بھی آیا ہے کہ اگر ایک شخص (ذاکر) ایک بالشت میری طرف آتا ہے تو میں اُس کی طرف ایک گز بڑھ کر جاتا ہوں، اگر وہ ایک گز میری طرف بڑھے تو میں دونوں ہاتھ پھیلا کر اُس کی طرف بڑھتا ہوں، وہ اگر میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اُس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں“۔ تو پھر وہ شخص جو بالکل خدا کی طرف جھک جائے گا تو سمجھو اُس کا رتبہ خدا کے ہاں کیسا اور کتنا ہوگا، افسوس تو یہ ہے کہ لوگ آٹھ پہر میں ایک دو پہر بھی اُس کو یاد نہیں کرتے۔ (ابوالفصلین)۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۷

ابن عباسؓ نے کہا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ”کوئی صدقہ ذکر خدا سے بڑھ کر نہیں ہے“۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے۔

ف: یعنی ایک شخص راہ خدا میں مال خرچ کرتا ہے، دوسرا خدا کا ذکر کرتا ہے، یا یہی ذکر بھی کرتا ہے اور خیرات بھی دیتا ہے تو اس کا ذکر صدقہ سے افضل ہے، صدقہ کے اجر سے ذکر کا اجر زیادہ ہے۔ آسودہ لوگ صدقہ تو دیتے ہیں مگر ذکر خدا نہیں کرتے ہیں، ان سے وہ محتاج اچھے ہیں جو صدقہ نہیں دے سکتے مگر ذکر خدا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۸

حدیث ابی درداءؓ میں مرفوعاً آیا ہے کہ ”کیا نہ بتاؤں تم کو سب سے بہتر کام تمہارا جو نزدیک اللہ تعالیٰ کے بہت ستھرا، پاک، درجے میں بلند ہے، سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ تمہاری ملاقات دشمن سے ہو، تم اس کی گردن مارو، وہ تمہاری گردن مارے، یعنی شہادت سے بھی زیادہ افضل ہو“۔ کہا ہاں بتائیے تو فرمایا ”اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا“۔ اس حدیث کو ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

معاذ بن جبلؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”کوئی کام آدمی کا زیادہ نجات دینے والا عذاب خدا سے نہیں ہے مگر ذکر خدا کا“۔ عرض کی بھلا کیا راہ خدا میں جہاد کرنے سے بڑھ کر ہے؟ فرمایا ”ہاں راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس کو نہیں پاتا، مگر تلوار مارے پھر مرجاؤے“۔ طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے۔ حدیث ابی موسیٰ میں یہ لفظ ہے کہ ”اگر ایک آدمی کے دامن میں روپے بھرے ہوں ان کو بانٹنے والے سے ذکر کرنے والا افضل ہے۔ اس کو بھی طبرانی نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ اہل علم و فقر کا ذکر کرنا امراء و روساء کے صدقہ و خیرات سے اجر میں زیادہ ہے پھر جو کوئی امیر ایسا بھی ہے کہ خرچ کے سوا ذکر بھی کرتا ہے تو وہ سب سے زیادہ افضل ٹھہرے گا، غرضیکہ

ذکر خدا جس طرح پر ہو، جس وقت ہو، جہاں ہو سراسر موجب نجات ہے۔ یہ مضمون قرآن مجید اور احادیث میں آچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ میں کبھی بھی فرق نہیں آسکتا۔ جتنی حقیقت ذکر کی یہاں ذکر ہوئی یہ سب صحیح اور صداقت ہے۔ ذکر کرنے والے کو یہ سب رتبے ملیں گے۔ کوئی ذکر کر کے تو دیکھے کہ دنیا میں ہی کیا نور صورت پر ظاہر ہوتا ہے، کون کون سی آفت ٹل جاتی ہے، آخرت میں جہنم سے نجات ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۹

جس نے سوتے وقت تین بار یہ کہا: استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم واتوب الیہ اگرچہ برابر جھاگ دریا کے یا درختوں کے پتوں کے یا دیگر صحراء کے برابر سال بھر کے دنوں کے گناہ کیوں نہ ہوں بخشے جائیں گے، رواہ ترمذی بروایت ابی سعید۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ”یا برابر آسمان کے تاروں کے ہوں“ تب بھی بخش دیئے جاتے ہیں۔

ف: اس بخشش سے مراد صغیرہ گناہ ہیں یا وہ کبیرہ جو مشہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو دیکھو کہ کہاں تین بار اس کلمہ مختصر کا کہنا اور کہاں یہ رحمت و مغفرت بے حساب۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۰

جب آدمی بچھونے پر سونے کو جاتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے آگے ہوتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے اختم بخیر (خیر کے ساتھ خاتمہ کر) شیطان کہتا ہے اختم بشر (شر کے ساتھ ختم ہو)۔ اس نے اگر ذکر خدا کیا پھر سو رہا تو وہ فرشتہ اس کی نگہبانی کرتا رہتا ہے۔ اگر چار پائی سے گر کر مر جاوے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔ (اس کو ابن

جہان نے جابر سے روایت کیا ہے نشاط میں۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۱

”جب مغرب کا اندھیرا ہو تو بچوں کو باہر نہ نکلنے دے، اُس وقت شیطان پھیلنے لگتا ہے، گھڑی قدر گزرنے کے بعد نہ روکے، گھر کا دروازہ بند کر دے، اللہ کا نام لیوے، چراغ گل کر دے، برتن ڈھانپ دے۔“ (اس کو شیخین، اہل سنن نے جابر سے روایت کیا)۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۲

جب لیلتہ القدر پاوے تو اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (بکثرت پڑھے) یہ (دعا) حضرت عائشہ کو آنحضرت ﷺ نے سکھائی ہے۔ (ترمذی نے حضرت عائشہ سے روایت کی اور حاکم نے صحیح کہا)۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۳

طبرانی اور بیہقی نے بسند صحیح عبداللہ بن معقل سے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کوئی قوم ایسی نہیں کہ جلسہ میں جمع ہو اور اُس میں خدا تعالیٰ کو یاد نہ کرے، تو قیامت کے دن وہ مجلس اُس کے اوپر حسرت ہوگی۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۴

اس سید الاستغفار کو بخاری وغیرہ نے اوس بن اوس سے روایت کیا ہے کہ اس

کی ادنیٰ فضیلت یہ ہے کہ جو کوئی اس کو صبح کو پڑھے یقین سے پھر مر جاوے تو جنتی ہو اور جو شام کو پڑھے رات کو مر جاوے تو جنتی ہوگا اور وہ یہ ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک و وعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت و ابوء لک بنعمتک علی و ابوء بذنوبی فاغفر لی ذنوبی جمیعاً فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۞

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۵

عمر و بن شعب کی روایت بحوالہ ترمذی ہے کہ ولیدؓ کی عرض پر کہ مجھ کو نیند میں وحشت ہوتی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اس دعاء کو پڑھ: اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ و عقابہ و شر عبادہ و من ہمزات الشیطن و ان یحضر ون ۞ اور جو سونے میں ڈر جاوے یا وحشت پاوے یا اُس کی نیند اچٹ ہو جاوے تو اسی دعا کو پڑھا کرے۔ حضرت ابن عمرؓ اسی دعا کو اپنے سمجھدار بچوں کو سکھاتے تھے اور جو نا سمجھ ہوتا لکھ کر اُس کے گلے میں ڈال دیتے اس کے سوا اور بھی دعائیں آئی ہیں مگر یہ سب میں مختصر ہے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۶

نسائی اور ابن حبان میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے اگر حضور ﷺ کو نیند نہ آتی تو آپ رات کو لیٹتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ الواحد القہار رب السموات والارض و بینہما العزیز الغفار۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۷

عن ابن مسعود ان النبی ﷺ کان یقول اللّٰهم انی اسئلك الهدی و التقی و العفاف و الغنی ف: یہ اس سے ہے کہ ہدایت رہنما ہے طرف تقویٰ کے اور تقویٰ باز رکھتا ہے حرام، مکروہ اور مباح سے اور طلب مستحب کا بجائے زوائد اور زوائدہ بجائے موکدہ اور موکدہ بجائے واجب اور واجب بجائے فرض قطعی کے۔ اس تقویٰ سے غنی حاصل ہوتی ہے یعنی باسوئی (سے) اور حصول (غنی عن) ماسوائی اللہ موجب ہے وصول مع اللہ کا (ابوالفضلین)۔



ملفوظ نمبر: ۲۸

حدیث ابوامامہ سے ہے: قیل لرسول اللہ ﷺ ای دعاء اسمعی قال جوف اللیل الآخرة و دبر الصلوة المکتوبات (ترجمہ) عرض کی گئی سرکار دو عالم ﷺ کے حضور میں کونسی دعا سنی جاتی ہے؟ فرمایا: ”آخر رات میں اور فرائض نماز کے بعد کی“ (ترمذی حدیث حسن)۔

ف: اور قبولیت دعاء کے وقت یہ بھی ہیں: شب قدر، یوم العرفہ یعنی نہم ذی الحجہ، اندر رات کے، ثلث اول شب میں، ثلث آخر رات میں، وقت صبح کے، وقت اذان، اذان و اقامت کے بیچ میں، دونوں حی الصلوة وحی الفلاح کے (درمیان) خصوصاً برائے دفع سختی، وقت صف آرائی راہ خدا میں، وقت شروع حرب کے، وقت تلاوت سورہ قرآن مجید، نزدیک ختم کلام اللہ شریف، وقت کہنے امام کا ولا الضالین کے، وقت بولنے مرغ سحر، وقت برسنے بارش کے، وقت بند کرنے آنکھ مردے کے، وقت حاضر ہونے نزدیک مردے کے، وقت پینے آب زمزم کے، وقت جمع ہونے مسلمانوں کے، مجلس ذکر میں، شہر رمضان، شب جمعہ، روز جمعہ، ساعت جمعہ

(یہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے پورا ہونے تک ہے)، وقت پڑھنے فاتحہ کے آئین کہنے تک^{۲۶} اور بعد عصر کے غروب آفتاب کے متصل^{۲۷}۔ ان ساعات کی تعیین میں چالیس اقوال سے زیادہ ہیں مگر جو بہت قوی تھے وہ اس جگہ لکھے گئے ہیں۔ (تقویت الايقان)

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۹

حدیث عن علی قال الوتر لیس بختم کصلوة المكتوبة ولكن من رسول ﷺ قال ان الله وتر يحب الوتر فاوتروا يا اهل القران۔

(ابوداؤد و ترمذی قال حدیث حسن)

ترجمہ: حضرت علی سے روایت ہے، وتر فرائض نماز کی طرح نہیں ہیں، مگر حضور ﷺ نے فرمایا ہے: ”اللہ وتر ہے (طاق ہے) اور وتر کو پسند کرتا ہے اے قرآن والوں وتر پڑھا کرو“ (یہ نماز واجب ہے)۔ اس حدیث کے کثیر فوائد کے بعد حضور غوث کونین چھوہروی نے اس کے حاشیہ پر ایک فائدہ اس طرح اپنی قلم سے تحریر فرمایا ہے وہو هذا بفضل الله وكرمہ عرب شریف کے ایک سفر میں جبکہ یہ بے بیچ مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً میں وارد ہوا تو وہ اول شب ماہ رمضان المبارک کی تھی۔ اُس رات بعد ادائے نماز فریضہ و سنت، نماز تراویح پڑھنے کا اتفاق شافعی مذہب کے امام کے پیچھے ہوا۔ (اور معلوم اس طرح ہوا کہ) عبداللہ نامی ایک مہربان میرے پاس تھے، انہوں نے بھی میری اتباع میں ان (امام) کے ساتھ اقتدا کی۔ امام صاحب بیس (۲۰) رکعتیں نماز تراویح ادا کرا چکے تو نماز وتر کی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنے کے متصل اٹھ کر تیسری رکعت پڑھائی۔ میں نے عبداللہ سے پوچھا کہ شاید امام صاحب بھول گئے، عبداللہ نے کہا کہ یہ شافعی المذہب ہیں۔ یہ وتر کی نماز دو رکعت کے فصل سے (تیسری) ایک رکعت پڑھتے ہیں۔ اس فقیر نے

کہا کہ کیا شافعیہ بیس (۲۰) رکعتیں (تراویح) پڑھتے ہیں؟ تو عبداللہ نے جواب دیا کہ حرمین شریفین وغیرہ اس سب ملک میں شافعی، مالکی اور حنبلی بھی بیس ہی رکعتیں (تراویح) پڑھتے ہیں۔ سوائے ہند وغیرہ کے غیر مقلدوں کے کہ وہ آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۳۰

ترمذی میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور عالی ﷺ کے پاس ڈکار لی تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ”اپنے پاس سے اپنے ڈکار کو الگ کر کہ جو لوگ بہت پیٹ بھر کر کھاتے ہیں قیامت کو بھوکے ہوں گے۔“ طبرانی میں ہے کہ ”دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کو بھوکے ہوں گے۔“ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ”آگاہ ہو جاؤ دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کو بھوکے اور ننگے ہوں گے۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۳۱

وباء سے بھاگنا، تقدیر سے بھاگنا ہے اور وباء میں داخل ہونا، ہلاکت میں پڑنا ہے۔ یہ دونوں کام، عقل اور نقل کے مخالف ہیں (ابوالفضلین)۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۳۲

حدیث ترمذی انہ سمع رجل يقول لا والکعبه فقال ابن عمر لا تحلف لغير الله فانی سمعت رسول الله ﷺ يقول من حلف لغير الله فقد كفر ترجمہ: ”حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے سنا تو کہا اللہ کے سوا کسی کی قسم

نہ کھا میں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو سوائے خدا کسی اور کی قسم کرے تو تحقیق اُس نے کفر کیا۔

ف: یعنی قسم کھائی غیر اللہ کی اس حال میں کہ اعتقاد رکھتا ہے اس کی تعظیم کا، تو اس نے شرک جلی یا خفی کیا۔ اس لئے کہ اس نے شریک اُس کو کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے بیچ تعظیم کے جو مخصوص تھی ساتھ اُس کے۔ اور یہ جو رسم ہے کہ از راہ محبت اور عزیز ہونے کے اُس کی قسم کھاتے ہیں مانند قسم کھانے بیٹے کے یا اُس کے سر یا جان کی یہ بھی خالی از گناہ نہیں۔ اگر کہا جاوے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی قسمیں کھائی ہیں جیسے دن، رات، سورج، چاند، ستارے، لوح اور قلم وغیرہ سورتوں میں مذکور ہیں جو اب یہ ہے کہ یہاں مضاف محذوف ہے یعنی رب الشمس وغیرہ اور اس کے مثل اکثر آئمہ معانی یعنی مفسرین نے بھی کہا ہے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۳۳۳

آنحضرت ﷺ فرمایا کہ ”جن چیزوں سے میں خوف تم سے کرتا ہوں ان میں خوف کی چیز تم پر شرک اصغر ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریا کاری۔ اس کی شرح میں حضور چھوہروی فرماتے ہیں: ”واضح ہو کہ ریا ہے تو شرک اصغر مگر یہ ایسا سخت (برا) شرک ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس سے بچاوے۔ اگر کوئی نیک کام کیا اور نیت یہ کی کہ دوسرے کو دکھلائوں، تو یہ کام اسی دوسرے کے لیے کیا بس یہ اُس کی عبادت ہوئی۔ حالانکہ یہ شخص کوئی نفع ضرر نہیں پہنچا سکتا بدوں حکم اللہ تعالیٰ کے۔“

☆☆☆☆☆

واضح ہو کہ کرامات اولیاء اللہ کچھ شرک نہیں ہیں۔ اگر سمجھدار لوگ یہ کہتے ہیں کہ ”فلاں ولی چاہے تو یہ کام ہو جاوے“ وغیرہ تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص (ولی) اپنے قصد و ارادہ سے فانی ہے اور قبضہ قدرت الہی میں مثل بے اختیار طفل کے پرورش پاتا ہے، تو اُس کی زبان تب جاری ہوگی جب اللہ تعالیٰ جلا شانہ چاہے۔ تو اس بے قصد فانی کا قصد اُسی کا ہی ارادہ و قصد ہے۔ پھر جس نے بڑی نعمت پہچان لی کہ قبول بارگاہ الہی ہونا کمال بزرگی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن ولی و متولی امور اپنے بندہ کا ہو اور وہ ارادات، قاذورات دنیائے فانی سے بھی فنا ہو، جو کہ حقیقتاً عین حیات جاودانی و دائمی زندگی ہے تو وہ ولی کی قدر پہچان گیا وہ لوگ دیکھ لیں کہ اصحاب کہف رحمہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے کہ وہ سایہ رحمت میں دنیا فانی سے فانی ہو کر قبضہ قدرت الہی میں پرورش پاتے ہیں اور زندہ جاوید ہیں۔ اگر یہ دنیا ناچیز کچھ چیز ہوتی تو خواب سے بیدار ہوتے ہی ان کو طعام کھلایا جاتا، بلکہ جن نعمتوں میں وہ لوگ سرفراز ہیں ان کے مقابلہ میں دنیاوی لذائذ ہیچ اور ناگوار ہیں۔ البتہ یہ ایک عجیب بھید ہے کہ دنیاوی بیداری ہوتے ہی انہوں نے دنیاوی بھوک و غذا کی خواہش کی۔ اور اس قصہ میں بہت سے کمالات علمی ہیں۔ سراج میں ہے کہ اہل سنت و الجماعت نے اس قصہ سے کرامات کے حق ہونے پر حجت پائی ہے اور تمام منکرین جو کرامات و خوارق اولیاء سے تھے سب کو مغلوب کیا۔

پہچان اور صفت ولی کی یہ ہے کہ وہ فرائض و واجبات میں اہلسنت کے اعتقاد پر متضمم ہو اور وہ سنت کے اتباع پر حریص ہوتا ہے۔ اُس کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے۔ کرامات اولیاء کے صحیح ہونے پر آیات قرآن مجید، احادیث صحیحہ و آثار متواترہ اور عقول کاملہ شاہد ہیں۔ (یہاں آپ نے قرآن مجید سے بی بی مریم کے کرامات، اصحاب کہف،

آصف بن خیال کی کرامت، قصہ بلقیس اور حضرت سلیمان کے بیان سے کرامات اولیاء کے حق ہونے پر ثبوت دے کر فرمایا) ثبوت ولایت کے لیے ایک ہی آیت ہوتی تو کافی تھی (چہ جائیکہ کئی آیات ہیں) انکار اس (ولایت اور کرامات) کا جہالت، گمراہی و قلب کی کجی اور ایمان کا خلل ہے۔ وہ احادیث صحیحہ تو بہت ہیں (جن سے کرامات اولیاء ثابت ہیں) لیکن خطیب کا بیان صاف اور اختصار میں ہے..... (ایک طویل عبارت میں وہ تمام حدیثیں آپ ثبوت میں لائے ہیں جس میں کرامات صحابہ کرام کے واقعات اور امم سابقہ کے اولیاء کی کرامات تفصیلاً بیان ہیں اور ایک حدیث جس میں نبیل کے کلام کرنے کا واقعہ ہے اس کے بعد آپ نے تحریر فرمایا کہ) حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی نسبت کہ یہ دونوں اُس وقت غوث رسالت سرور دو عالم کے دائیں بائیں وزیر تھے، جیسے ہر زمانہ میں ایک قطب کے دو وزیر ہوتے ہیں اور حضرت ﷺ نے فرمایا ”میرے آسمانی وزیر جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اور زمینی وزیر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ہیں“ (ترمذی)۔

(ذکر قصص احادیث کرامات کے بعد فرمایا) حدیث قدسی جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ”نوافل میں تقرب کی وجہ سے اپنے بندے کے کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں بن جاتا ہوں“۔ یہ حدیث شریف دلیل ہے کہ ان کے کان وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ حصہ نہیں رہا ہے یہ مقام نہایت اعلیٰ اور زیادہ اشرف ہے اس سے عجائبات ظاہر ہوتے ہیں اور خلق اللہ مسخر ہوتی ہے تو کرامات سے انکار کرنے والے باوجود ظہوران امور کے محض جہالت سے انکار کرتے ہیں، بایں ہمہ

اول: اگر یہ خرق عادت ولی کی طرف سے کرامت ظاہر ہو تو پیغمبر کی رسالت

پر دلیل نہ رہی۔

دوم: یہ کہ شرع میں مدعی پر گواہ لانے واجب ہیں، منکر پر قسم ہے، پس اگر ولی

مدعی ہو تو اُس کی کرامت کی تصدیق سے چاہئے کہ اس پر گواہ لانا لازم نہ ہو، ورنہ جھوٹا

سمجھیں اور اگر گواہ نہ مانیں تو شرع کا حکم نہ مانیں۔

سوم: یہ کہ آنحضرت ﷺ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو کئی روز میں پہنچے ہیں، الا ولی

کہ وہ ایک روز (یا ایک آن) میں پہنچے۔

جواب اول ولی کی کرامت درحقیقت اپنے نبیؐ کا معجزہ ہوتی ہے کیونکہ ولی وہ

ہے جو اپنے پیغمبرؐ کی تصدیق کرتا ہے اور لوگوں کو اُس کی شرع اور سنت پر ہدایت کرتا ہے اور جس قدر نبوت کا زمانہ زیادہ گذرے (بعد میں) اُسی قدر ولی کی کرامات زیادہ افضل ہوتی ہیں۔ ولی زیادہ تابع شرع و سنت پر قائم ہونے کا حریص اور اس امر سے خوفناک رہتا ہے کہ اُس کے افعال سے کوئی موافق سنت پیغمبر کے نہ ہو۔ اور اگر وہ ایسا نہ ہو تو وہ گمراہ ہے ولی نہیں ہے۔

جواب دوسرا یہ ہے کہ کرامت ایک امر باطن ہے اور اس سے لازم نہیں آتا کہ

ولی کو سہونہ ہوا ہو، تو ممکن ہے کہ اُس نے سہو سے دوسرے پر دعویٰ کیا ہو اور یہ بھی جان لینا چاہئے کہ کرامت ایک فعل حق عزوجل ہے جو اُس نے بندہ مقرب میں پیدا کر دیا اور ولی کا فعل اختیاری نہیں ہے اور یہ بھی شرط نہیں کہ ولی معصوم ہو۔ پس ولی پر یہ لازم ہے کہ مانند اوروں کے شرع شریف کے احکام بجالاوے۔

جواب تیسرا یہ ہے آنحضرت ﷺ قبل از ہجرت معراج کی رات میں بیت

المقدس تک اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا تشریف لے گئے اور (اُسی رات میں) واپس تشریف لائے، مگر مکہ مکرمہ سے مدینہ مقدسہ کئی روز میں تشریف لے گئے اگر ولی کو اللہ تعالیٰ بکرامت پہنچاوے تو آن فان میں، اگر بغیر کرامت کے ولی جاوے تو مدت میں۔ اور خوب جان لینا چاہئے کہ جن لوگوں پر ایسے اوہام طاری ہوتے ہیں ان کو قرب نوافل و معارف اور مدارج سے بالکل غفلت اور جہالت ہوتی ہے۔ اہل حق کے نزدیک کوئی ولی اپنی نسبت دعویٰ ولایت نہیں کر سکتا اور ولی کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ خائف و ترساں

ہو۔ اور ولی کو ہر مرتبہ پر وصال وصل میں فصل بھی ہوتا ہے اور وہ لوگ (اولیاء اللہ واصل) کرامات سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے کوئی (شخص) قاتل بلاء سے ڈرتا ہے اور کرامات سے ان کا انس ہونا راہ سے قاطع ہونے پر ثابت ہوتا ہے (اس لئے کہ)

اول: کرامت حق سے مغائر ہے، اس کا ہونا حجاب ہے، وہ محبوب ہو تو قرب کو

نہ پہنچے گا۔

دوم: جس نے اپنے آپ میں اعتقاد ولایت کا کیا اُس میں بہت بڑی وقعت (تکبری و انانیت) ہوگی اور جس میں اپنی وقعت ہو تو وہ رب عزوجل سے جاہل ہے۔ حاصل (کلام) یہ کہ

اگر سب طاعات وغیرہ جمع کی جانویں تو جلال الہی کے مقابلہ (سامنے) میں وہ سراسر پر قصور میں اور تمام شکر اُس کی نعماء کے مقابلہ میں بیچ ہیں اور سب علوم، معارف اور حقائق اُس کی شان کے آگے حیرت ہیں۔

گفتگوئے عاشقان در کار رب
جوش عشق ست و نے ترک ادب

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۳۵

مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب خلیفہ بھیروی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حاضر دربار عالی ہوا تو حضور خواجہ بندہ نواز نے فرمایا ”کہ آپ کا فیض مولوی صاحب (محبوب) کی زیارت سے ہے۔“ میں نے دل میں خیال کیا کہ اتنا اگر کشف مجھے مل جائے کہ میں ان کی زیارت سے فیض حاصل کر سکوں، تو آپ نے میرے خیالات کا جوابی ارشاد یوں فرمایا: ”کشف برکشف“۔ پھر تھوڑی سی خاموشی کے بعد فرمایا: ”کشف کے بھی تین مراتب

ہیں، کشف قبوری، کشف قلبی اور کشف روحی، جس کو کشف السماء والارض بھی کہتے ہیں۔ پھر ان کی تشریح سلسلہ کلام جاری فرماتے ہوئے اس طرح فرمائی:

- ۱۔ کشف قبوری اس لیے اچھا نہیں اس میں نیک بد کے اعمال پر آگاہی ہو کر گناہگار مردہ پر قبر میں عذاب ہوتا دیکھا جاتا ہے اور
- ۲۔ کشف قلبی اس لیے اچھا نہیں کہ اس میں لوگوں کے خیالات پر آگاہی ہو جاتی ہے اور لوگوں کی نیت بھلائی اور برائی کی خبر گیری پر ایک تمیز پیدا ہو جاتی ہے۔
- ۳۔ تیسرے کشف کی نسبت گو آپ نے کچھ نہیں فرمایا، مگر آپ نے اس کو استحسان کی نظر سے دیکھا ہے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۳۶

انہی کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ دربار عالی میں آپ کے حکم کے مطابق ایک زکوٰۃ کسی کلام کے ادا کرنے پر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ”وہ زکوٰۃ پوری ہو گئی“۔ عرض کی جی ہاں قبلہ عالم۔ پھر آپ نے ایک کاغذ پر لکھا ”کشف“ اور مجھے پڑھایا اور دوسری بار لکھا ”عشق“ پھر مجھے دکھایا اور فرمایا ”کشف کو کفش مارو اور دوسری چیز عشق لو“۔ یعنی محکم پکڑو اس کے بعد میں ایک کمرہ میں چلا گیا جہاں آپ کے دور کے کچھ مہمان ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ نے یہ فرمان ایک کاغذ پر تحریر فرما کر میرے پاس بھیج دیا:

ع عشق است ہرچہ ہست دگر قصہ دراز

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۳۷

یہی فرماتے ہیں کہ ایک دن مولانا اسماعیل صاحب کو کلوی نے حضور میں عرض کی: قبلہ حضرت مولوی صاحب مجذوب بھیروی اور حافظ صاحب قبلہ لنگ شریف کے کیا مدارج تھے۔ (یہ دونوں حضرات حضور کے اکابر خلفاء میں تھے) اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ، مقامات کی کیا تعریف ہے؟ تو آپ نے فرمایا ”کہ حافظ جی صاحب لنگ والے فنا فی الرسول کے مقام پر تھے“۔ (مگر مولوی صاحب مجذوب کو مخصوص نہیں فرمایا مگر ان کے درجہ کی نسبت فنا اور بقاء کی تشریح اور تمثیل میں اس طرح بیان فرمایا کہ) ایک شخص پانی میں ایسا مستغرق ہے کہ اُس کے شش جہات میں پانی ہی پانی ہے اُس کو کیا کہو گے؟ مولوی صاحب نے عرض کی ”فناء“ کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ ”وہی شخص اگر اس حالت سے تیر کر پار چلا جائے تو اُسکو کیا کہو گے؟“ عرض کی کہ ”بقاء“ کہیں گے۔ اتنا سمجھانے کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔

ملفوظ نمبر: ۳۸

ان کا ہی بیان ہے کہ مولوی کریم عبداللہ صاحب ملکیار نے استفسار کیا کہ قبلہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ”آسمانی مرغ کی بانگ پر یہ دنیاوی مرغ بانگ دیتے ہیں“۔ حدیث کی رو سے یہ اعتقاد رکھنا تو ضروری ہے، مگر یہ اشکال نہیں رفع ہوتا کہ آسمانی مرغ کی بانگ سن کر یہ دنیاوی مرغ ایک بارگی کیوں نہیں بانگ دیتے، آگے پیچھے کیوں بانگتے رہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ ”یہ قوت سماعت مرغ کا فرق ہے، جن کو اُس مرغ کی بانگ کی سماعت حاصل ہے وہ اُس (آسمانی) مرغ کے مطابق بانگ دیتے ہیں اور جو ڈورے ہیں یعنی جن کو وہ قوت سماعت نہیں ہو ان کی بانگ سن کر بانگتے ہیں“۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۳۹

اسی تقریر کے متصل آپ نے میری (مولوی صاحب بھیروی) طرف مڑ کر فرمایا کہ ”ہوا بھی اسم ذات شریف پڑھتی ہے، مگر اس (ذکر) کو (کوئی خاص) منصب والا ولی سن سکتا ہی۔ ہر ایک ولی نہیں۔ مگر جس ولی کو جسمانی بہرہ پن کا عارضہ ہو وہ بھی اس ذکر کو نہیں سن سکتا۔“



ملفوظ نمبر: ۴۰

انہیں خلیفہ صاحب بھیروی کا بیان ہے، خزانہ اور لعل دینہ متصل رقبہ میلیم کی نسبت لوگوں نے سن کر جب یہ کوشش کی کہ ان کو مل جاوے اور اکثر نے بہت تلاش کی مگر ناکام رہے تو آپ نے یہ واقعات سن کر فرمایا: ”اگر اُس (خزانہ اور دینہ) کا دکھانا منظور خدا تعالیٰ کو نہ ہو تو وہ نہیں ملیں گے اگر مل بھی جانویں تو اصل چیز کو پہچان نہ سکیں گے، خزانہ ملے گا نہیں اور لعل پتھر معلوم ہوگا۔“



ملفوظ نمبر: ۴۱

یہی کہتے ہیں کہ ملک محمد افضل خان چھوہر شریف نمبر دار کا بیان ہے میرا فضل خان صاحب رئیس اعظم درویش نے اپنے دو لڑکوں کو دو جگہ یعنی محمد یار خان کو حضور خواجہ بندہ نواز چھوہروی کا مرید بنایا اور احمد سلطان خان کو حضرت قبلہ گوڑوی صاحب کا مرید بنایا حسن اتفاق سے ان کا ثانی الذکر لڑکا ملازم ہو کر گرد اور قانون گو ہو گیا۔ اُس وقت باعزت روزگار کا ملنا ایک نعمت غیر مترقبہ تھی تو رئیس صاحب نے کہا گوڑہ شریف کا مرید تو گرد اور بن گیا اب چھوہر شریف کے مرید کو دیکھنا ہے کیا بنے؟ آپ نے جب یہ کلمات

نے تو فرمایا: ”احمد سلطان خان گولڑہ والے صاحب کے حوالے اور محمد یار خان خدا کے حوالے“۔ بعد جلدی بھی محمد یار خان کپتان بن گئے۔

گر دہی دنیا و عقبی بگدائے چہ عجب
آں کہ بہ نظر مرتبہ قرب خدا می بخشی

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۴۲

یہی فرماتے ہیں میر رفعت سعید جی پشاوری نے آپ کے حضور میں بڑی انکساری سے یہ عرض پیش کی کہ میری انتہائی آرزو یہ ہے کہ حضرت خضرؑ مجھے کسی طرح ملنے چاہئیں، تو آپ نے فرمایا (سب سے بڑی اور ضروری یہ ہے کہ) ”آپ خضرؑ کے پیدا کرنے والے سے ملنے کی کوشش کرو تو حضرت خضرؑ خود آ کر آپ سے ملا کریں گے۔“ پھر انہوں نے اپنی منت و زاری کو جاری رکھتے ہوئے عرض کی قبلہ یہی مہربانی فرمائیے۔ تو آپ نے فرمایا ”میر صاحب! یہ بی، ٹی (انگریزی) چھوٹ جائے گی (یہ آسان کام نہیں تیاری اور عزم چاہئے) دیکھئے زمیندار غریب میلے کچیلے بھی ہوتے ہیں، مگر دودھ دوھنے سے پہلے دودھ والے برتن کو دہو کر صاف کر لیتے ہیں۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۴۳

ایک جمعدار آپ کے حلقہ بگوشوں میں سے ایبٹ آباد کے ایک بڑے آفیسر کا اردلی تھا یہ آپ کا اس قدر عقیدت مند تھا جو آمدنی ماہوار (تنخواہ وغیرہ) سے اس کو ہوتی وہ لا کر آپ کے حضور میں پیش کر دیتا، عرض کرتا کہ یہ حضور کی ہی دولت ہے، مگر حضور اس کو واپس کر دیتے اور کبھی کبھار اس کی خوشنودی کے لیے ایک آدھ روپیہ اٹھا لیتے۔

ایک دن وہ دربار شریف حاضر ہو کر رخصت ہوا تو وہ سب لوگ جو اُس کے واقف تھے کہنے لگے کہ ہے تو یہ ایک جمعدار اور اردلی، مگر بڑے بڑے آفیسر تمام اس کی بڑی عزت دیگر آفیسروں جیسی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا اپنا آفیسر بھی اس کی بڑی عزت کرتا ہے سب نے متفقہ کہا کہ یہ حضور قبلہ کی مہربانی کا نتیجہ ہے اور کچھ نہیں (آپ یہ مکالمہ سن رہے تھے آپ نے اپنی اس کرامت پر پردہ ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”یہ قاعدہ ہے کہ جتنے بڑے آدمی کا کوئی ملازم ہو اُس سے چھوٹے طبقہ کے بڑے بڑے آدمی (خواہ آفیسر ہوں) اُس ملازم کی قدر کرتے ہیں“۔ آپ نے پھر جاری فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اسی لیے انسان کو عامل بننے کی بجائے کامل بننے کی کوشش کرنی چاہیے“۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۴۴

برا در مکرم سردار محمد خان صاحب مرحوم نے راقم کو کہا کہ آپ دربار شریف جا رہے ہیں میرے لئے سورہ منزل شریف باموکل کی اجازت لائیں۔ میں نے ان کی عرض من وعن گزارش بحضور قبلہ دو عالم کر دی تو حضور غوث کونین نے فرمایا: ”جتنی مدت میں انسان موکلوں کا نام لیتا رہے گا اتنی مدت ”اللہ اللہ“ کرے، مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو اللہ اللہ چھوڑ کر موکلوں کا نام لیتے رہتے ہیں۔ ان کو تہجد کی نماز میں سورہ منزل شریف آٹھ رکعت میں ۸ بار بعد الحمد شریف ایک بار پڑھنے کی اجازت ہے یہ یومیہ بڑھ لیا کریں“۔ یہ اجازت میں نے لا کر بھائی جان موصوف کو دی وہ عامل تازیست رہے اور بڑا حظ اٹھایا۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۴۵

مولوی عبدالرؤف صاحب آف کالنجر (تنول) کا بیان ہے: کہ ایک شخص نے آپ سے منصور حلاج کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ”نانگے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک پاگل دوسرے فریبی، تیسرے مجذوب، مگر تیسری قسم کے بھی کامل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ فقیر دو قسم کے ہیں ایک محبت، دوسرے محبوب، پس محبی اور محبوبی درجہ میں سرکار رسالت مآب ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص بھی نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ اس لیے جو فقیر آنحضور ﷺ کے طریقہ کے خلاف جتنا بھی ہوگا، اتنا ہی اُس کے کامل ہونے میں نقص کا فرق ہوگا (یعنی کمی ہوگی) اور جتنا حضور ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہوگا (یعنی قبیح اسوۂ حسنہ) اتنا ہی کامل ہوگا۔“

عشق محبوب خدا اے دل جسے حاصل نہیں
لاکھ مومن ہو مگر ایمان میں کامل نہیں

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۴۶

پھر ایک بزرگ نے آپ کے سامنے اظہار کیا کہ میں نے خواب میں خدا تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ خواب کا قصہ ختم ہی کیا تھا کہ ایک طالب علم نے فوراً عرض کی کہ قبلہ کیا انسان خواب میں خدا تعالیٰ کا دیدار کر سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کا دیدار خواب میں (حسب استعداد) ہو سکتا ہے۔ حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کو اکہتر (۱۷) بار دیدار خدا تعالیٰ کا ہوا ہے۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۴۷

ایک بار میرے سامنے آپ کے حضور میں ایک طالب علم آیا جو مدرسہ نعمانیہ لاہور میں جا رہا تھا، آپ نے اس کو پانچ روپے عطا فرمائے اور رخصت ہوا تو مولوی رحم خان صاحب واعظ (مبلغ) نے عرض کی قبلہ! مدرسہ نعمانیہ حضرت امام اعظم صاحب کے نام پر ہے، پھر انکے کمالات کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

”حضرت امام صاحب کا خدا تعالیٰ کے ساتھ اس قدر اتحاد و اتصال ہے کہ دوسرے (سبھی اماموں اور اولیاء) کا اتنا نہیں، اسی لئے ان کے مذہب میں مقبولیت عالمگیر ہے میں خود بغداد شریف گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت امام صاحب کا ظاہری علم (باوجود امام الفقہ، مجتہد اور عظیم الشان صاحب علم ہونے کے) باطنی علم کے مقابلہ میں بہت تھوڑا (انگوٹھا اور شہادت کی انگلی کو نزدیک تر ایک انگلی فرق رکھ کر دکھایا کہ پہاڑ کے مقابلہ میں اتنا) ہے۔“



ملفوظ نمبر: ۴۸

ابتدائی شباب میں آپ متعدد بار حضرت معظم دریاہ صاحب قلندر آف کلیام کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”ایک دن میں ان کے پاس گیا اور ان کی پیٹھ کے پیچھے بیٹھ گیا۔ قلندر صاحب بلا کسی کو مخاطب کرنے کے فرما رہے تھے کہ ”معظم دریاہ نے یہ کیا وہ کیا“۔ تو میں نے دل میں خیال کیا آپ ہی اپنا خطاب بڑھا کر اپنی صفت فرما رہے ہیں تو شاہ صاحب قلندر نے میرے خیال سے آگاہ ہو کر مڑ کر میری طرف فرمایا:

”میں نے ۱۲ سال پہاڑوں میں امین (حسین) کی بکریاں چرائی ہیں تب

سے ”معظم دریا“ کا خطاب پایا ہے ورنہ (پہلے) تو صرف ”معظما“ تھا۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۴۹

حضرت خلیفہ صاحب جہلم فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ ”فقیر کو اپنا حال دکھانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی غیر فقیر کو اپنا حال دکھانے کی ضرورت ہے“ (اس لئے کہ فقیر تو حال خود معلوم کر لیتا ہے غیر فقیر کے سامنے اپنا حال کھولنا رسوائی ولا حاصل ہے)۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۵۰

آپ کے خادم بڈھا بابا کا اور دیگر کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا: میں ایک دفعہ حضرت معظم شاہ صاحب دریا کے پاس گیا تو وہاں ایک متشرع مولوی صاحب کو دیکھا کہ دو بوتلیں شراب لئے ہوئے دریا صاحب کی خدمت میں پیش کیں میں حیران تھا اخلاق بھی مانع تھا کہ ان سے دریافت کروں کہ مولوی صاحب اور یہ شراب (دو متضاد کس طرح ایک جگہ) کس طرح لائے ہیں۔

میری دلی خواہش کے مطابق خود بخود مولوی صاحب آپ بیتی کا قصہ بیان فرمانے لگے: میں نے جب سنا کہ حضرت معظم دریا صاحب شراب پیتے ہیں تو ان کے حق میں، میں نے سخت نکتہ چینیوں، زبان درازیاں اور بے ادبیاں شروع کر دیں۔ جس کی سزاء مجھے انہی دنوں یہ ملی کہ میں جذام کی مہلک مرض میں مبتلا ہو گیا کئی علاج کئے مگر میں لا علاج تھا، نوبت بایں جا رسید کہ میرا کوئی یار مددگار، آشنا و بیگانہ سے نہ بنا۔ مجھے ہر ایک ٹھکراتا، میری کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ میں نے ایک سوچا کہ جینے سے مرنا بہتر ہے مگر ایک

چارہ ہے یہ آگ جہاں سے لگی ہے وہیں بجھے گی۔ میں یہاں آ گیا کئی مدت آپ کے در
 کیمیا اثر پر پڑا رہا ایک دن انہوں نے ازراہ مہربانی مجھے دوائی کا ایک ہی لکھ (خوراک)
 دیا ساتھ شفقت اور توجہ فرمائی۔ مجھے اس قدر اسہال آئے کہ میں بے ہوش ہو گیا۔ اسی
 حالت میں مجھے اس قدر پیاس لگی کہ میں قریب المرگ ہو گیا۔ بات کرنے کی طاقت اور
 ہوش نہ تھا اسی حالت میں آپ نے خود مجھے پانی پلایا۔ جب دوسرے دن ہوش آئی تو
 میرے زندگی کے آثار نمودار تھے۔ میرا چمڑا کھال کی طرح اتر گیا اور میں بالکل تندرست ہو
 گیا۔ میں نے سمجھ لیا میری دوبارہ زندگی آپ کی مہربانی سے ہوئی اس لیے دو بوتلیں یومیہ
 ان کی خدمت میں لا کر شراب کی پیش کرتا ہوں یہ تب سے میرا معمول ہے۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۵۱

مولانا غلام محی الدین شاہ صاحب قادری پونچھ کا بیان ہے کہ آپ فرماتے تھے
 کہ ایک دفعہ میں جب حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں گیا تو
 آپ نے بڑی شفقت، مہربانی اور ادب سے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ آپ کا کیا حال
 ہے تو میں نے عرض کی: ”حضرت! دیوانہ ہوں۔“ تو آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تری دیوانگی کو اور زیادہ فرماوے۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۵۲

مولانا حکیم فضل احمد صاحب خلیفہ جہلم کا بیان ہے کہ میں نے آپ کے حضور
 میں تعدد اجساد اولیاء بارے استفسار کیا کہ ایک ولی کے کس قدر جسے (جسم) بن سکتے ہیں تو
 آپ نے فرمایا: ”جتنا حال کمال اتنا وجود کمال۔“ خلیفہ صاحب فرماتے تھے اس سے ثابت

ہے کہ صاحب کمال ولی جتنے جسم بن سکے بن سکتا ہے، کوئی تعدد حساب لازم نہیں۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۵۳

حکیم شمس الدین شاہ صاحب مرحوم بیان کرتے ہیں کہ خلافت کمیٹی کا زمانہ تھا جبکہ کانگریس اور مسلم لیگ کا وجود بھی نہ تھا۔ ہر طرف انگریزوں کے ظلم و ستم کے خلاف جیسے جلوس ہو رہے تھے۔ آپ کی مجلس میں انگریزوں کی حکومت کا ذکر ہو رہا تھا کسی نے عرض کی قبلہ ان کی حکومت اب ختم ہونے والی ہے۔ تو آپ نے فرمایا ”ان کا ابھی کافی وقت باقی ہے۔“ پھر ایک نے عرض کی قبلہ ان کی تعداد بڑی ہے اس لیے قوم (انگریز) ختم ہونے والی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”کسی قوم کی بدبختی (یا زوال اور مٹ جانے) کی یہ دلیل ہے کہ اُس کے اعضا ست ہو کر بے حس ہو جاتے ہیں، اگرچہ اُس قوم کی کتنی ہی کثرت ہو، تھوڑے آدمی بھی ان پر غالب آ جاتے ہیں۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۵۴

انہی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ”میرے سنگیوں (ارادت مندوں) کی مثال درختوں جیسی ہے۔“ کسی نے عرض کی درختوں جیسی کس طرح؟ تو فرمایا کہ ”جس طرح درختوں کی خوراک کا کوئی ظاہری سامان نہیں، خود بخود قدرتی طور پر یہ غذا لے کر پھلتے پھولتے اور نشوونما پاتے رہتے ہیں اور اپنے موسم میں سرسبز ہوتے ہیں اسی طرح ہمارے سنگی (مرید) بھی معلوم نہیں کرتے اور قدرتی تربیت و ہدایت بفضلہ و کرمہ پاتے رہتے ہیں۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۵۵

یہی کہتے ہیں کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا: ”اگر بزرگی کا دیا جانا اولیاء اللہ کے اپنے اختیار میں ہوتا تو وہ اپنے سب گھرانہ کو اولیاء بنا دیتے مگر ایسا نہیں ہوتا“۔ (گویا یہ سب بحکم خدا ہوتا ہے) پھر اسی کلام کو جاری فرماتے ہوتے فرمایا کہ ”بعض سنگی (مرید) گھر سے ہماری ملاقات کو نکلتے ہیں تو ان کا حصہ (فیض باطنی یعنی ولایت) الگ کر دیا جاتا ہے کہ اُس کی ادائیگی میں دیری نہ لگے اور بعض مدتوں اور محنتوں سے کامیاب ہوتے ہیں۔ بعض محنت و ریاضات اور شاقہ میں عمر میں گزار دیتے ہیں مگر کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا“۔



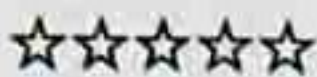
ملفوظ نمبر: ۵۶

مولوی حکیم عبدالرحمن کشمیر کا بیان ہے، کہ آپ نے مجھے فرمایا ”اور بھی جو وظیفے ہیں (حسب معمول) پڑھا کرو مگر درود شریف کی کثرت کیا کرو“ اور آپ عام طور پر درود شریف کا وظیفہ اور وظائف سے زیادہ اور تاکید فرماتے تھے۔



ملفوظ نمبر: ۵۷

یہی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے کشائش رزق، غیبی آمدنی اور تسخیری وظیفہ کی اجازت چاہی اور منت زاری کرنے لگا تو آپ نے فرمایا ”مجھے یہ اپنے لئے پسند نہیں اور نہ میں دوسرے کے لئے اس کو چاہتا ہوں“۔ بعدش باصرار اُس کو اور کوئی وظیفہ آپ نے عنایت فرمایا۔



ملفوظ نمبر: ۵۸

حضرت خلیفہ صاحب مولوی سید عالم صاحب نواں شہر کا بیان ہے کہ آپ بیعت پر بیعت ہونے سے منع فرماتے تھے البتہ استفاضہ دیگر اولیاء اللہ سے بعد اپنے مرشد کے جائز فرماتے تھے۔



ملفوظ نمبر: ۵۹

مولوی رحم خان صاحب واعظ خوشبیاں کا بیان ہے کہ میری تترری مبلغین میں فرمائی تو فرمایا کہ جہاں کہیں جایا کریں وہاں مدرسہ اسلامیہ کے لئے بھی کچھ کوشش کیا کریں۔ تو میں نے عرض کی قبلہ! آج کل کی دنیا ایسی سوچ رکھتی ہے کہ اگر میں نے مدرسہ کے لیے کچھ کہا تو میرے وعظ کا وہ اثر اور میرا وہ وقار نہ رہے گا۔ تو آپ نے فرمایا ”دیکھو فقیر (مانگنے والا) بھی بڑی چیز ہوتی ہے جب وہ شہر میں مانگنے کو داخل ہوتا ہے تو کئی مشکلات کا اس کو سامنا کرنا پڑتا ہے، مثلاً کئی دروازے بند ہوتے ہیں اور کئی کھلے۔ کئی کھلے دروازے بھی جواب دے دیتے ہیں، کئی جگہ کتے بھی اس امر سے مانع رہتے ہیں۔ مگر بایں ہمہ وہ کتوں کی طرف اپنی چھڑی (سوٹی) اور خیر ڈالنے والوں کی طرف اپنا کشلول کر دیتا ہے آخر جب وہ اپنے کشلول کو دیکھتا ہے تو خالی نہیں پاتا۔“



ملفوظ نمبر: ۶۰

مولانا موصوف واعظ نے ایک بار دربار عالیہ میں وعظ فرماتے ہوئے صبح کی نماز کے بعد ومن اراد الاخرة الخ (۱۹:۱۷) کی تفسیر میں بیان کیا کہ حضرت قبلہ خواجہ بندہ نواز چھوہروی فرماتے تھے کہ ”پہلے وقتوں میں لوگ بڑی بڑی محنتیں ریاضتیں اور چلے کیا

کرتے تھے تو جلدی کوئی نتیجہ نہ نکلتا تھا آج کل رات کی محنت کا نتیجہ صبح یا دوسرے دن ضرور نکل آتا ہے۔ اسی فرمان کے متصل حضور نے ایک قصہ ارشاد فرمایا: ”حضرت پیر فضل دین شاہ صاحب گوڑوئی کے سامنے ایک شخص نے عرض کی کہ قبلہ اپنے والی عیش و عشرت اور ہر چیز کی فراوانی ہم کو بھی عطا فرمائیں۔ تین دفعہ کی اس اصراری عرضداشت کا جواب انہوں نے اس طرح فرمایا تم لوگ کر نہیں سکو گے اگر محنت کرو تو ایسے ہی حالات ہو جانویں، مثلاً تم آج کوئی چیز راہ خدا میں دو گے، بی بی بیٹے خفا ہوں گے چیز کے ہر خرچ کا بھی نقصان ہوگا۔ کل اور چیز آگئی وہ بھی دو گے تو یہ خدا کے ساتھ کی ہوئی تجارت (تمہارا مال) بڑھائے گی۔ مگر امتحاناً تم پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ تمہارا سب مال ایک ہی بار ختم ہو جائے گا۔ تو اس وقت بڑے صبر کی ضرورت ہے۔“ تب وہ شخص انکار کر بیٹھا کہ ایسے کام ہم سے ہونے مشکل ہیں۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۶۱

حاجی غلام احمد صاحب ذاکر کا بیان ہے کہ میری ایک مقدمہ قتل میں شہادت تھی ایک باریشن جج نے بلایا۔ میں حاضر ہوا۔ دوبارہ عدالت نے پھر طلب کیا میں نے حضور میں عرض کی کہ حاضری دوبارہ کی نسبت کی حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”میرے درویشوں کو کسی مقدمہ (عدالت) میں جانے کی ضرورت نہیں“ یعنی عدالتوں میں نہ جایا کریں۔ بعد نہ مجھے کسی نے بلایا اور نہ میں کسی عدالت میں آج تک گیا ہوں۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۶۲

حضرت مہتمم صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ موضع بگڑہ کے ایک حاجی صاحب آپ کے حضور میں تشریف لائے۔ تو حضور خواجہ بندہ نواز نے حاجی صاحب کی طرف خندہ

پیشانی سے فرمایا: ”حاجی صاحب آپ کی حاضر جوابی نہایت قابل داد ہے اور مجھے پوری طرح یاد ہے اور اُس دن سے آپ پر خوش ہوں“۔ حاضرین مجلس نے عرض کی کیا قصہ ہے تو آپ نے اپنے سفر عراق کی یہ حکایت بیان فرمائی: ”جب میں کربلا معلیٰ پہنچا تو یہ حاجی صاحب بھی ہمراہ تھے۔ ایک شیعہ کھجور پر چڑھا ہوا راستہ میں کھجوریں جھاڑ رہا تھا حاجی صاحب نے اپنا کپڑا بچھا کر اُس میں کھجوریں بھرنی شروع کر دیں تو وہ شیعہ غصہ میں کھجور پر سے بولا ”خبردار کھجوریں مت اٹھاؤں تم شیخ عبدالقادرؒ کے درویش ہو“۔ حاجی صاحب فوراً بولے ”بھائی میں تو کھجوریں حضرت امام حسینؑ کے نام (ذریعہ) پر اٹھا رہا ہوں“۔ تب وہ اہل تشیع بولا اب جتنی مرضی کھاؤ اور اٹھا کر لے جاؤ۔ آپ فرماتے ہیں میں اس کمال، موزوں اور بر محل حاضر جوابی سے بہت محظوظ ہوا۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۶۳

ملک عبدالرحمن صاحب موضع الولی کا بیان ہے کہ شاہ صاحب موضع جاماں نے آپ کے حضور میں عرض کی: قبلہ! کیا اولیاء اللہ کو تین باتیں حاصل ہیں اول فرشتوں سے ہمکلامی، دوم بیت اللہ شریف میں جسمانی حاضری اور نماز، سوم حیوانات کی زبان دانی۔ تو حضور نے فرمایا:

اول: نبیوں کا درجہ فرشتوں سے افضل ہے۔ اولیاء کا تعلق اور ہمکلامی (ملاقات و حصول فیوضات) جب انبیاء عظام سے ہے تو فرشتوں سے باتیں کرنا اس سے کم درجہ ہے۔

دوم: جسمانی حاضری اولیاء کرام بیت اللہ شریف میں اور نماز ادا کرنا یہ کوئی کوئی کر سکتا ہے۔

سوم: حیوانات کی زبان دانی تو ادنی بات ہے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۶۴

حضرت میاں صاحب خلیفہ ڈھینڈہ والے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے بازو کے درد ریح کی نسبت فرمایا تھا ”یہ درد مدت سے ہے میں نے کسی کو نہیں کہا“۔ تو میں نے عرض کی قبلہ! کوئی علاج کرانا ضروری تھا تو آپ نے فرمایا: ”جب سے میں نے یہ حدیث شریف دیکھی ہے کہ جو شخص اپنی بیماری پر دم تعویذ (یا علاج دیگر) نہ کراوے تو اُس کے لئے (قیامت میں) ترازو (میزان) کھڑا کیا جاوے گا تب سے میں نے اپنی ہر بیماری کا علاج معالجہ چھوڑ دیا ہے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۶۵

انہی کا بیان ہے کہ جب میری بیعت حضور سے ہو چکی تو میں نے حضور سے اپنے نسیان کی شکایت کی۔ فرمایا: ”وہ (اللہ تعالیٰ) اپنا نام نہ بھلاوے اور سب کچھ بھلا دیوے“۔ پھر فرمایا ”اللہ اللہ زیادہ کیا کرو“۔ اس کے سلسلہ میں ہی حضور نے ایک قصہ یوں ارشاد فرمایا کہ ہمارا ایک سنگی (مرید خلیفہ ہے) وہ لوگوں کو بیعت بھی کرتا ہے اب کہتا ہے کہ کاش کہ مجھے یہ پتہ ہوتا کہ فقیری ایسی چیز ہے تو میں دنیا کا کوئی کام نہ کرتا“ (غفلت دنیا میں شاغل ایام پر اظہار افسوس ہے کہ میں نے اللہ اللہ ان ایام میں کیوں نہیں کیا)۔

☆☆☆☆☆

یہی فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ دربار شریف گیا تو پتہ چلا کہ آپ اپنی اراضی میں ہل جوت کرکاشت کر رہے ہیں، میں وہاں پہنچا متعدد بیلوں کی جوڑیاں تھیں میں نے بعد آداب و نیاز کے ایک جوڑی کا ہل پکڑا کر جوتنا شروع کیا کچھ وقت میں ہل چلاتا رہا۔ آپ دربار عالیہ واپس آگئے میں بھی فارغ ہو کر دربار شریف میں آپ کے قریب بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا ”آپ ہل چلاتے رہے اور مجھے شرم آتی رہی“ (یہ آپ کا اخلاق کریمانہ تھا) تو میں نے عرض کی قبلہ کیا ہرج ہوا میرا کام ہی ہل بانہاں (چلانا) ہے تو آپ نے فرمایا: ”میاں صاحب! آپ کا کام ہل بانہاں (چلانا) نہیں، بیج راہناں (بونا) ہے۔“ (یعنی آپ کا کام صرف تزکیہ نفس نہیں کرنا بلکہ تزکیہ نفوس خلق اللہ کر کے ان کو فیض دینا ہے)۔



مولوی محمد زمان خان صاحب باغ پونچھ بیان کرتے ہیں کہ گرمیوں کا موسم (اپریل مئی) تھا کہ میں دربار شریف آپ کے حضور میں پہنچا۔ آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ میرا یہ طالب علمی کا زمانہ تھا میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے کہیں جانے کو رخصت ہونے لگا تو آپ نے فرمایا: ”چنی میں بڈھا ہو گیا ہوں۔ تم یہیں مدرسہ (دارالعلوم رحمانیہ) میں ٹھہرو چھوٹی کتابیں پڑھاؤ اور بڑی کتابیں خود پڑھو“۔ میں نے روانگی کے لیے اصرار کرتے ہوئے عرض کی قبلہ یہاں ٹھہرنا ’قرب سلطان آتش سوزاں بود‘ کے مصداق ہے۔ پھر آپ نے ازراہ مہربانی فرمایا: ”درود ابراہیمی کی زکوٰۃ نکالو“۔ میں نے طالب علمی اور کثیر اسباق کا عذر پیش کیا تو فرمایا: ”اگر یوں نہیں تو شام کے بعد جتنا ہو سکے پڑھا کرو“۔ (اور اس طرح زکوٰۃ نکالو) میں نے مجبوری اور عدیم الفرستی کا عذر پھر پیش کیا تو

آپ ازراہ محبت و رحم تبسماً فرمانے لگے: ”کچھ تو مان لے“۔ عرض کی حتی الوسع کوشش کروں گا آپ نے شفقت پدرانہ سے بڑھ کر مہربانی کے ساتھ رخصت فرمایا۔ میں راولپنڈی کے مضافات قصبہ نارہ میں آ کر مدتوں تعلیم حاصل کرتا رہا اور حسب ہدایت درود شریف پڑھتا رہا اور اسکے فوائد کثیر دیکھے اور ان ایام میں بھی آپ کی مہربانی میرے شامل حال ہے۔



ملفوظ نمبر: ۶۸

مولوی علاؤ الدین صاحب خلیفہ باغ (پونچھ) کا بیان ہے کہ ایک دفعہ دربار عالیہ میں بڑے بڑے علماء فضلا بکثرت حاضر تھے۔ اور دیگر لوگوں کا بھی انبوه تھا۔ آپ ان کے درمیان مسجد شریف میں تشریف فرما تھے۔ علماء نے آپ کے بحرنا پیدا کنار سے فیضیاب ہونے کے لیے آپس میں یہ گفتگو شروع کی: ”اس زمانہ میں کوئی فقیر کامل نہیں اگر ہے تو وہ کسی کو فیض باطنی نہیں پہنچاتا“۔ آپ یہ گفتگو سن رہے تھے اور خاموش تھے جب ان کی گفتگو ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا فقیر کامل اس زمانہ میں بھی موجود ہیں، مگر کوئی (طالب حق) ان سے لینے والا ہی نہیں۔ نہ ان کے ساتھ کوئی بھی ایسا مکمل عقیدہ رکھنے والا آدمی ہے اور نہ کسی کو لینے کا طریقہ ہے“۔ پھر آپ نے سلسلہ کلام جاری فرماتے ہوئے کچھ واقعات تمثیلاً ارشاد فرمائے۔



ملفوظ نمبر: ۶۹

انہی کا بیان ہے کہ ایک دوسرے وقت جب مجلس مبارک میں عقیدہ تمندی کی گفتگو ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”ایک دفعہ حافظ جی صاحب (موضع لنگ) نے ایک تسبیح کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے دو تسبیحاں ان کو پیش کیں۔ ایک بیت المقدس کی تھی جو ایک شخص

لایا تھا اور وہ صبح کی نماز پڑھ کر وہاں سے یہاں پہنچا تھا۔ اور دوسری تسبیح میری اپنی تھی۔ حافظ جی صاحب نے کہا کہ میرے بیت المقدس آپ ہیں۔ میں وہ تسبیح نہیں لیتا، چنانچہ انہوں نے میری تسبیح لے لی۔ ان کی وفات کے بعد وہ تسبیح واپس منگوائی گئی۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۷۰

بابا عبداللہ بھد والا جن کو نانگا بابا بھی کہتے تھے آپ کے فیض یافتہ اور مجذوب تھے۔ آپ ایک دن انہیں تاکید نماز کے لیے فرما رہے تھے۔ آپ اور نانگا بابا کے درمیان یہ مکالمہ ہوا:

آپ نے فرمایا: نانگے نماز کا تاکید حکم ہے ضرور پڑھا کرو۔

نانگا بابا نے کہا: باجی صاحب کیا جنت میں نماز ہے؟

آپ نے فرمایا: نانگے بے شک جنت میں نماز نہیں لیکن تم ابھی مرے تو نہیں۔ جب مرو گے تب جنت میں جاؤ گے۔ جب تک زندہ ہو تم پر نماز فرض ہے۔

نانگا بابا نے کہا: باجی صاحب جب جنت میں نماز نہیں تو پھر میں کس طرح پڑھوں؟

آپ نے فرمایا: نانگے اگر تم نماز نہیں پڑھو گے تو دونوں جہان میں خدا اور رسول کی درگاہ سے دور ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو نماز ضروری ہے۔

اس پر نانگا بابا نے کہا: باجی صاحب آپ اپنی درگاہ سے دور نہ فرمائیں۔ جب آپ فرماتے ہیں تو میں نماز پڑھوں گا۔ بعدہ آپ خاموش ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۷

آپ کی مرض الموت میں صاحبزادہ یعقوب شاہ صاحب گنجپتری نے عرض کی کہ کوئی وصیت فرمائیں تو آپ نے فرمایا: ”(آپ لوگ) خدا کو نہ چھوڑو، خدا آپ کو نہیں چھوڑے گا۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۸

درویش دوست محمد صاحب ”مانسہروی“ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔ حضور غوث کونین چھوہروی سے جب کوئی راز کی بات پوچھتا تھا تو آپ مختصر الفاظ میں تبسماً فرماتے: لم تقولون مالا تفعلون (۲:۶۱) (وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں)۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۱۹

درویش دوست محمد صاحب ”مانسہروی“ لکھتے ہیں: آپ کثر تانا درود شریف پڑھنے کا ارشاد فرمایا کرتے آپ کے عشق رسول ﷺ کا ایک پر تو آپ کی کتاب مجموعہ صلوة الرسول ﷺ ہے۔ آپ کا ذکر و عمل تعلیمی شکل میں تکیہ کلام کے طور پر اتباع سنت، تھا اور آپ کی آخری وصیت یہ تھی۔ ما اتکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا (۵۹:۷) (جو تم کو رسول عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے وہ منع کریں اس سے رک جاؤ)۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۲۰

قبلہ حاجی صاحب نے ہری پور شہر میں نماز جمعہ پڑھنے کی اجازت چاہی۔ تو

آپ نے فرمایا: ”ایک دفعہ استنبول (ترکی) کے خلیفہ کا ڈاکٹر میرے پاس آیا تو میں نے اُس کو یہ کہا کہ بادشاہ (اسلام) سے میرے لئے جمعہ کی اجازت لے کر مجھے ارسال کرنا تاکہ میں جمعہ کی نماز پڑھا کروں۔ مجھے کوئی جواب نہیں آیا اس لیے میں نے آج تک یہاں نماز جمعہ نہیں پڑھی۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۷۵

علماء کثیر کی بھری مجلس میں ایک عالم نے عرض کی کہ ظہر کے پہلے چار سنت رہ جانویں تو بعد فرض کے پہلے چار پڑھے یا دو۔ تو آپ نے فرمایا: ”اس ضمن میں ایک ہی عمل کو اپنا طریقہ کار نہ بنا لیوے بلکہ آدمی کبھی چار سنت پہلے پڑھا لیا کرے کبھی دو سنت۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۷۶

مولوی محمد زمان صاحب باغ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مغرب پڑھ کر دربار شریف آپ کے پاس جا بیٹھا تو آپ نے فرمایا ”نماز پڑھ لی“ عرض کی پڑھ لی۔ فرمایا ”ناقص کہ کامل“۔ عرض کی: دو نفل کے ساتھ سات رکعت پڑھی ہیں۔ فرمایا: ”کامل نماز یہ ہے کہ اس کے ساتھ چھ رکعت صلوٰۃ الاوابین بھی پڑھے۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۷۷

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ہندوستان کا ایک جید عالم آیا اور بیٹھتے ہی اُس نے سوال کیا کہ آنحضور ﷺ کو علم غیب کلی تھا یا جزئی۔ آپ نے فرمایا آپ کا کیا خیال ہے؟ اُس نے عرض کی میرا خیال ہے کہ حضور ﷺ کو علم غیب کلی نہیں تھا۔ تو آپ نے

فرمایا کہ آنحضرت ﷺ تو سید المرسلین تھے حضرت والد صاحب (خواجہ خضریٰ) ولی اللہ تھے ایک دفعہ جب محترمہ والدہ صاحبہ بھی بیٹھی تھیں آپ نے فرمایا: ”کچھ دیکھا“ عرض کی کچھ نہیں دیکھا، تو فرمایا: ”ابھی ابھی خدا کا فرشتہ مجھے یہ خبر دے کر گیا ہے کہ اس چلہ (چالیس دن) میں آپ کی وفات ہوگی اور مدفن فلاں جگہ ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ سن کر اُس شخص نے کوئی جواب نہیں دیا اور چلا گیا ایک نے کہا اپنے عقیدہ سے تائب ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۷۸

مولوی علاؤ الدین صاحب (باغ، کشمیر) کہتے ہیں کہ مجھ پر ایک وقت ایسا نازک اور افلاس کا گذرا کہ میں مع بال و بچہ کے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا ”جھکڑ چلے تو بیٹھ جاؤ، اٹھیا نہیں کہ اُڈیا نہیں“۔ (یعنی آندھی آئے تو بیٹھ جائیں، کھڑا ہوگا تو اُڑ جائے گا)۔ (مراد یہ کہ مصیبت پر صبر کرو) اس کے بعد آپ کی توجہ سے جلد ہی میرے حالات درست ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۷۹

قاضی صاحب مدرس کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا ”کہ جب میں اخون صاحب سوات کی خدمت میں سخت چلے کے بعد پہنچا انہوں نے فرمایا ”اتنی تکلیف کیوں اٹھائی؟“ پھر فرمایا کہ ”آپ اپنی جگہ پر بیٹھیں کہیں بھی نہ جائیں“۔ مگر گھر پر پہنچ کر مجھے قرار نہ آیا تو میں حضرت پیر فضل دین شاہ صاحب قبلہ گولڑوی کے پاس چلا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”آپ کو اخون صاحب کے فرمان پر صبر نہیں آیا آپ جا کر گھر بیٹھیں اور اپنی اسی چلہ کوٹھی میں قیام کیجئے وہاں ہی آپ کا کام ہوگا“۔

میں گھر آ کر اپنے حجرہ اعتکاف میں مقیم ہو گیا اس کے ایک سال بعد حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب گنجپتروی تشریف لائے اور مجھے اپنے فیوضات و برکات سے مستفید فرما کر بعد عطاءِ خلافت یہ وصیت فرمائی: ”آپ کے پاس ہر درد، مرض اور ہر حاجت کے آدمی بلکہ ہر قسم کے لوگ آویں گے مگر کسی کو بھی ”نہ“ نہ کریں۔ اجازات، ارشادات اور ہدایات کی تربیت جاری رکھیں اللہ پاک منظور فرماوے گا۔ فرمایا جو معاملہ آپ سے میں نے کیا ہے وہی آپ آگے مخلوق خدا سے کریں۔ (چنانچہ آپ کی وصیت کے الفاظ حضور نے بدرجہ اتم پورے فرمائے۔)

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۸۰

نواب لالہ خادم خاص کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا ”اگر آدمی فرض و سنت پڑھ چکا ہو اور ابھی نفل نہ پڑھے ہوں تو اُس سے کوئی پیسا پینے کو پانی مانگے تو وہ آدمی پہلے پانی لا کر دے اور بعد نفل ادا کرے کیونکہ پانی دینے کا ثواب نفلوں سے زیادہ ہے۔“

☆☆☆☆☆

ملفوظ نمبر: ۸۱

آپ ایک بار کسی کامل ولی اللہ کے روضہ کی زیارت سے واپس دربار شریف پہنچے تو لوگوں نے حال دریافت کیا تو آپ نے سب کے سوالات کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا:

”مردیست کہ درگور شاہی میکند“

(یعنی وہ ایسا مرد ہے جو قبر میں بھی حکمرانی کرتا ہے۔)

☆☆☆☆☆

سید محمود شاہ صاحب (حویلیاں) نے روایت کی کہ ایک بار کچھ سائل حاضر تھے آپ نے ایک شخص کے تعویذ مانگنے پر کھانے کے لئے بہت سے اسم ذات کے تعویذات عطا فرمائے۔ وہ شخص چلا گیا تو ایک شخص نے عرض کی حضور! اتنے زیادہ تعویذ اس کو دینے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ نے فرمایا: ”چنی لوگوں نے اللہ کا ذکر چھوڑ دیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ اللہ نہیں کرتے تو کم از کم لکھا ہوا اللہ اللہ ہی ان کے اندر چلا جائے۔“

حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ
کی ایمان افروز زیر طبع تصانیف

۱۔ مجموعہ صلوات الرسول ﷺ فی صلوتہ و سلامہ

(مع ترجمہ و تشریح)

۲۔ اوراد قادریہ رحمانیہ

۳۔ احسن الحسنی شرح اسماء الحسنی

۴۔ حرز بسم اللہ شریف

۵۔ اصل اصول شریف

۶۔ صلوة العظمیٰ

۷۔ سیاف

۸۔ چہل کل شریف

۹۔ شفاعت الکبار فی مغفرة الکبار والصغار

احوال و آثار

۱۔ سیرت رحمانیہ از علامہ محمد عباس خان قادریؒ

۲۔ ابیات آثم از غلام محی الدین آثمؒ

افکار و تعلیمات

۱۔ حضور چھوہروی کا طریق تربیت

۲۔ فاتحہ الکتاب فی مجموعہ صلوات الرسول ﷺ

۳۔ سورۃ اخلاص فی مجموعہ صلوات الرسول ﷺ

۴۔ مجموعہ صلوات الرسول میں اکابر صوفیاء کے اثرات

5. Metaphysical Philosophy of
Muhammad Abdul Rehman Ghoury

’مکتوبات رحمانیہ‘ حضرت خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہرویؒ کے مکتوبات اور آپ کی دیگر تصانیف سے انتخاب پر مشتمل ہے۔ یہ مجموعہ نادر افکار، دقیق نکات اور لطیف اسرار کا حامل ہے۔ اس کے اکثر مندرجات ہمیں علم و فکر کے نئے گوشوں کی آگہی بخشتے ہیں۔ تصوفِ اسلام کی صحیح تفہیم کے لئے ’مکتوبات رحمانیہ‘ ایک کلید کا کام دیں گے۔

صاحبزادہ نورالحق قادری، رکن قومی اسمبلی پاکستان

یہ ایک ایسی ہستی کے کلمات اور ارشادات ہیں جو اُمتی ہونے کے باوجود حقائق و دقائق کو معیاری اصطلاحات میں بیان کرنے پر قادر تھی۔ اس کے علاوہ خواجہ صاحب کی شخصیت جو ان خطوط میں اپنا اظہار کرتی ہے، اس قدر منکسر المزاج اور بے تصنع ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے گویا ہم انسانیت کے ایک نئے مظہر سے روشناس ہو رہے ہیں۔

محمد سہیل عمر، ڈائریکٹر اقبال اکادمی، پاکستان

دنیا جہان کے غموں اور آلام سے چھٹکارا پانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان حضرت غوث زمان چھوہروی قدس سرہ جیسے باکمال اولیاء کے ملفوظات اور ارشادات پڑھ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی یاد اور اطاعت میں محو ہو جائے۔ آج کے مادیت زدہ دور میں ان حضرات کے ملفوظات بھی مرشد کامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری